ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

عزت بخاری

شفاء القلوب

فاضلِ جلیل حضرت مولانا مولوی محمد نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ صاحبِ تفسیر نبوی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

شِفاء القلوب

تالیف لطیف :-

حضرت مولانا مولوی محمد نبی بخش حلوائی نقشبندی مجددی قدس سرہٗ

مؤلف

تفسیر نبوی پنجابی)

ترجمہ وحواشی

پیرزادہ اقبال احمد صاحب فاروقی ایم-اے

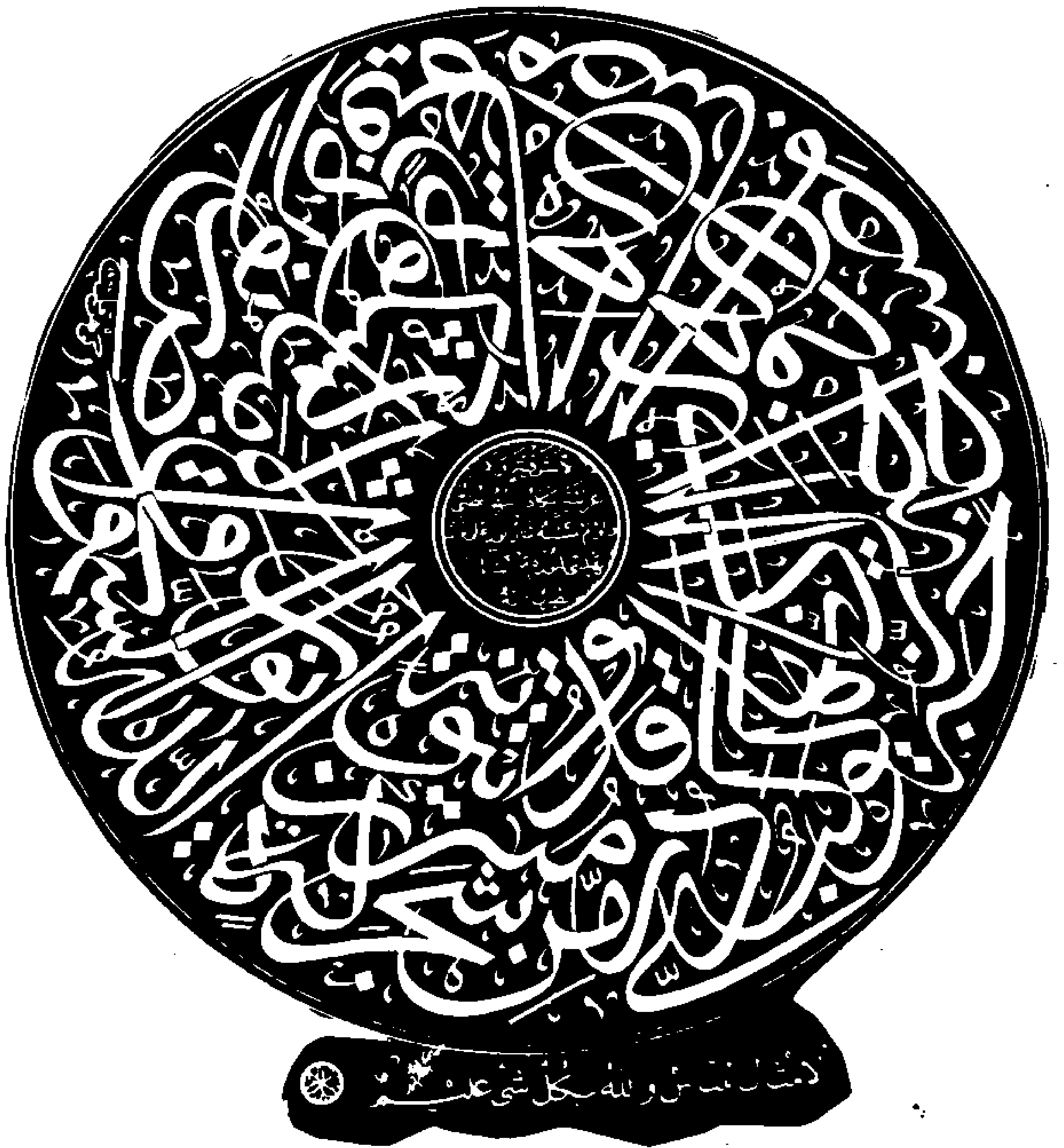
مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور

نام کتاب	شفاء القلوب بالصلوٰۃ علی المحبوب
موضوع	درود شریف (فضائل و آداب)
مؤلف	پنجابی اشعار۔ حضرت مولانا محمد نبی بخش
....	حلوائی قدس سرہ مؤلف تفسیر نبوی پنجابی
ترجمہ وحواشی اردو	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب، ایم اے
سال طباعت، نقش اول	(پنجابی) ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۲ء
سال طباعت، نقش دوم	(اردو ایڈیشن) ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۲ء
سال طباعت تازہ ایڈیشن	۱۴۲۷ھ ۲۰۰۷ء
کمپوزنگ	المدد کمپوزرز، راج گڑھ لاہور
باہتمام	فاروق اقبال فاروقی
قیمت	250

ناشر

مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور

فہرست



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

پیرزادہ علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی' ایم۔اے

حضرت مولانا محمد نبی بخش نقشبندی المتخلص بہ حلوائی لاہوری قدس سرہ العزیز (م ۱۹۴۴ء) انیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر کے دوران قطب الارشاد شہر لاہور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم حاصل کی اور ایک سنی العقیدہ جید عالم دین کی حیثیت سے علمی دنیا میں متعارف ہوئے۔ ایک قادر الکلام پنجابی شاعر کی حیثیت سے شہرت سخن وری پائی۔ ایک مفسر قرآن حکیم کی حیثیت سے اہل علم و فضل سے داد تحسین حاصل کی۔ اپنی نظریاتی اور ناقدانہ طرز نگارش میں ممتاز ہوئے۔ تبلیغی مساعی کی وجہ سے پنجاب بھر میں تبلیغی فرائض کو سرانجام دیتے رہے۔ سادہ بود و باش کی وجہ سے فقیر بے نوا بنے اور ریاضت و مجاہدہ کی بنا پر سلسلہ "نقشبندیہ" کے مشائخ عصر سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ ایک مدرس' معلم' مفسر اور سالک راہ طریقت ہونے کی وجہ سے ہزاروں شاگردوں' متعلموں' قارئین' مریدین اور عقیدت مندوں کے ممدوح و محبوب رہے۔

۱۹۳۷ء میں حضرت مولانا نبی بخش حلوائی رحمتہ اللہ علیہ کی درسگاہ دور و دراز کے طلباء کو دعوت علم دے رہی تھی۔ دہلی دروازے کے باہر کوتوالی کی شمالی دیوار کے ساتھ آپ نے ایک مسجد تعمیر کرائی جو دو منزلی

ہے۔ یہی مسجد آپ کی خانقاہ تصوف تھی، درسگاہ طلباء تھی، ادارۂ تصنیف و تالیف تھی اور مرکز رشد و ہدایت تھی۔ اس درسگاہ میں ان دنوں تقریباً تیس طلباء علم دین حاصل کرتے تھے۔ سینکڑوں علماء کرام ملاقات کو آتے۔ دینی موضوعات پر گفتگو کرتے۔ آپ کے خیالات سے بہرہ اندوز ہوتے۔ ذکر و فکر کے رسیا اسی مسجد کی راتیں زندہ رکھتے اور صبح کی نماز کے بعد حضور پر نور پر درود کا حلقہ ہوتا جس میں طلباء و علماء، مسافر و درویش، فقیر و امیر، مہمان و میزبان سب شریک ہوتے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ حضرت کی مجلس میں بیٹھنے والے لوگ فقیر بھی تھے اور بے نظیر بھی۔

؎ تیری محفل میں بیٹھنے والے آدمی بے نظیر ہوتے ہیں!

حضرت مولانا کی خالی از تکلف اور سادہ زندگی ایک فقیر بے نظیر کی مثالی زندگی تھی۔ مجلس میں بیٹھتے تو امتیاز کہ و مہ نہ ہوتا۔ خود گفتگو کم کرتے مگر لوگوں کو بات کرنے کا زیادہ موقع دیتے۔ لباس عامی، قصوری لنگی، سفید ململ کا کھلا کرتا، سر پر سفید درویشانی ٹوپی، نرم اور سرخ کھال کی گامے شاہی جوتی، لوگ دور دور سے آتے، علوم و اسرار کی جھولیاں بھر کر اٹھتے۔ سالکان طریقت روحانی تربیت پاتے۔ علماء مسائل اعتقادیہ پر گفتگو کرتے۔ طالب علم "قال اللہ و قال الرسول" کی دولت سے مالا مال ہوتے۔

۱۹۳۹ء میں آپ "تفسیر نبوی پنجابی" کی پندرہ مبسوط جلدوں کی تالیف اور طباعت سے فارغ ہو چکے تھے اور بعض حصوں کے کئی کئی ایڈیشن زیور طبع سے آراستہ ہو کر پنجاب بھر میں پھیل چکے تھے۔ یہ تفسیر

ایک طرف علم و فضل کا خزینہ تھی، پنجابی شاعری کا ایک ذخیرہ تھی، دوسری طرف اپنے دور کے دینی فتنوں اور اعتقادی ناہمواریوں کا جواب تھی۔ آپ نے نظریاتی اختلافات کو ہوا دینے والے مولفین کا بڑا زوردار جواب دیا۔ تفسیر محمدی پنجابی کے مباحث کو رد کیا۔ دلپذیر کے نظریات پر تنقید کی۔ تفسیر نعمانی پر گرفت کی۔ علماء دیوبند کے نظریات کی چھان پھٹک کی، فتنہ مرزائیت کے جواب میں کتابیں لکھیں اور نیچری تاویلات کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ تفسیری کارناموں سے ہٹ کر آپ نے بعض مسائل پر مستقل کتابیں لکھیں جو ہزاروں کی تعداد میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر اہل علم کے مطالعہ میں آئیں۔ صحابہ کرام کی ذات بابرکات کو ہدف تنقید بنانے والے رافضی خصوصاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والے شیعوں کے جواب میں **النار الحامیہ لمن ذمہ المعاویہ** لکھی۔ اسمٰعیل دہلوی کے عقائد کے رد میں شموس الوہابیہ لکھی۔ مساجد میں فتنہ برپا کرنے والے وہابین کے خلاف اخراج الوہابین من المساجد المسلمین لکھی۔ نبی مکرم کے درود پاک کے منکرین اور مانعین کے جواب میں اظہار انکار المنکرین من الصلوۃ **المجبین** لکھی۔ پھر اہل محبت اور خلوص دلوں کو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درود پاک کی اہمیت اور فضیلت سے روشن کرنے کے لیے زیر نظر کتاب شفاء القلوب پنجابی شعروں میں لکھی۔ نعتوں کے کئی مجموعے لکھے۔ پنجابی، فارسی، عربی اور اردو میں مولود شریف، مناقب اور حمد و ثناء پر بہت سے رسالے لکھے۔

۱۹۴۰ء کے اوائل میں آپ کے سامنے نظریاتی مباحث پر دو کتابیں آئیں۔ ایک انوار آفتاب صداقت جسے فضل احمد انسپکٹر لودہانوی نے لکھا اور طبع کرایا۔ اور دوسری کتاب جاء الحق وزہق الباطل جسے مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی قدس سرہ (مولف تفسیر نعیمی) نے گجرات سے شائع کیا۔ یہ دونوں کتابیں دیوبندی نظریات کا زبردست جواب تھیں اور اہل سنت کے نقطۂ نظر کی ترجمانی کی ایک کامیاب کوشش تھی۔ حضرت مولانا ان دونوں کتابوں سے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ دونوں فاضل مولفین کے پاس خود سفر کر کے گئے، ہدیہ تبریک پیش کیا، داد و تحسین دی، حوصلہ افزائی کے لیے کئی کئی جلدیں خرید کر عوام میں تقسیم کیں پھر یہ بے محسوس کیا کہ تمام اختلافی امور پر ایک مبسوط اور بھرپور کتاب لکھنے کی ابھی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ نے الامتیاز بین الحقیقت والمجاز کا مسودہ تیار کرنے میں کئی سال وقف کر دیے۔ ہزاروں حوالے کی کتابیں سامنے رہیں اور کم از کم دو سو اختلافی مسائل کو نظریات کا تقابلی جائزہ کی حیثیت سے پیش کیا۔ اس مفید کتاب کا تقریباً تین ہزار صفحات پر پھیلا ہوا مسودہ ابھی تک اشاعت پذیر نہیں ہو سکا۔

تصنیف و تالیف کی دنیا سے ہٹ کر آپ نے ایک سالک طریقت کی حیثیت سے وقت کے مشائخ کی خدمت میں تربیت حاصل کی۔ معمولات اولیاء کو اختیار کیا۔ مجاہدہ و ریاضت کی منزلیں طے کیں۔ اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری ہاشمی، خلیفہ خاص حضرت دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہما سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ ان کے وصال کے بعد

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ ثانی علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے عقیدت تہہ کیا' منازل سلوک طے کیے اور پھر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ یہ دونوں مشائخ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی معروف شخصیتیں تھیں۔ ان حضرات کا روحانی فیضان مولانا محمد نبی بخش حلوائی کی زبان قلم کی وساطت سے ہزاروں طالبان حق تک پہنچا۔ سینکڑوں مریدوں نے' آپ کے زیر نگاہ رہ کر تربیت حاصل کی' مقامات سلوک طے کیے۔ شب بیداری' قیام اللیل' کثرت درود اور معمولات اولیاء نقشبند کی نعمت حاصل کی۔ آپ کے شاگردوں نے نہ صرف اعتقادی اور نظریاتی پختگی حاصل کی بلکہ محبت رسول اور عشق مصطفیٰ کی نورانیت سے اپنے سینوں کو منور کرتے رہے۔

آپ لاہور کے ارائیں خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ لاہور شہر کے اندر جہاں ان دنوں اکبری منڈی ہے' آپ کا اپنا مکان تھا۔ نولکھا کے مواضعات میں زمین بھی۔ دریا کے کنارے پر بہت سے کنویں تھے۔ آپ نے ابتدائی دور میں پیشہ "حلوہ سازی" اختیار کیا۔ علم دین حاصل کیا۔ آپ کے دوسرے بھائی (مہر قادر بخش) کھیتوں میں سبزیاں اگاتے' شہر لاتے اور بیچتے۔ آپ حلوہ بناتے' لوگوں کو کھلاتے۔ کھلاتے کھلاتے اللہ اور رسول کی باتیں سناتے۔ عام لوگوں میں بیٹھ کر مسائل دین ذہن نشین کرتے۔ مخلوق خدا مانوس ہوتی۔ حلوہ خورانی اور شیریں بیانی' دونوں شکم و قلب کو مطمئن کرنے والی چیزیں تھیں۔ پیٹ کی بھوک اور دل کی بے چینی کا علاج تھا۔

نگاہ کے تیر سے گر بچ گیا شکار کوئی
تو بڑھ کے زلف نے اس کو اسیر دام کیا

آپ کی دکان سے حلوہ کھانے والے اور ساتھ ساتھ محبت رسول میں ڈوبی ہوئی باتیں سننے والے آج تک حضرت حلوائی رحمتہ اللہ علیہ کے انداز گفتگو کو یاد کرتے ہیں۔

دکان سے جو بچتا، گھر کے مختصر اخراجات میں کام آتا یا کتابوں کی اشاعت میں صرف ہو جاتا۔ پھر آپ نے اپنے حصہ کی زمین اور باغات بیچ کر اللہ کا گھر بنالیا۔ ایک وقت آیا کہ مکان بیچ کر تفسیر نبوی کی اشاعت میں روپیہ لگا دیا اور تفسیر پنجاب کے دیہات اور قصبوں میں بانٹ دی۔ زمین بیچی، اللہ کا گھر بنالیا۔ مکان بیچا، اللہ کا کلام چھپوایا اور تقسیم کر دیا۔

یہ عظمیں ہیں مقدر کسی کسی کے لیے

آج کوئی ایسی مثال ڈھونڈیں لاہور کے زمینداروں میں، آرائیوں میں، عالموں میں، پیروں میں، حتیٰ کہ عصر حاضر کے فقیروں میں۔ میں اس زمانے میں بھی حضرت کی مجالس میں رہا۔ ان حالات کا عینی شاہد رہا۔ ان محافل کا خاموش مبصر رہا۔ میں نے علماء کرام کو آپ کے پاس آتے دیکھا اور حضرت کے سامنے علمی مباحث میں مصروف پایا۔ مشائخ کو دیکھا تو حضرت کو ان کی پابوسی پر مفتخر پایا۔ نعت خوانوں کو دیکھا تو آپ کی مجالس کو مجلس ذکر میں بھرپور پایا۔ وظیفہ دل کے متوالوں کو آپ کے حلقہ درود پاک میں محو پایا۔ شب بیدار مسجد کے درودیوار کو زندہ رکھتے اور واعظان خوش بیان مسجد کے محراب و منبر کو آباد رکھتے۔

زیرِ نظر کتاب "شفاء القلوب بالصلوۃ علی المحبوب" آپ کی محبوب تصانیف میں سے ایک ہے۔ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک کی کثرت سے، قلب و جگر میں جو کیفیتیں پائیں، آپ کے خامہ محبت نے پنجابی شعروں کی زبان میں بیان کر دیں۔ قرآن و احادیث سے استدلال کیا کہ حضور کی بارگاہ میں درود پیش کرنا ہی ایمان کی جان ہے۔ درود کے متعلق احکام شرعیہ کی وضاحت کی۔ درود پاک کے فضائل بیان کیے۔ درود پاک کے آداب بیان کیے پھر اہلِ ایمان کے دلوں پر درود پاک کے جو تاثرات مرتب ہوتے، جو کیفیتیں قلب و جگر کی زینت بنتیں، انہیں لطیف حکایات میں بیان کیا۔ آپ نے اپنے آقا و مولا کی نعت و ثنا میں ڈوب کر اپنے قارئین کو دعوت مطالعہ دی ہے۔ بعض مقامات پر تو مولف علام، پنجابی ادب کے موتی رولتے جاتے ہیں اور پھولوں کی لڑیاں دربار مصطفےٰ میں نچھاور کرتے جاتے ہیں۔

نبی کریم کی کائنات ارضی پر آمد آمد ہے۔ میلاد مصطفےٰ کے انتظار میں آپ زمین کے گوشے گوشے اور ذرے ذرے کو چشم براہ پاتے ہیں اور پھر پنجابی زبان میں کیا منظر کشی کرتے ہیں۔

کھل گئے در ہفت فلک دے خوشی ملائیک کردے
ہشت بہشت سنگار کیتو نے بھاگوں خیر بشر دے
بدل چڑھے بہار فصل دے وسے مینہ کرم دے
گرد غبار زمین دی بیٹھی وقت گئے پھر غم دے
جھاڑو دے کے باد صبا نے دور کیتے ککھ کنڈے

فراش فضل دے فرش وچھائے مخمل سبز سوہندے
باغ بہار شگوفے ڈالیاں خوش رنگ نکلے سارے
سوہے، ساوے، سبز، سنہری، پھل دیون چمکارے
سنکے عید بہار درختاں سبز پوشاک لگائی
سرو اتے ہو ہو دی بنسری قمری آن وجائی
رکھے تاج درختاں سر تے وچھیا تخت پھلاں دا
کر کے صفاں کھلے رکھ تکدے سارے راہ سجن دا
انگوراں سر سجدے سٹے ویلاں سیس نوائے
شاخاں میویدار درختاں سبھناں ادب کمائے
باد نسیم معطر ہو کے گلاں پھلاں وچہ آئی
ہووے مبارک آ گھر گھر ہن گزریا وقت جدائی
تارے جھک آئے ول دھرتی تے وسدے او گھنارے
چن سورج سائبان بنایا، موتی جڑ کے تارے

یہ جذبات، عشق و محبت کے بغیر بیان نہیں کیے جا سکتے۔ یہ مسرت دلی عقیدت کے بغیر سامنے نہیں آ سکتی۔ یہ انداز وجدان و محبت کے بغیر اپنایا ہی نہیں جا سکتا۔

پنجابی ایڈیشن کے صفحہ صفحہ پر فاضل مولف نے ایسے ہزاروں شہ پارے بکھیرے ہیں اور کتاب نے قاری کو درود پاک پڑھنے کا ذوق بخشا، قلبی زندگی بخشی۔ اس موضوع کی افادیت اور حلاوت کے پیش نظر مکتبہ نبویہ لاہور (جو فاضل مولف کی علمی یادگار ہے) کے اراکین نے فیصلہ کیا

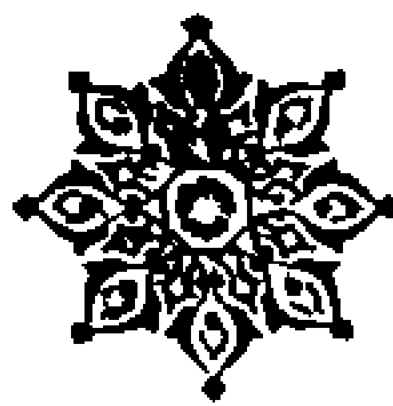
کہ اس مفید اور اہم کتاب کو اردو نثر میں شائع کیا جائے تاکہ آج کی علمی دنیا کے اہل محبت اس دولت سے جھولیاں بھرلیں۔ اسی احساس کے پیش نظر پنجابی سے اردو ترجمہ کرنے کی سعادت میرے حصہ آئی۔ **ھذا من فضل ربی**

کتاب کا نقش اول پنجابی شعروں میں فاضل مولف کی زندگی میں ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۲ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوا تھا۔ اس کتاب کی تالیف و اشاعت میں مولف علام کے استاد حضرت پیر عبدالغفار شاہ کاشمیری قدس سرہ خطیب مسجد تکیہ سادھواں لاہور کی فرمائش و ترغیب کا بڑا حصہ ہے۔ یہ کتاب ۲۰x۲۶ کے ۲۴۴ صفحات پر پنجابی اشعار پر مشتمل تھی۔ ساٹھ سال گزرنے کے بعد آج کتاب کا نقش ثانی اردو نثر کے لباس میں جلوہ گر ہے۔ پنجابی سے اردو میں ترجمہ کرتے وقت جو سقم، جھول یا کوتاہی رہ گئی ہے، وہ میری علمی بے بضاعتی اور میرے قلم کی سست روی کا نتیجہ ہوگی، جسے اہل نظر اور اہل محبت دامن عفو میں جگہ دیں گے لیکن اس موضوع سے دل و جان میں زندگی محسوس کرنے والے قارئین مولف علام کی قابلیت اور کمال کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکیں گے، جنہوں نے عظمت رسول کو اجاگر کرنے اور دلوں کو محبت رسول سے سرشار کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب اہل دل کے لیے وظیفہ جان ہے، اہل محبت کے لیے حرز جان ہے، خواب میں زیارت نبی کریم صاحب کوثر و تسنیم علیہ التحیہ والتسلیم کی آرزو رکھنے والوں کے لیے ایک نسخہ کیمیا ہے،

بزرگان دین کے معمولات قلبیہ کا ایک دفتر ہے' قلب و نظر کے وجدان و عرفان کے لیے ایک دلیل ہے' بارگاہ نبویہ میں عقیدت و محبت کے اظہار کا ایک عمدہ نمونہ ہے اور آستانہ رسول تک رسائی کے لیے ایک ذریعہ ہے۔

شفاء القلوب بالصلوۃ علی المحبوب کی تالیف ۱۳۳۲ھ میں مکمل ہوئی۔ یہ پنجابی اشعار میں تھی مگر اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۲ء میں لاہور میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر سامنے آیا۔ شعری ذوق کی کمی اور پنجابی زبان کے پڑھنے میں جو دقتیں سامنے آتی ہیں' ان کے پیش نظر اس خوبصورت اور بلند پایہ کتاب کا اردو ترجمہ ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۲ء میں چھپا۔ پھر اس کے بعد اس کے کئی ایڈیشن چھپتے رہے اور اہل محبت نے اسے بے حد پسند کیا۔ آج تک یہ کتاب اپنی طلب کے لحاظ سے ہزاروں کی تعداد میں ملک کے گوشے گوشے تک پہنچی ہے۔ عربی میں لکھے گئے مختلف درود پاک کی عبارت باریک تھی اور قارئین کو اس کے پڑھنے میں دقت محسوس ہوتی تھی۔ پھر جو حضرات ان درودوں کو بطور وظیفہ پڑھنے کے شائق تھے' انہیں اعراب (زیر' زبر' پیش) کے بغیر پڑھنے میں بے حد مشکلات کا سامنا تھا۔ اندریں حالات ترجمہ کے زیر نظر ایڈیشن کو از سر نو مرتب کیا گیا ہے۔ خصوصاً درود پاک کے الفاظ کو جلی' صاف حروف اور اعراب کے ساتھ لانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ تازہ ایڈیشن (۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ء) قارئین کو وہ تمام سہولتیں بہم پہنچائے گا جو پہلے ایڈیشن میں نہیں تھیں۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

باری تعالیٰ جل جلالہ

بارگاہ خدائے واحد و یکتا میں بے پناہ حمد ہے جس کی ذات وحدہ لا شریک ہے۔ وہ ضد و ند سے پاک ہے۔ زمان' مکان کی حدود اور نقص و عیب سے مبرا ہے۔ وہ یکتا ہے' معبود ہے اور سچا ہے۔ اس کی اصلیت میں غیریت کا امکان نہیں ہے۔ اسے کسی نے تخلیق نہیں کیا۔ وہ عورت' مرد' اولاد اور قبیلے کے تمام رشتوں سے بے نیاز ہے۔ وہ ہمیشہ دائم ہے' قائم ہے' خالق ہے اور مالک ہے۔ وہ سمع و بصر میں لازوال ہے' وہ جو چاہے کرتا ہے' اس کا حکم کامل ہے اور اس کے حکم کے بغیر ایک پتہ نہیں ہل سکتا۔

وہ قدیم ہے۔ اس کی سلطنت قدم میں کوئی قدم نہیں رکھ سکتا۔ وہ ہمارے وہم' خیال' عقل و ادراک کے احاطہ سے باہر ہے۔ اس کے حکم کے سامنے تمام عقلیں' فکریں اور خیالات ہیچ ہیں۔ وہ تمام تدابیر کا مالک ہے۔ ہر کام میں اسی کی تدبیر کارگر ہے۔ تمام اشیاء جو تھیں یا ہوں گی' اسی کے اختیار میں ہیں۔ اسے جز' کل' جوہر' جسم کی حدود میں نہیں لایا جا

سکتا۔ اس کی ذات ہر نقص سے پاک ہے۔ نیکی' بدی' اچھی' بری سب چیزیں اسی کی تخلیق کردہ ہیں۔ وہ ہمیشہ نیکی اور اچھی چیز پر راضی ہوتا ہے۔ اسے اپنا حکم چلانے کے لیے کسی امیر' مدیر' مشیر کی ضرورت نہیں۔ اسے کسی فوج یا لشکر کی محتاجی نہیں' اس کا حکم بلا شرکت غیرے چلتا ہے۔ وہ وعدے میں سچا' پکا اور امر و نواہی میں بااختیار امکان کذب سے پاک اور مبرا ہے۔ اس کا کلام اس کی زبان مخلوقات کی زبان و کلام کی طرح نہیں۔ وہ حلق' زباں' حروف' آواز کی تمام کیفیتوں سے پاک و بے نیاز ہے۔ **لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ** اسی کی شان ہے۔ اس کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے۔ وہ اسباب و آلات کے بغیر ہی صانع' حکیم اور قادر ہے۔ اسے مخلوق بنانے کے لیے کسی نمونے' مثال یا نقل کی ضرورت نہیں ہے۔ مخلوقات کی چار خلقتیں اسی کی پیدا کردہ ہیں۔ وہ پانی سے نطفہ' نطفے سے خون' خون سے لوتھڑا' لوتھڑے میں ہڈیاں' پٹھے' گوشت پوست بنا کر اس میں جان ڈالتا ہے۔ ہر پیٹ میں روزی پہنچاتا ہے۔ انسان کی تخلیق تو ناپاک چیزوں کے امتزاج سے ہے۔ پھر انسان غرور و تکبر سے اتراتا رہتا ہے حالانکہ یہ ساری تخلیقی کاروائی اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ وہ سوئی کے باریک سوراخ سے چودہ طبق کو گزارنے پر قادر ہے۔

اگر وہ چاہے تو اپنی تمام مخلوق ایک انڈے میں آباد کردے۔ وہ صدیوں کو ایک پلک میں بند کردے اور ایک پلک کو صدیوں میں پھیلا دے۔ وہ ساری مخلوق کو فنا کر کے ایک لمحہ میں دوبارہ زندہ کردے۔ بادشاہوں کو گداگر بنا دے اور عاجز منگتوں کو تاج شاہی سے نواز دے۔ ایک بات پر اولیائی ختم کردے اور اگر چاہے تو چوروں کو قطب بنا

دے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اسی کی ذات کو زیبا ہے مگر وہ ان معنوں میں اپنی قدرت کا اظہار نہیں کرتا جس طرح دیوبندی اور گنگوہی علماء کا نظریہ ہے۔

آسمان اس کی قدرت سے پھیلا ہوا سائبان ہے۔ زمین اس کی قدرت کا بچھایا ہوا فرش ہے۔ وہ اس چھت کو بلا ستون کھڑے رکھتا ہے۔ وہ کسی دیوار کے سہارے بغیر یہ کائنات قائم رکھتا ہے۔ وہ عیب و نقص سے منزہ ہے۔ وہ صفات حمیدہ اور کمالات کاملہ سے متصف ہے۔ اس کے لیے دایاں بایاں' آگا پیچھا' کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ نہ چلتا ہے' نہ سوتا ہے' نہ اونگھتا ہے۔ وہ کسی کے جسم میں حلول نہیں کرتا' نہ ہی کسی جگہ یا مکان میں قیام پذیر ہوتا ہے۔ وہ بے ہوشی' غشی یا سستی سے پاک ہے۔ ہر ذرہ پر اس کی نگاہ ہوتی ہے۔ وہ لکڑی' ہوا' پتھر' مٹی' لوہے یا کسی قسم کی دھات سے بنا ہوا نہیں ہے' نہ وہ نوجوان ہے' نہ بوڑھا' نہ اس کا آغاز ہے' نہ انتہا۔ وہ کسی غم' دکھ' صحت و شادی' فقر و غنا' فکر و راحت میں مشغول نہیں ہوتا۔ وہ ہر قسم کے رنگوں سے بے نیاز ہے۔ وہ علیم ہے' اس کے علم میں ہر ایک چیز واضح ہے۔ خضر و موسیٰ کے تمام علوم اسی کے عطا کردہ ہیں۔ کائنات کے تمام علوم اس کے بحر علم کے مقابلے میں یوں ہیں جس طرح ایک سمندر ناپید اکنار سے کوئی چڑیا اپنی چونچ میں پانی بھر لے۔ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ اس کے علم میں ہے۔

جو شخص اس کی بارگاہ میں جھک جائے' اس کی عزت افزائی کرتا ہے' وہ معطی ہے' منعم ہے' اپنے خاص بندوں پر خصوصی کرم کرتا ہے۔ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کے لیے فرشتوں کو پابند کر دیا' یہ

84978

اس کا انعام اور کرم تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا موم کر دیا۔ حضرت خلیل اللہ کے سامنے آگ کو گلزار کر دیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے لیے جنت سے دنبہ عطا کیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو سلامتی سے کنارے لگایا۔ حضرت خضر کو اپنے اسرار سے نوازا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو قید سے نکال کر مصر کے تخت پر بٹھایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر اپنے جلوہ سے نوازا' پھر حضرت ہارون علیہ السلام کو ان کا وزیر بنایا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام سے اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کے غم میں آنکھوں کا نور چھین لیا' پھر اسے از سر نو بینا کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان میں پہنچایا۔ حضرت ادریس علیہ السلام کو زندہ جنت میں لا رکھا۔ تمام انبیاء کرام پر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفعت و منزلت دی۔ یہ تمام اس کے کرم اور فضل کی نشانیاں ہیں۔

وہ جسے چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے' جسے چاہتا ہے نبوت اور ولایت سے سرفراز فرما دیتا ہے۔ وہ اپنے خاص بندوں کو عشق و عرفان کی دولت دیتا ہے' جسے چاہے اپنی نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے۔ ابلیس' بلعم' کنعان' برصیصا وغیرہ کے علاوہ ہزاروں اس کی نگاہ شفقت سے محروم ہو گئے۔ اس رحیم کی رحمت تمام جہانوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ پتا پتا' ڈالی ڈالی اور بوٹا بوٹا اس کی رحمت کی تصویر ہے۔ اس کریم نے اپنے کرم سے ہر شکستہ شاخ کو پھولوں اور پھل سے مالا مال کر دیا۔ اس رزاق نے کوہ قاف کی چوٹیوں میں بسیرا کرنے والے سیمرغ سے لے کر پتھر کے پیٹ میں رہنے والے

کیڑے تک کو رزق دیا۔ اس حلیم نے اپنے نافرمانوں اور سرکشوں کو بھی حلم کی وجہ سے عذاب کے شکنجے میں نہیں کسا اور ان کی روزی میں کمی نہیں آنے دی۔

اس قہار نے نمرود کو ایک مچھر سے تباہ کرا دیا۔ فرعون کو نیل کی موجوں کے سپرد کر دیا۔ عاد اور شداد جیسے اس کے غضب اور قہر کا نشانہ بنے۔ وہ قادر ہے' اپنی قدرت سے منی کے حقیر قطرے کو حسن و جمال کی خوبصورت صورتیں بخش دیتا ہے' ایک ہی بدن میں چار مزاج کی چار ضدیں یکجا جمع کر دیں اور نظام زندگی کو برقرار رکھا۔ کروڑوں چہرے بنائے مگر ایک چہرہ دوسرے سے جداگانہ ہے' پھر اس انسانی جسم میں مختلف احساسات پیدا کر کے اپنی قدرت کا عجیب مظاہرہ فرمایا۔

اس نے اپنی کائنات میں خاکی' ناری اور نوری مخلوق کو پیدا فرمایا۔ پھر ناری اور نوریوں کو خاکیوں کے زیر اقتدار بنا دیا۔ آدم خاکی کو اپنا خاص خلیفہ بنا کر عشق و عرفان کا جذبہ عطا فرما دیا۔ یہ دن اور رات کی گردش' اس کی قدرت کے کمالات میں سے ہے۔ ہزاروں قسم کی مخلوق مگر ہر ایک کی شکل علیحدہ علیحدہ' ہر ایک کی خوراک علیحدہ علیحدہ' ہر ایک کی عادت جدا جدا' رات کو آرام کے لیے وقف کر دیا' تھکے ٹوٹے انسانوں کو اسی آرام میں تازہ زندگی کی قوت دی۔ رات کے اندھیروں میں چور چوری کرتا ہے' پھر اسی رات کے اندھیرے میں اس کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

سارا دن انسانی تگ و دو میں گزر جاتا ہے۔ رات دعاؤں کی قبولیت کا وقت بنا دیا گیا ہے۔ آسمان کے ستارے رات کے وقت موتیوں کی طرح چمکتے رہتے ہیں۔ اگر ہمیشہ دن ہی رہتا تو رات نہ آتی۔ اگر ہمیشہ رات ہی

رہتی تو ہم دن کی روشنی سے محروم ہو جاتے۔ زمین کا یہ فرش مخلوق کے آرام کے لیے بنا دیا۔ آسمانوں کا سائبان ستاروں کی فانوسوں سے مزین کردیا۔ زمین سے حضرت آدم کا خمیر اٹھایا اور اسی کو سجدہ گاہ ملائیکہ بنا دیا۔ زندوں کو کھیتی باڑی میں لگا دیا اور مردوں کو اسی زمین میں سکون کے لیے قبریں دے دیں۔

اگرچہ انسان زمین پر ظلم و ستم کو جاری رکھتا ہے، مگر اللہ اسی زمین کے سینے سے انسان کے لیے رزق مہیا کرتا ہے۔ زمین کی گود میں دریا بہتے ہیں اور اس کے سینے سے کانیں نکلتی ہیں۔ بعض کانوں سے خزانے اور بعض سے پانی کے چشمے ابلتے رہتے ہیں۔ اس کی قدرت کاملہ نے آسمان کے سائبان کو کسی سہارے، طناب یا رسی کے بغیر قائم رکھا ہے۔ نہ اس میں شگاف بنایا ہے، نہ اس میں کوئی ڈھیل آتی ہے۔ کائنات ارضی سے مختلف ہوائیں چلائیں، ان کی جدا جدا تاثیریں ہیں۔ کوئی رحمت کی ہوا، کوئی زحمت کی۔ یہ ہوائیں ایک طرف سے بادلوں کو ہانک کر لاتی ہیں اور ایک وادی میں برساتی ہیں۔ دوسری طرف یہی ہوائیں ان بادلوں کو سمیٹ لے جاتی ہیں۔ ایک ہوا کھیتوں کو ٹھنڈی خوراک مہیا کرتی ہے، پھر دوسری ہوا ان کو اپنی گرمی سے جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ اس کی قدرت آسمان و زمین کے درمیان بادلوں کا اہتمام کرتی ہے، پھر انہیں برسانا، اس کو ہٹانا اسی کا کام ہے۔

اس کی قدرت سے شہروں اور صحراؤں میں کام ہوتے رہتے ہیں۔ وہ کسی موسمی سختی سے بالکل رک نہیں جاتے۔ وہ بادلوں کو رحمت کا ذریعہ بنا کر مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے اور انہی بادلوں کو برسا کر کھیتوں کو سرسبز بنا

دیتا ہے۔ بادل شیریں اور صاف برستے ہیں، کبھی تلخ یا غلیظ بارش نہیں ہوتی۔ اس کے سمندر حد نگاہ تک پھیلے ہوئے پانیوں سے بھرے اچھلتے ہیں مگر اسے انسانی استعمال کے قابل نہیں بنایا، پھر اسی سمندر سے ہوائیں پانی کو بادلوں میں پہنچاتی ہیں تو کائنات ارضی کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔ قوس قزح، رعد، برق، صاعقہ اس کی قدرت کے مظہر ہیں۔ سمندروں اور دریاؤں کی لہروں پر چلتے ہوئے جہاز اور کشتیاں ایک ملک سے دوسرے تک انسانوں اور ضروریات زندگی کو پہنچانے میں مشغول ہیں۔ یہ جہاز اسی کی قدرت سے سلامت کنارے لگتے ہیں۔

سمندر کی گہرائیوں میں چھپے ہوئے لعل و جواہرات، پتھروں کے جگر چیر کر موتی برآمد کرانا اس کی قدرت کا شاہکار ہیں۔ حد نگاہ تک پھیلے ہوئے سمندروں کی موجیں، جہاں آسمانوں کے تاروں کی چمک کے بغیر کوئی چیز نظر نہیں آتی، دیو ہیکل جہازوں کو آن واحد میں درہم برہم کر دیتی ہیں۔ ایسے مواقع پر ان کی حفاظت صرف اسی کی بخشش کرتی ہے۔ انسان آرام و آسائش کے لیے گھوڑے، اونٹ، خچر سواریاں تھیں مگر **یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ** کی روشنی میں بے پناہ برق پا سواریاں ایجاد ہوئیں اور ہوتی رہیں گی، جن سے انسان فائدہ اٹھائے گا۔ وہ زندوں کو مارتا ہے اور موت سے زندگی عطا کرتا ہے۔ جانور انڈا دیتے ہیں۔ ان خاموش اور بے جان انڈوں سے وہ زندگی پیدا کرتا ہے۔ کافر ایک مردہ انسان ہے۔ اس میں ایمان کی حرارت دے کر قلبی زندگی بخش دیتا ہے۔ جاہل باپ موت کی علامت ہے مگر بیٹا عالم ہو کر اس کی زندگی کی علامت بن جاتا ہے۔ باپ کے عالم ہوتے ہوئے اس کے جاہل بیٹے موت کی نشانی ہیں۔

وہ پتھروں میں سے لعل اور سیپ سے موتی' سوکھی مردہ شاخوں سے سبز اور رنگین پتے اور پھول' سمندری جانور سے عنبر اور ہرنوں کے نافوں سے کستوری' شہد کی مکھیوں سے شہد پیدا کر کے اپنی قدرت کے کمالات کو منواتا ہے۔ نادان اور بے ہنر لوگوں کو اتنا رزق عطا فرماتا ہے کہ دانا حیران رہ جاتے ہیں۔ جو لوگ اپنی عقل اور ہنر کے زور سے رزق حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ناکام رہتے ہیں۔

اگر زمین رزق اگانا بند کر دے' آسمان پانی برسانا چھوڑ دیں' پھر بھی اس کی قدرت انسانوں کو رزق دے گی۔ اس کا نام ودود ہے' وہ محبت کی فراوانی سے ہر سینے کو منور فرماتا ہے۔ اس کی رحمت اور محبت کا یہ عالم ہے کہ صدیوں کے سرکش تائب ہو کر آ جائیں تو انہیں اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے۔ صدیوں کے کافر' مشرک' مجوسی' آتش پرست اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں تو انہیں معاف فرما دیتا ہے۔ وہ ہر اول سے اول ہے' اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ بے حد و نظر آخر ہے۔ اس سے آخر کسی چیز کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ وہ بصیر ہے' اندھیروں' سیاہیوں اور سیاہ پتھروں میں چلتے ہوئے کیڑے اس کی نظر سے اوجھل نہیں ہیں۔ وہ سمیع ہے' تحت الثریٰ میں چلنے والے کیڑے کی آواز سنتا ہے۔ وہ عظیم ہے' متکبر ہے' اسے عظمت و تکبر' غرور اور فخر زیب دیتا ہے۔ انسان جو پلیدیوں سے نکل کر ظاہری شکل میں آیا ہے' کسی قسم کے تکبر و غرور کا مستحق نہیں۔ اس کی ذات عزت دینے والی ہے اور اسی کی ذات ذلت دینے والی ہے۔ وہ حاکم ہے' اس کے حکم کے بغیر ایک ذرہ نہیں ہل سکتا۔ اس کی نعمتیں ہماری زندگی کی راحت ہیں۔ اگر وہ

ان ہی نعمتوں کو حکم دے دے تو ہمارے لیے زحمت بن جاتی ہیں۔ آنکھوں کا درد، دانتوں کا درد، پاؤں میں کانٹا، مصیبت اور زحمت بن جاتا ہے۔ ایک اندھے سے آنکھ کی قدر پوچھیں۔ ایک مفلوج سے انسانی اعضاء کی قدر پوچھیں۔ ایک گونگے سے زبان کی قدر پوچھیں۔ ایک مصیبت زدہ سے آرام کی قدر پوچھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی رحمت کی کتنی فراوانی ہے، جسے ہم شمار میں نہیں لاتے۔ پیدا ہونے سے مرنے تک جس کے ہاں کبھی درد نہیں ہوا تھا، اسے ایک آن میں ختم کر دیا۔ فرعون، نمرود کتنی مضبوط شخصیتیں تھیں مگر ان کا حشر عبرتناک بنا دیا گیا۔ یہ اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

اس کی تمام نعمتیں تحریر و تقریر سے باہر ہیں۔ بے قدر اور ناشکر حضرات اس کی نعمتوں کی قدر نہیں کر سکتے۔ جسے نعمت کی قدر نہیں، اسے منعم کی کیا پہچان ہے۔ جسے مخلوقات کا علم نہیں، وہ خالق کو کیسے پہچان سکے گا۔ انسان کی فطرت ہے کہ اسے مصیبت یا تنگی آئے تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے۔ اگر رحمت فرماتا ہے تو اس کی قدر نہیں کرتا۔ دو جہاں کی محبت اللہ کی نگاہ کے سامنے ہیچ ہے۔ اس نے اپنے قہر میں بھی لطف و کرم چھپا رکھا ہے۔ جس پر اللہ کا فضل ہوا، اس پر کوئی آفت نہیں آسکتی، کوئی مصیبت اسے پریشان نہیں کر سکتی۔

وہ اپنے محبوب بندوں کو دنیاوی مصائب کے لشکروں کی زد میں لاتا ہے اور ظاہراً خوشیوں کے لشکر اپنے دشمنوں کے حوالے کر دیتا ہے مگر محبت والے ان مصائب کو راحت جانتے ہیں اور دشمن ان عارضی خوشیوں میں مدہوش رہتے ہیں۔ اس کی راہ میں جان دینے والے بار بار خواہش کریں

گے کہ انہیں بار بار اس جمال باری سے گزرنے کا موقع دے۔ قرآن پاک میں عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (بسا اوقات تم لوگ ایک چیز کو برا خیال کرتے ہو مگر وہ تمہارے لیے بہتر ہوتی ہے)

نفس کی خواہشات پر ہم بیکار چیزوں کی خریداری کرتے رہتے ہیں۔ ناکارہ مال خرید خرید کر اپنے آپ کو خوش کر لیتے ہیں حالانکہ یہی بات اگر اللہ تعالیٰ کی رضا سے کی جائے تو اس کا فائدہ دنیاوی اور دینی' دونوں طرح ہو۔ وہ کریم اپنے کرم سے ہمارے کھوئے ہوئے مال کو اور ہمارے ناقص اعمال کو قبول کرتا ہے۔ وہ کریم ہے' اسے نفع و نقصان سے غرض نہیں۔ وہ اپنے بندوں کو اپنے کرم سے نوازتا رہتا ہے۔ یہ جان و دل' جو اس نے ہمیں عطا فرمائے ہیں' اسی کا مال ہے مگر وہ اس کو قبول فرما کر ہماری عزت بڑھاتا ہے۔ جو حقدار کو حق نہ دے' وہ ظالم کہلاتا ہے مگر ہم اسی کا مال خرچ کرتے وقت بھی بخل سے کام لیتے ہیں۔ "مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِىْ خَلَقَكَ "... (تجھے رب کریم سے کس چیز نے مغرور بنا دیا ہے حالانکہ وہ تمہیں پیدا کرنے والا ہے) اللہ کا ہر کام ہر غرض سے پاک ہوتا ہے۔ ہماری عبادات کی اسے قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ ہم اللہ کی عبادت اور تسبیح اس لیے بیان کرتے ہیں کہ اپنا آپ سنوار سکیں۔ وہ قدوس ہے' وہ ہماری خواہشات سے بے نیاز اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اس ارحم و اکرم کے حق مخلوق پر لازم ہیں مگر وہ پھر بھی ماں سے زیادہ شفقت کرتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتے' وہ اس کی نظر سے گر جاتے ہیں اور مردہ کہلاتے ہیں۔ وہ آدمیوں کی شکل میں شیطان بن کر رہتے ہیں۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سب سے اعلیٰ اور اونچا وہی ہے۔ یہ آگ ' یہ ہوا ' یہ پانی ' یہ خاک ' ساری چیزیں اسی کے زیر حکم ہیں۔ اگرچہ یہ چیزیں ہماری نظروں میں بے جان اور مردہ ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ساری چیزیں زندہ ہیں۔ وہ ہمارے سامنے خاموش اور بے خبر چیزیں ہیں مگر اللہ کے سامنے یہ ساری چیزیں زندہ اور کلام کرنے والی ہیں۔ یہ جمادات ' نباتات اور فضاؤں خلاؤں میں تمام چیزیں اس کے سامنے گویا ہیں۔ انسانوں کے سامنے جو چیز مردہ ہے ' وہ اللہ کے سامنے زندہ ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں کالوہا ' حضرت موسیٰ کے ہاتھ میں عصاء ' سب زندہ چیزیں ہیں۔ دریائے نیل تو حضرت موسیٰ کے اور حضرت عمر کے احکام پر حرکت کرتا ہے۔ حضرت خلیل علیہ السلام کے سامنے آگ زندہ ہے۔ نمرود کے سامنے زمین زندہ ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے ہوائیں زندہ ہیں۔ دریائے نیل دوست دشمن میں تمیز کرتا ہے۔ یہ اس کی زندگی کی علامت ہے۔ اگر اس میں زندگی نہ ہوتی تو قوم عاد کو تباہ نہ کر سکتی۔ قوم موسیٰ آپ کے عصا کو مردہ خیال کرتی تھی مگر وہی عصا فرعونیوں کے سامنے اژدھا بن گیا۔ یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع اور فرمانبردار ہیں۔ وہ **یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَاءَکِ** فرماتا ہے تو مردہ زمین پانی ابلنے لگتی ہے۔ **یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا** کہہ کر آگ کو حکم دیا جاتا ہے تو وہ گلزار ابراہیمی بن جاتی ہے۔ **اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ** کے حکم سے ساری زمین زلزلہ بن جاتی ہے۔ **کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ** کے الفاظ سنے دلوں کو زندگی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نظام تخلیق میں باپوں کے صلبوں سے ماؤں کے رحموں میں انسانوں کو بھیجتا ہے '

پھر ماؤں کے شکموں سے یہی انسان زمین پر آتے رہتے ہیں' پھر انسان زمین سے ملک بقاء کا رخ کرتے ہیں۔ یہ اس کی قدرت کاملہ کے نمونے ہیں۔

اس کائنات انسانی میں چار عناصر کو حاکم بنا دیا گیا ہے مگر ایک عنصر کی کامیابی یا کمزوری سے جسم کا یہ ڈھانچہ درہم برہم ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہی قدرت ہے کہ سنگریزے ابو جہل کے ہاتھوں میں کلام کرنے لگتے ہیں۔ میرے اور آپ کے نزدیک یہ سنگریزے مردہ نظر آتے ہیں مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہی سنگریزے آپ کی نبوت کی گواہی دینے لگتے ہیں۔

ستون حنانہ حضور کے ہجر میں آہ و فغاں کرتا ہے۔ غار ثور کی ساری مخلوق بے زبان ہونے کے باوجود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یار غار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مستعد اور دست بستہ ہے۔ مکڑی' کبوتر اور پتھر زندہ مخلوق بن کر خدمت بجالاتے ہیں۔ یہ حجر' یہ شجر' یہ ساری چیزیں بظاہر بے جان اور مردہ ہیں مگر خالق کائنات کی قدرت سے اس کے محبوب کو سلام کرنے میں زندہ اور مستعد نظر آتی ہیں۔ جل جلالہ



نعت

حضور سید المرسلین محبوب رب العالمین فخر الاولین و الآخرین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و بارک و سلم

سرور عالم، فخر انبیاء، محبوب کبریا، حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء مکی مدنی العربی، اللہ کے خاص محبوب اور مطلوب ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں حمد کا پرچم بلند ہوا اور سر پر لولاک کا تاج مزین ہوا۔ آپ کا چہرۂ انور "والضحیٰ" کی تفسیر تھا اور آپ کی سیاہ زلفیں "واللیل" کی تصویر تھیں۔ آپ ایک لمحہ میں "مکہ مکرمہ" سے لامکان تک پہنچے اور **قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى** کے اعزاز سے سرفراز ہوئے۔ آپ نے ظاہری زندگی میں بچشم سر اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا، **فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى** کے اسرار پائے تھے۔ آپ طٰہٰ ہیں، مطہر ہیں اور رہادی راہ سبل ہیں، یٰسین ہیں، مزمل ہیں، مدثر ہیں اور شاہ رسل ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان و شوکت کو بلند فرماتے ہوئے **وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ** فرمایا اور درجات میں رفعت کا اظہار کرتے ہوئے

وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ کا اعلان فرمایا۔ آپ "صبغۃ اللہ" کے لباس سے ملبوس ہوئے۔ آپ کے ہی رنگ و شمایل سے انبیاء اور اولیاء کو حصہ ملا۔ آپ خلق عظیم سے نوازے گئے اور خصائص حمیدہ کی مکمل اور جامع تصویر تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اسم گرامی ہمیشہ عزت و حرمت سے لیتا ہے۔ دوسرے انبیاء کی طرح آپ کو عام نام سے نہیں پکارا جاتا۔ آپ رحمت کے دریا اور حسن و جمال کے بحر زخار تھے۔ حضرت یوسف جیسے حسین آپ کے خوان حسن کے طفیلی تھے۔ آپ سلطنت رحمت کے بادشاہ اور بخشش کے سمندر تھے۔ جدھر جاتے، عفو و رحمت ساتھ ساتھ جاتی۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذی شان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلم دان گیا

آپ کے غلاموں کے پاؤں کی مٹی نے زندگی بخشی تھی۔ آپ کی اپنی ذات گرامی تو حیات بخش کائنات تھی، آپ اللہ کے ملک کے مختار کل اور ماذون تھے۔ کائنات کے تمام امور کو آپ کے قبضہ قدرت میں دے دیا گیا تھا۔ عبادت الٰہیہ میں آپ لاشریک تھے۔ آپ نے اپنی امت کو جنت کی خوشخبری عطا کی۔ آپ کی تعریف میں بشیر اور نذیر کے القابات آئے۔ آپ اپنی امت کے ایک ایک فرد کے حالات سے واقف ہیں اور آپ کی امت کی تعریف قرآن پاک نے نمایاں الفاظ میں کی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی جان اور عمر کی قسم کھائی تھی۔ چاند اور سورج آپ کے حسن و جمال کے سامنے شکستہ رو کھڑے رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراجاً منیرا کا لقب دیا۔ آپ غریبوں کو غنی کرتے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ

وَ رَسُوْلُهٗ (اللہ اور اس کے رسول نے انہیں غنی بنا دیا) فرمایا تھا۔ جو خوبی اور زیبائی آپ کے جسم اطہر میں پائی جاتی تھی، اس میں کسی اور نبی کو شریک نہیں بنایا گیا۔ آپ امی تھے مگر علم لدنی کے واقف تھے۔ لوح محفوظ کے تمام اسرار آپ کے سامنے کھلا دفتر تھے اور عرب و عجم کے سردار اور بہترین امت کے سربراہ تھے۔ غریبوں کے پشتیبان اور یوم حشر کے شافع ہیں۔

آپ کا چہرۂ انور صبح صادق کو شرماتا تھا۔ آپ کا دیدار بیماروں کو صحت بخشتا۔ آپ ہمیشہ مسکراتے نظر آتے۔ طبعاً حلیم، سارے جہاں کے لیے رحمت اور شفقت تھے۔ لوح محفوظ کا علم آپ کے دریائے عطا کی ایک نہر تھی۔ آپ کے اشارے سے چاند کا سینہ چاک ہو گیا اور آپ کی زلف دوتا سے رحمت کے بادل جھومنے لگے۔

تیری انگلی اٹھ گئی ماہ کا کلیجہ چر گیا!
کھل گئے گیسو ترے، رحمت کا بادل گر گیا

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

آپ بحر کرامت تھے۔ آپ بحر شفاعت تھے۔ آپ دریائے سخاوت تھے اور دریائے ہدایت تھے۔ آپ کا اسم گرامی ہی اسم اعظم تھا۔ آنکھوں میں حیا، زبان میں شیرینی، خلق میں حلاوت اور امت کے لیے پروانہ بخشش تھے۔ آپ دلوں کے حالات سے آگاہ تھے اور نیتوں سے واقف تھے۔ آپ میدان حشر میں گنہگاروں کے حامی اور چشمہ کوثر کے ساقی ہوں گے۔ جنت کے باغوں کے قاسم اور اللہ کی نعمتوں کے تقسیم کرنے والے ہوں گے۔ آپ حسین سے حسین تر تھے۔ آپ کی شکل دیکھ کر باغ

جناں کھل اٹھے گا۔ ہمارے دامن میں حضور کی محبت کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ آپ کے نام کی برکت سے ہی ہم تمام مصائب سے بچ سکیں گے۔ اگرچہ مولف (حلوائی) کے پاس کوئی نیک عمل نہیں مگر نبی کریم کی شفاعت پر بھروسہ ہی ایک سہارا ہے۔ یارسول اللہ آپ کا حکم اللہ کا حکم ہے' آپ کا دیدار اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر جلوہ فرما ہیں مگر یہ مقام آپ کے سفر معراج کی راہ میں ایک منزل ہے۔ آپ رسولوں کے سردار' نبیوں کے ممدوح ہیں۔ آپ کی پوری صفت اللہ تعالیٰ کی ذات ہی بیان کر سکتی ہے۔

چاروں آسمانی اور الہامی کتابیں حضور کے صفات کی ایک آیت ہیں۔ آٹھوں بہشت آپ کے باغ کا ایک پھول ہیں۔ آپ کی ذات اقدس پر درود بھیج کر ہم اپنی حاجات پوری کر سکتے ہیں۔ جس امتی کے نامہ اعمال میں حضور کی نعت و محبت درج ہو گی' اسے اس ظلمت کدہ میں چشمہ آب حیات مل گیا۔ یارسول اللہ! میں گناہوں کا بوجھ اٹھا کر آپ کے دروازے پر آپڑا ہوں' اس سیاہ رات میں مجھے صرف آپ کی ذات سے ہی روشنی ملتی ہے۔ میرے دل میں نعت رسول کی علامت ایسی ہے جیسے مجھے جنگل میں کوئی خزانہ مل گیا ہو۔ آپ کے نعلین پاک کی مٹی کو عرش اعظم ترستا ہے۔ آپ کی ذات مبارک رحمت کا خزینہ ہے۔ قرآن آپ کی ذات کی قسم کھاتا ہے۔ آپ کا سر مبارک عظمت کا خزانہ اور وحی کا گنجینہ ہے۔ آپ کے بال مبارک بادشاہوں کے تاجوں کی شان ہیں۔ آپ کی پیشانی چاند سے زیادہ روشن ہے۔ آپ کی بھنویں چاند کے ہالے کو شرما دیتی ہیں۔ آپ کی آنکھیں ظلمت کے درمیان روشنائی کی دلیل ہیں۔ آپ

کے شانوں کے درمیان ''مہر نبوت'' سورج کی شعاعوں کی طرح روشن ہے۔ آپ دور و نزدیک ہر ایک کی خبر رکھتے ہیں۔ آپ کی زلف معطر کے سامنے کستوری شرمایا کرتی' زلفیں کھلتیں تو فضا میں خوشبو مہک اٹھتی' تبسم فرماتے تو دندان مبارک کی روشنائی سے گھر کے اندھیرے میں گم شدہ سوئی نظر آ جاتی۔ آپ کی شیریں کلامی شہد و گلاب سے میٹھی تھی۔ آپ بات کرتے تو دنیا کے فصیح و بلیغ کلام قربان ہو ہو جاتے۔ آپ کے لبوں کی حلاوت کے سامنے جانیں فدا ہو جاتیں۔

آپ کے بد خواہ ہمیشہ دوزخ کا ایندھن بنے۔ جن لوگوں کو آپ کا کلام دل نشین ہوا' وہ جنت کی نعمتوں سے مالا مال ہو گئے۔ آپ کی ہتھیلیاں بحر کرم کی علامت تھیں۔ آپ کی انگلیاں رحمت کی نہریں تھیں۔ آپ کا پنجہ لطف و کرم کا گلدستہ تھا۔ آپ کے بازو جود و سخا کا نشان تھے۔ آپ محتاجوں کو غنی بناتے۔ دوسروں کو کھلاتے اور خود خالی شکم رہتے۔ دو جہاں کے خزانے اور دین و دنیا کی نعمتیں آپ کے زیر نگیں تھیں۔ آپ اپنے گھر میں درہم و دینار نہ رکھتے بلکہ غریبوں کی جھولیاں بھر دیتے۔ اگر آپ کے پاس خزانوں کے پہاڑ بھی آتے تو راہ خدا میں لٹا دیتے۔ آپ کا سینہ گنج اسرار الہیہ تھا۔ دین و دنیا کے علوم کا خزینہ تھا۔ آپ کا دل ایک بحر زخار تھا۔ آپ کے ہاتھ بخشش کے کوثر تھے۔ دل انوار خداوندی کا مہبط تھا۔ اس پر عرش الٰہی کی طرح ہمیشہ انوار کی بارش ہوتی تھی۔ آپ کے بازو اتنے طاقتور تھے کہ دنیا کے زور آور مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ آپ جس راہ پر قدم مبارک رکھتے' راستے معطر ہو جاتے۔

آپ کے اسم گرامی کا ایک ایک حرف بھی بامعنی اور رحمت کا نمونہ

تھا۔ میم اول مروت کی علامت تھی۔ ح سے حیاء، حکمت، حلم خداوندی اور حسن و حسنات نمایاں ہوتے تھے۔ دوسری میم کفر کی موت کی علامت تھی اور حرف دال خیر و برکت کی دلیل تھا۔

مُحَمَّدٌ مِیْمُہٗ مَوْتٌ لِکُفْرٍ حَیَاتُ الْقَلْبِ لِلْمُؤْمِنِ بِجَاہٖ
وَثَانِیْ مِیْمُہٗ مَوْجُ الْمَوَاہِبِ وَ دَالٌ خَیْرُ دَالٍ لَاشْتِبَاہٖ

جنہوں نے اپنے نام کے ساتھ اسم محمد کی نسبت قائم کی ہے وہ معزز زمانہ ہو گئے ہیں۔ اس پر اللہ کی رحمتیں نازل ہونے لگیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے کفار کے کفر کا غرور ٹوٹ گیا۔ شرک و جہالت کے آثار مٹ گئے۔ آپ نے جس سرزمین پر قدم رکھا، وہ عرش معلی پر نازاں ہو گئی۔ آپ نے جس خاک پہ قدم رکھا، بادشاہ اس خاک پاء کو تاج شاہی بنانے کے لیے ترستے رہے۔ میں اس ماہ عرب پر صلوۃ و سلام بھیجتا ہوں، میں ان ستاروں پر بھی درود بھیجتا ہوں جو اس ماہ عرب کے ارد گرد ہالہ بنے رہے۔ آپ رحمت عالم ہیں، دافع غم ہیں، شافع محشر ہیں، دنیا اور آخرت آپ کے دریائے رحمت کا ایک قطرہ ہے۔

زمانے کے بادشاہ آپ کے دروازے کے گدا ہیں۔ حضور کی پناہ میں جو بھی آگیا وہ خواہ کتنا ہی مجرم اور سیاہ کار ہو، ایک نگاہ سے راہ ہدایت پالیتا ہے۔ خاقان جہاں اور کسرائے زمان آپ کے دروازے کے دربان ہیں۔ میں حضور کا ایک گناہگار امتی ہوں۔ قیامت کے دن میرا نامہ اعمال حضور کے سامنے پیش کیا جائے گا، تو حضور ہی کی ایک نگاہ کرم سے میری برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہوں گی۔ آپ کی نظر رحمت ایک سیلاب ہے جو

گناہوں کے خس و خاشاک بہا کر لے جاتا ہے۔ آپ حشر کے شافع ہیں جن کے سامنے گناہوں کے پہاڑ الٹ جائیں گے۔ حضور کے فضل و کرم کا دفتر اللہ کی لوح محفوظ کا ایک حصہ ہے۔ جہاں سے کوئی بھی "لا احصی" بغیر بات نہیں سن پاتا۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لایا کرتے تھے۔ بایں ہمہ "مَا اَوْحٰی" کے اسرار کو حضرت جبرائیل نہیں پا سکے۔ مگر سرور دو عالم کی پرواز کے سامنے عرش معلی کی بلندیاں بھی ایک منزل ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اعتراف کرتے ہیں کہ اگر میرا ایک بال بھی "سدرۃ المنتہیٰ" سے آگے بڑھنے پائے گا تو جلال خداوندی کی شعاعیں مجھے جلا کر راکھ کر دیں گی۔

بدو گفت سالار بیت الحرام
کہ اے حامل وحی برتر خرام
چوں در دوستی مخلصم یافتی!
عنانم ز صحبت چرا تافتی!
بگفتا "فراتر مجالم نماند!"
"بماندم کہ نیروئے بالم نماند"
اگر یکسرے موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم!

شب معراج کو آپ نے زمین سے ایک قدم اٹھایا تو آپ کا دوسرا قدم حد نگاہ تک جا پڑا۔ عقل ان بلندیوں کے احاطہ سے عاجز ہے اور وہم و فکر ان اندازوں سے تھک جاتے ہیں جہاں حضور سرور کائنات کے سفر کا آغاز

ہوتا ہے آپ کی ذات بابرکات میں جلی اور خفی مراتب یک جا ہو گئے ہیں۔ آپ اللہ کی مخلوق کے مالک و مختار ہیں۔ **سبحان الذی اسرا** کا سہرا آپ ہی کی پیشانی کو زیب دیتا ہے۔ قرآن پاک آپ کے روحانی کلام کا خزینہ ہے۔ آپ کی رفعت شان کے سائبان نو آسمانوں پر نصب ہیں۔ ملائیکہ آپ کے ہمرکاب دوڑتے نظر آتے ہیں۔ "شب اسراء" کے سفر کا جاہ و جلال حضرت سلیمان کی شان سے برتر ہے اور آپ جس شان و شوکت سے آگے بڑھتے اس کے سامنے سکندر و دارا کا شان و شکوہ ہیچ ہوتا۔ حضرت یوسف، حضرت خضر اور حضرت خلیل اللہ آپ کی سواری کے ساتھ ساتھ دوڑنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی سواری کی باگ پکڑے آگے آگے جانے کو سرمایہ افتخار خیال کرتے ہیں۔

آپ کا جودو سخا کوثر و سلسبیل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور آپ کا احسان و انعام جنت الفردوس کی شکل میں نمایاں ہے۔ آپ کے ذکر جمیل سے جنت کے غنچے کھل اٹھے اور پھر اسی ذکر خیر سے ہمارے مشکل عقدے حل ہوتے گئے۔ آپ ہی حقیقت میں مسجود ملائیکہ ہیں، آپ ہی قدسیان عرش کے قبلہ و کعبہ ہیں۔ آپ کے پاؤں کی خاک کا ایک ذرہ پالینے والا نار جہنم سے محفوظ رہتا ہے۔ حضور اکرم کا اسم گرامی جس دل میں آگیا وہ غم دنیا اور مصائب زمانہ سے آزاد ہو گیا۔ گلزار جنت آپ کے حسن دلارا کا ایک جلوہ ہے اور آپ کی پناہ میں ہی ہماری نجات ہے۔

یا رسول اللہ! آپ کا نام نامی ہمارے لیے "حصن حصین" ہے۔ دین و دنیا میں یہی ہماری ڈھال ہے۔ لوگ اللہ کی رضا طلب کرتے ہیں مگر اللہ

تعالیٰ آپ کی مرضی سے خوش ہوتا ہے۔ قرآن میں اول سے آخر تک آپ ہی کا تذکرہ آپ ہی کا ذکر اور آپ ہی کی صفت و نعت پائی جاتی ہے۔ آپ کی رحمت و شفقت کا بازار ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ آپ کی بلندی مراتب کے سامنے ساری عقلیں ہیچ ہیں۔ آپ علم و فضل کی کان ہیں۔ آپ خورشید الٰہی کی شعاع ہیں۔ آسمان کا چاند آپ کے چہرہ انور کے سامنے شکستہ رنگ ہے۔ آپ سیاہ کاروں کے حامی اور شفاعت کا منبع ہیں۔ میدان حشر میں ہر گناہ گار صرف آپ کی شفاعت سے نجات پا سکے گا۔ گناہوں کے بوجھ سے جس شخص کا دل دب گیا ہو' اسے ذکر رسول میں ہی راحت ملے گی۔ اگر بحر کرم سے ایک قطرہ گر پڑے تو بد عملی کے تمام خس و خاشاک بہہ جاتے ہیں۔ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مبارکہ کا ایک مصرع بھی کہہ لیتا ہے اس کے لیے جنت کے سینکڑوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ آپ کی امت کو گناہوں کی کثرت کا کیا ڈر ہے۔ آپ خیر کثیر ہیں' ایک نگاہ شفاعت سب کے لیے کافی ہے۔ آپ کا دامن شفاعت اللہ کی رضا کی ضمانت ہے۔ آپ کے نام کے بغیر اللہ کا خالی نام پکارنا بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں ہوتا۔

جو دل آپ کی محبت سے سرشار نہیں وہ گل لالہ کی طرح اشک بار ہی رہا۔ جس راستے سے آپ گزرتے ہیں' اس راستے کی غبار بادشاہان جہاں کی آنکھوں کا سرمہ بنتی ہے۔ آپ کے دریائے حسن سے حسن یوسفی ایک قطرہ ہے۔ آپ کے بحر رحمت کا ایک قطرہ حوض کوثر ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت کے باغ آپ کی رسالت کا ایک پھول ہیں۔ آپ کے مکتب درس میں انبیاء و رسل سبق حاصل کرتے ہیں۔

اہل کتاب اور اہل نبوت اسی درس فیض سے حصہ پاتے ہیں۔ انبیاء کرام نے آپ کے دریائے رحمت سے ایک گھونٹ حاصل کیا۔ انہیں آپ کے ہی دریائے کرم سے ایک چھینٹا ملا۔ تمام انبیاء علیہم السلام آپ کے دروازے پر حاضر ہو کر علم و فضل کا حصہ پاتے ہیں۔

ہمارے نبی مکرم تمام مخلوق سے ظاہرا" و باطنا" برتر اور افضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامل و اکمل بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کی ذات گرامی سورج کی طرح دور سے نظر آتی ہے۔ کسی کی آنکھ آپ کے جلوۂ جہاں سوز کو ایک لمحہ دیکھنے کی تاب نہیں رکھتی۔ حضور کے مقام سے کماحقہ آج تک کوئی بھی واقف نہیں ہو سکا اور آپ کی حقیقت کو کوئی بھی نہیں پا سکا۔ عام انسانوں کو تو بس اتنا معلوم ہو سکا کہ آپ بشر ہیں مگر وہ تمام مخلوق سے افضل اور سراپا نور مجسم ہیں' تمام انبیاء کے معجزے حضور نبی کریم کے اشاروں کی علامتیں ہیں۔ آپ ماحی کفر ہیں' مانع منکر ہیں اور پھر امیر شرع ہیں۔ حقیقت میں آپ جیسا کوئی بھی نفی و اثبات کا واقف نہیں ہے۔ آپ کائنات ارضی پر تشریف لائے' تو ہدایت کا چرچا ہو گیا' دو جہانوں میں زندگی کی لہر دوڑ گئی' ساری خلقت خواب غفلت سے جاگ اٹھی۔ آپ نازکی کا غنچہ' شرف کا بدر کامل' بخشش کا دریا اور رحمت کا ایک پہاڑ ہیں۔ آپ جہاں اٹھتے بیٹھتے وہاں کی زمین خوشبو سے بھرپور ہو جاتی' جس مقام پر قدم رکھتے وہ جگہ فخر سے سربلند ہو جاتی۔ درخت آپ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے۔ بادل سر پر سایہ کرتے۔

یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند فرماتے تو آپ کا قلب مبارک بیدار رہوتا اور حالت خواب میں بھی تمام

کائنات کے معاملات پر نگاہ رکھتے تھے۔ آپ کی خدمت میں بیمار آتے تو ہاتھ لگتے ہی صحت یاب ہوتے۔ دماغی مریض حاضر ہوتے تو درست ہو جاتے۔ لوگ قحط سے تنگ ہو کر آتے تو آپ کی دعا سے خشک سالی دور ہو جاتی۔ آپ صحرا و بیابان مین تشریف لے جاتے تو جنگلی جانور آپ سے فریادی ہوتے۔ نزدیک آ آکر بیٹھتے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات اپنی مشکلات کا حل پاتے۔ اونٹ سجدے میں گر جاتے۔ شجر و حجر آپ کے سامنے جھک جھک جاتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جلوہ فرما ہوئے تو نور تجلی کی ایک شعاع نے آپ کو بے ہوش کر دیا۔ پہاڑ کانپنے لگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ" کہہ کر مردوں کو زندہ کیا مگر یہ ساری عظمتیں حضور کے خوان کرم کا ایک لقمہ تھیں۔ سورج گداگروں کی طرح کشکول گدائی لے کر نور کی بھیک مانگتا تھا۔ میدان حشر کی گرمی کی شدت آپ ہی کی سیاہ زلفوں سے ختم ہو گی۔ آپ نے نابینوں کو چشم بصیرت عطا فرمائی، بھوکوں کو مالا مال کر دیا۔ ناداروں کو غنی بنا دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کا علم **وَ عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا** (ہم نے حضرت آدم کو تمام اسماء کا عالم بنا دیا) ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ مگر یہ علم میرے آقا و مولا کے بحر علوم کا ایک قطرہ ہے۔ آپ کے دروازے کے سامنے دارا و سکندر جیسے فاتح کائنات دربانی کرنا فخر سمجھتے ہیں اور آپ کے در کا گدا دنیا کا شہنشاہ کہلایا۔

اس گلی کا گدا ہوں میں، جس میں
مانگتے تاجدار، پھرتے ہیں

میرے آقا و مولیٰ کے دروازے کا کتا، دارا و جمشید سے بلند رتبہ رکھتا

ہے۔ آپ کے نورانی چہرے پر جس نے نظر ڈالی اس کی آنکھوں میں تاب دیدار نہ رہی' پھر اس کے سامنے دوسرا کوئی جلوہ جچ نہ سکا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے آپ کے آفتاب حسن سے ایک ذرہ حاصل کیا تو اہل بصیرت نے ان کا لقب ماہ کنعان رکھ دیا۔ آسمانوں کے نو گنبد آپ کی خاک پا کو ترستے ہیں۔ دنیا بھر کے حسین و جمیل حضور نبی کریم کے گرد گداگروں کی طرح حسن کی بھیک حاصل کرنے کے لیے حلقہ باندھے کھڑے ہیں۔

خوباں شکستہ رنگ خجل استادہ اند
در محفلے کہ تو بمقابل نشستہ

آپ کی نگاہ مست نے جسے دیکھا وہ دولت ایمان سے مالا مال ہو گیا۔ جو آپ کی نگاہ خاص سے محروم رہا' وہ کچھ نہ پا سکا۔ جو لوگ آپ کی محبت میں ایک بار گرفتار ہو گئے' انہیں دنیا کی کوئی رغبت اپنی طرف نہ کھینچ سکی۔ عالم ملکوت میں جن ہستیوں کو بلند مقامات حاصل ہوئے ہیں وہ حضور ہی کی آستان کے گرد آلود گدا تھے۔ عرش اعظم آپ کے دروازے کی مٹی کو تاج عظمت بناتا ہے۔ جنت کی ساری رعنائیاں آپ کے قدموں کی دھول کے طفیل ہیں۔ حسن کے تمام سرچشمے یہ چاند' یہ سورج' یہ تارے' یہ تجلیات' یہ ضیائیں' یہ نورانی شکلیں آپ کی شمع جمال کے پروانے ہیں۔ لیلتہ القدر کی ساری حکمتیں اور برکتیں آپ کی زلف سیاہ کی مرہون منت ہیں۔



وہ کون تھا؟

کون ہویا اسوار براقے کوثر کس نے پایا
کون جدھی خاطر کل دھرتی پاکی حکم رکھایا؟
کون بھلا جس کارن دھرتی مسجد بنی تمامی
کون جدھے قدماں نوں ترسے رب دا عرش گرامی؟
کون جدھے وچہ ہجر فراقاں رووَن تھم کھجوراں
کون سلام کیتے جنھوں رکھ پتھر وحش طیوراں؟
کون بھلا ہوسی دن حشرے حامی او گنہگاراں
کون جو بولے جس دن سارے چپ ہوون یکباراں؟
کون سنے فریاد غریباں اوکھے وقت حشر دے؟
کون جو دے تسلی جس دن نبی ہوسن سبھ ڈر دے؟
کون جو اس دن نا امیداں با امید بناوے؟
کون جو بڑیاں او گنہاراں بنھ کے لک بخشاوے؟
کون جو اس دن عمل تولاوے خود کر کے غم خواری؟
کون خبر لیوے محروماں کر کے شفقت بھاری؟
کون جو امتی بولے وچہ میدان حشر دے؟
جس دن نفسی نفسی کہسن مرسل مہروں ڈردے؟

کون جو در جنت دا سبھ تھیں اول جا کھلوائے
کون گناہاں نوں اگ ناروں کڈھ بہشت دوائے؟
کون جو وچہ محمود مقامے سر سجدے وچہ پا کے؟
کھولے باب شفاعت والا رب دی حمد سنا کے؟
کون جنہم جاندا مجرم راہوں پکڑ لیاوے؟
مڑ کے عمل تولا کڈھ جیبوں کاغذ تکڑ پاوے؟
کون بہشت دیواوے فضلوں اوس بچاری تائیں؟
کون جو امتی جان نہ دیوے دوزخ طرف کدائیں؟
کون جنہوں آکھیا رب راضی تینوں کرساں یارا؟
کون سی صفت امت جس دی کون امت دا لاڑا؟
کون رضا جس دی دا طالب ہویا آپ الٰہی؟
کون جدھے کہے نوں اس دن رب نہ پھیرے بھائی؟
کون اوہ **مع اللہ** جس دی شان بلند گرامی؟
کون **ابیت عند ربی** شاہ نامی؟
کون جدھے دیکھے نوں دیکھیا رب دا گنیاں جاوے؟
کون ایہہ جس دی شکل بنن شیطان نہ طاقت پاوے؟
کون مہینے راہوں جس تھیں دشمن نسے ڈردا؟
کون جدھے اک جلوہ کارن ہر اک عاشق مردا؟
کون ایہی جس ویکھن والا قطعی جنت جاندا؟
کون ایہہ جس تاہوون تھیں کوئی وجود نہ پاندا؟
کون ایہہ جس دی خاطر دنیا عقبی کل پسارا؟

کون ایہہ جس دی خاطر ویلال بوٹے کل چمکارا؟
کون اہی جو تابع جس دا جنت عیش منائے؟
کون اہی جو منکر جس دے دوزخ جان سٹائے؟
کون اہی جس رب دے نوروں نور ہویا تس پیدا؟
کون جدھے اک جلوہ کارن ترسے ہر ایک شیدا؟
کون فصیح بلیغ عرب تھیں صاحب جمع کلم دا؟
کون جدھے حق وڈھی سبھ تھیں والی خیر امم دا؟
کون جدھے ہتھ نوں، ہتھ اپنا رب صاحب فرمایا؟
کون جدھے کیتے نوں اپنا فعل خدا بتلایا؟
کون جو غنی غریباں کردا آپ نہیں رج کھاوے؟
کون جو عمر جدھی دی وچہ قرآن قسم رب چاوے؟
کون درود خدا جس اوپر دائم پیا پہونچاوے؟
کون جدھی جوڑے دی خاک حکم اکسیر رکھاوے؟
کون اندر لب شیریں جس دے ہے تریاق مہر دا؟
کون پسینے جسدیوں درجہ کم ہے مشک عنبر دا؟
کون اہی جس قدمیں لایا اپنا ایہہ "حلوائی؟"
کون اہی جس راہ دکھایا اپنے خاص فدائی؟

ہم ماہ عرب و عجم پر کروڑوں درود و سلام نچھاور کرتے ہیں۔ آپ کے اردگرد ستاروں کا جو حلقہ ہے ہم ان پر بھی لاکھوں درود و سلام عرض کرتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک

جتنے انبیاء و رسل تشریف لائے ہیں ہم ان پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔



ظہور قدسی

وہ رات لیلۃ القدر سے بھی کہیں فضیلت رکھتی تھی، جس رات اللہ کے فضل کی علامت کائنات ارضی پر ظہور ہوئی۔ یہ رات حضور کی ولادت کی رات تھی۔ اس رات کو نوشیرواں کے محلات کے چودہ مینار زمین بوس ہو گئے، آتش کدہ فارس بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، ابلیس آسمانوں سے بھاگ کھڑا ہوا اور بت، بتکدوں میں سرنگوں ہو کر گر پڑے۔ سات آسمانوں کے دروازے کھل گئے، فرشتے خوشیاں منانے لگے، آٹھوں بہشت سنوارے گئے، زمین عرب سے نور کی شعاعیں بلند ہوئیں اور عرش معلی تک جا پہنچیں۔ کائنات ارضی پر رحمت کی بارشیں برسنے لگیں۔ باد صبا نے فرش زمین کو گرد و غبار سے پاک کر دیا۔ اللہ کی رحمت کے فراش نے مخملی فرش بچھا دیے۔ درختوں پر رنگا رنگ شگوفے نکل آئے۔ سرخ، سبز، سنہری رنگ کے پھول کھلنے لگے۔ حضور پاک کی ولادت کی خبر سن کر درختوں نے سبز لباس پہن لیا اور سرو کی بلندیوں پر قمریوں نے ہو ہو کا نغمہ الاپنا شروع کر دیا۔ گل نرگس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

اب وہ وقت آ پہنچا ہے جس کے انتظار میں یہ آنکھیں چشم براہ تھیں۔ درختوں نے اپنے سروں پر تاج سجائے، فرش پر رونق تازہ آ گئی، گل رعنا

اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ دست بستہ کھڑے ہو گئے' بید مجنوں کی طرح جھومنے لگا' انگوروں کی بیلیں سجدہ ریز ہوئیں' میوہ دار درختوں نے ولادت مصطفیٰ کی خوشی میں اپنا تن من دھن قربان کر دیا۔

گلاب رویل تے نرگس موتیا چنبالیائے نذراں
گل لالہ گل سوسن بدھیاں نال ادب دے کمراں
طوطا' مینا' ہدہد' بلبل' مور' چکور تمامی!
چڑیاں' شکرے' باز' گھگی وچہ یاد سجن دینہ شامی
باد نسیم معطر ہو کے گلاں پھلاں توں آئی
ہووے مبارک آکھ لوو ہن گزریا وقت جدائی
لگی بہن پھوار فضل دی جھلیان سرو ہوائیں
مشتاقاندی قسمت جاگی فضل کیتا رب سائیں
غنچہ لباں او کھاڑیاں لوڑی کھڑنے نوں گلزاراں
گذری رت وچھوڑے والی آیاں فصل بہاراں
جس دلبر نوں سکدیاں سکدیاں چگڑے سال وہائے
اوہ ہن قدم رنجہ فرماوے مومن خوشی منائے
تارے جھک آئے ول دھرتی' وسدے او گنہارے
چن سورج سائبان بنایا موتی جڑ کے تارے
جھالر خوب سنہری نال اوس شفق عجب لٹکائی
کہکشاں دیاں جھمکتاں نے ہر پاسے رونق لائی
نوری طبق فلک وچہ سورج چن دوارے پھردا
اکھیں ٹڈ ٹڈ تکن کدوں جمال ہوندا سرور دا

یہ پیر کا دن تھا۔ صبح صادق کا وقت تھا۔ موسم بہار کا سماں تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو پانچ صدیاں گزر چکیں تھیں کہ ماہ عرب شان عجم اس کائنات ارضی پر جلوہ گر ہوئی' یہ مبارک گھڑی تھی' یہ سعید سعادت تھی اور یہ سہانا وقت تھا۔ حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداء امی وابی مسند آرائے صفحہ ہستی ہوئے۔

اہل محبت وایمان کے لیے ضروری ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اظہار مسرت کرنے کے لیے مجالس میلاد النبی قائم کریں' خوشیوں کا اظہار کریں' اللہ کا شکر ادا کریں' نعت و درود کے تحفے پیش کریں' حمد و ثنا کے تحفے تیار کریں' صلوۃ و سلام کے ترانے گائیں اور حضور کی آمد کی خوشی میں دیدہ ودل فراش راہ کریں۔ صلوۃ و سلام کے ہدیے پیش کرنے کے لیے اٹھ کر آگے بڑھیں۔



ہدیہ سلام بحالت قیام بخدمت خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم

جم جم آئے جم جم آئے پشت پناہ غریباں
جم جم آئے جم جم آئے سرور کل حبیباں
درود سلام تینوں اے رب دیا محبوبا غم خوارا
درود سلام تینوں اے سوہنیا مطلوبا دلدارا
درود سلام تینوں اے رحمت عالم جمل جہاناں
درود سلام تینوں اے سرور ملکاں جن انساناں
درود سلام تینوں اے مولی تے فرحت غمناکاں
درود سلام تینوں اے راحت مہجوروں مشتاقاں
درود سلام تینوں لکھ واری اے آرام دلاندے
درود سلام تینوں تدھ ناموں دور انبار غماندے
درود سلام تینوں اے دارو صحت کل بیماراں
درود سلام تینوں اے دولت محتاجاں ناداراں
درود سلام تینوں اے عزت فخر نبی آدم دے
درود سلام تینوں اے سوہنے سردار عرب عجم دے

درود سلام تینوں' تدہ زلفاں سایہ کرن حشر نوں
درود سلام تینوں جس رحمت پہونچی ہے ہر ہر نوں
درود سلام تینوں تدہ ہتھوں ہر ہر نعمت ملدی
درود سلام تینوں تدہ ناموں ہر اک رحمت ملدی
درود سلام تینوں اے قاسم کل نعیم الٰہی!
درود سلام تینوں توں امت رب کنوں بخشائی
درود سلام تینوں توں دوزخ ڈگدیاں نوں پھڑ لیتا
درود سلام تینوں ناہ پر تے خالق تیرا کیتا
درود سلام تینوں اے جگدیاں آکھیاندی روشنائی
درود سلام تینوں۔ تدہ ناموں حاصل قلب صفائی
درود سلام تینوں حب تیری دوزخیاں بخشاناں
درود سلام تینوں حب تیری ہے فردوس ٹکانہ
درود سلام تینوں تدہ قدر بلندی اچیاں شاناں
درود سلام تینوں تدہ اچا سبھ تھیں دوز ٹکانہ
درود سلام تینوں تدہ رب دے بعد مراتب اعلیٰ
درود سلام تینوں تدہ منکر دوزخ جاوے ڈالا
درود سلام تینوں تدہ فخر نبیاں شان کمالی
درود سلام تینوں در تیرے کھڑے رسول سوالی
درود سلام تینوں تدہ ناموں ہر مشکل حل ہووے
درود سلام تینوں حب تیری جنت دے ول ڈھووے
درود سلام تینوں تدہ ناموں حاصل نیک انجامی

درود سلام تینوں تدھ ناموں دور ہووے بدنامی
درود سلام تینوں اے عذر قبولن ہار گناہاں
درود سلام تینوں ہتھ تیرے کل اتیاں دیاں باہاں
درود سلام تینوں اے ابر بہار فیاض کرم دے
درود سلام تینوں اے مکی مدنی ابر کرم دے
درود سلام تینوں نت رب دے گنتی باجھ شماروں
درود سلام تینوں سن آل اصحاب ازواج پیاروں
درود سلام تینوں اے سرور سوہنے چن چناندے
درود سلام تینوں اے فخر تمامی پیغمبراں دے
درود سلام تینوں اے بہت قریب حبیب خدا دے
درود سلام تینوں اے حامی مددگار اساں دے
درود سلام تینوں لو تیری چنوں ودھ سوائی
درود سلام تینوں لو تیری کر دی دور سیاہی
درود سلام تینوں سبھ عرش فرش تک نور تمہارا
درود سلام تینوں تدھ رحمت ہر اک پاون ہارا
درود سلام تینوں تدھ سایہ اپر عرش ٹکایا!
درود سلام تینوں در تیری جھکدا رب نوں بھایا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً دَوَامِ فِیْ مُلْکِ اللّٰہِ۔

التجا ببارگاہ حبیب کبریا ﷺ

اے سلطان عرب' اے پشتیبان عجم! آپ کے آب حیات کا ایک قطرہ میری زندگی کی ضمانت ہے' آپ کی ایک نگاہ کرم میری تمام سیاہ کاریوں کا علاج ہے۔ جسے کوئی پناہ نہ ملے اس کی آپ ہی پناہ گاہ ہیں۔ جس سے کوئی بات نہ کرے اس کے آپ ہی غم خوار ہیں۔ یا رسول اللہ! نزع کے وقت آپ کا اسم گرامی ہی میری مصیبت کا مداوا ہے۔ آپ کو اپنی کریمی کا واسطہ مجھے اپنے دروازے سے نہ ہٹانا۔ یہ دروازہ ناامیدوں کی امید ہے۔ جس دن اچھے اعمال والے لوگ آپ کے زیر سایہ ہوں گے۔ اپنے اس گناہ گار "حلوائی" کو بھی اپنی پناہ میں رکھنا۔

یا رسول اللہ! اپنی نگاہ کرم سے ایک بار اپنے دیارِ مقدس کی حاضری کے لیے بلا لو۔ میں آپ کے روضہ اقدس کی دھول کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا لوں۔ آپ کے دربار کی جالی کی زیارت میرے دکھوں کا مداوا ہو گی۔ یا رسول اللہ! اس عاجز کے ساتھ جن لوگوں کا تعلق ہے وہ بھی آپ کے لطف و کرم کے امیدوار ہیں۔ ان کی دنیا و آخرت میں عزت کے آپ ہی مالک ہیں۔ آپ ہی قبر کی سختیوں اور محشر کی خواریوں سے بچانے والے ہیں۔

یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے۔ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

جَاۤؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (جب یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں اور آپ کے پاس آئیں اور معافی مانگیں تو ان لوگوں کو اللہ کا رسول معاف کر دے، تو پھر اللہ بھی ان کی توبہ قبول فرمالے گا۔ کیونکہ وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔) کہ لوگ ظلم کے درماندہ آپ کے سایہ عاطفت کے نیچے پناہ پاسکتے ہیں۔

یارسول اللہ! آپ ہی اپنے نبی بخش (مؤلف کتاب) کا سہارا ہیں، مجھے آپ کے وسیلے پر فخر ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَنَبِيِّهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔



منقبت چہار یار کبار و جمیع صحابہ اخیار واہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان افضل و برتر ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم۔ ان کے بعد ان چھ صحابہ کبار کے مراتب ہیں جو عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔ سیدنا صدیق اکبر کے بارے میں نص قرآنی (**ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ**) موجود ہے۔ **وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ** (وہ شخص جس نے سب سے پہلے تصدیق نبوت کی) بھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں ہے۔ نبی کریم نے فرمایا۔ میری امت کے لیے یہ مناسب نہیں کہ صدیق اکبر کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو امام بنایا جائے۔ ایک اور جگہ فرمایا: "میں سب سے پہلے قبر سے اٹھوں گا، تو میرے بعد صدیق اٹھیں گے، پھر عمر اٹھیں گے رضی اللہ عنہما۔ جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو میرے بعد دوسرے نمبر پر حضرت ابوبکر داخل ہوں گے پھر دوسروں کی باری ہوگی"۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق کا مقام بلند فرمایا۔ منکرین زکوٰۃ کو آپ کے ہاتھوں سزا دلوائی اور مرتدین کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک قبرستان میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایک بال گر پڑا۔ اس قبرستان کے مردوں پر عذاب موقوف کر دیا گیا۔ اگر سیدنا صدیق اکبر دنیاوی امور کو اللہ اور رسول کی رضا پر ترجیح دیتے تو وہ اپنے بعد خلافت کے لیے اپنے بیٹے ہی کو منتخب فرماتے۔ مگر آپ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر فرمایا۔

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کا رتبہ ہے جو احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے حضور کو یہ فرماتے سنا کہ آج تک سورج کی آنکھ نے حضرت عمر سے بہتر انسان نہیں دیکھا۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو حضرت عمر ہوتے"۔ حضرت عمر کے جلال سے نیل کی روانی جاری ہو گئی۔ آپ کے درے سے شیطان بھی کانپتا تھا۔ حضرت علی کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا آپ کے نکاح میں آئیں اور آپ کی بیٹی حضرت حفصہ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات میں تھیں۔ آپ نے اپنے زمانہ خلافت میں مدینہ سے لے کر مکہ تک عوام کے لیے بہت سی آرام گاہیں تعمیر کیں اور کنویں لگائے تاکہ لوگ پانی پی سکیں۔ آپ نے بیت المال سے ایک دانہ بھی کبھی نہ لیا اور اپنے آپ کو رعیت کی طرح عام انسان جانتے رہے۔ کپڑوں پر پیوند لگا کر حکومت کرتے۔ پیٹ سے بھوکے رہ کر عدل وانصاف کرتے۔ اپنے غلام کو سوار کراتے۔ نماز تراویح کو باجماعت جاری کرنے کا ذریعہ بنے۔ مساجد کو قران و حدیث کی تعلیمات کے لیے روشن کر دیا۔ آپ نے اپنے دور خلافت میں ایک سو چالیس شہر فتح کیے اور آپ نے جو جنگیں لڑیں ان کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ حضرت

سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق دونوں تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور پہلوئے رسول ﷺ میں آرام فرما ہوئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا درجہ تمام امت سے اعلیٰ ہے۔ قرآن پاک کی آیت **مِنَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَاَحْسَنُوْا** (جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا اور نیکی کی) آپ کے حق میں ہی نازل ہوتی تھی۔ آسمان کے فرشتے بھی حضرت عثمان کی حیاء پر رشک کرتے تھے۔ خود رسول اکرم ﷺ کو حضرت عثمان کا اتنا احترام تھا کہ اپنا جسم پاک ان کے سامنے کبھی ننگا نہ کرتے۔ حضور کی دونوں بیٹیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان کے نکاح میں رہیں اور حضور کی زندگی میں ہی مدینہ پاک میں فوت ہوئیں۔ حضور نے فرمایا اگر آج میری کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں حضرت عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔ آپ حضور کے دین میں بھی وزیر خاص تھے اور عقبیٰ میں بھی وزیر خاص کی حیثیت سے اٹھیں گے۔ حضرت علی نے فرمایا جو شخص مجھے حضرت عثمان پر فضیلت دے گا وہ رافضی ہوگا اور گمراہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جنت کی کنجیاں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں عدل کا ترازو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ساقی کوثر کے نائب بر آب حوض کوثر ہوں گے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رسول خدا کا پرچم ہوگا۔ جنت میں شہد و شیر کی چاروں نہریں ایک ایک صحابی کے تصرف میں ہوں گی۔ ان نہروں سے وہی شخص پانی حاصل کر سکے گا جسے ان سب سے محبت ہے' جو ایک دوسرے سے بغض رکھے گا' وہ ان نعمتوں سے محروم رہے گا۔ حضرت ابوبکر اسی نہر سے

پانی دے کر زندگی بخش دیں گے' حضرت عمر دودھ پلا کر جوانی عنایت فرمائیں گے' حضرت عثمان شراب طہور عطا فرما کر غموں سے نجات دلائیں گے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ شہد عنایت فرما کر شفا بخشیں گے۔

رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ توجہ کریئے چارے یار برابر
بغض کسے سنگ کرے جیہڑا اوہ مردود اجاگر

اخوانا علی سرر متقابلین کی تفسیر: حشر کے دن ایک اتنا وسیع یاقوتی تخت بچھایا جائے گا جو بیس میلوں کی وسعت میں پھیلا ہو گا۔ اس پر حضور کے رفیق غار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جلوہ فرما ہوں گے۔ آپ کے تخت کے سامنے ایک اتنا ہی بڑا زرد رنگ یاقوت کا بنا ہوا تخت بچھایا جائے گا جس پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہوں گے۔ ایسے ہی ایک تخت جو سبز یاقوت سے بنا ہو گا' بچھایا جائے گا' یہ تخت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے ہو گا' جس پر آپ جلوہ فرما ہوں گے۔ اس کے بعد سفید یاقوت تخت بچھایا جائے گا' جس پر سیدنا علی کرم اللہ وجہہ جلوہ فرما ہوں گے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اٹھے اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت عمر کے تخت پر بٹھایا۔

اللہ تعالیٰ ہوا کو حکم دیں گے کہ چاروں تختوں کو اڑا لے۔ یہ تخت قدرت کے انعامات اور کاریگری کا ایک نمونہ ہوں گے۔ ان میں نہ کوئی نقص ہو گا نہ مرمت طلب ہوں گے۔ چاروں تخت زیر عرش اڑتے اڑتے آئیں گے۔ اب ایک بہت بڑا سائبان' جو موتیوں کا بنا ہو گا' نصب

کیا جائے گا۔ وہ اتنا وسیع ہو گا کہ زمین و آسمان کی وسعتیں سمٹ کر رہ جائیں گی۔ اللہ کے فرشتے چاروں صحابہ کرام کو جنت الفردوس سے چار پیالے بھر کر پیش کریں گے۔

قرآن پاک کی آیت کریمہ **وَنَزَعْنَا مَا فِی صُدُوْرِ ھِمْ مِّنْ غِلٍّ** اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کے دلوں میں سے ہر قسم کا کینہ و غصہ دور کر دیا گیا تھا۔ وہ **اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ** یہ باہمی محبت سے مالا مال حضرات ایک دوسرے کے روبرو جلوہ فرما ہوں گے۔

اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ دوزخ کو حکم دے گا کہ وہ بھڑکے اور عذاب کے فرشتوں کو حکم ہو گا کہ جو لوگ صحابہ کرام کے درمیان بغض اور حسد کا عقیدہ رکھتے تھے' ان کو لایا جائے اور انہیں دکھایا جائے کہ صحابہ رسول کتنے شیر و شکر اور ایک دوسرے کے کتنے قریب ہیں۔ پھر حکم ہو گا ان رافضیوں' خارجیوں اور بد عقیدہ لوگوں کو دوزخ میں ڈال دیا جائے' پھر انہیں یہ بھی دکھایا جائے کہ صحابہ کرام سے محبت رکھنے والے جنت کے کن طبقوں میں جلوہ فرما ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں بارہ ملکوں کو اسلامی مملکت میں شامل کیا اور ان کے باشندوں کو دولت اسلام سے مالا مال کیا۔ حضرت عثمان نے قرآن پاک کو وہی ترتیب دی جو لوح محفوظ پر ہے اور اس طرح آپ "جامع القرآن" کہلائے۔ آپ نے ہی مختلف طرزوں اور ترتیبوں کو یکجا کر کے قرآن پاک کو ترتیب دیا۔ حضرت عثمان کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ بلا اختلاف خلیفہ برحق تھے۔ آپ حضور کے شہر علم کے دروازے ہیں۔ حضور نے فرمایا' جو مجھے مولیٰ جانتا ہے وہ

حضرت علی کو بھی اپنا مولیٰ جانے۔ کوئی مومن حب علی کے بغیر مومن نہیں کہلا سکتا۔ حضرت علی کے ہاتھوں خیبر فتح ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں انبیاء کرام بہترین مخلوق ہیں۔ ان برگزیدہ اور منتخب انبیاء کے بعد صحابہ کرام اور خصوصی طور پر چاروں صحابہ بہترین افراد ہیں۔ حضرت علی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میرے صدیق پر رحم فرمائے اس نے میرے بلال کو ظالم کفار سے خریدا اور آزاد کیا اور پھر ہجرت کے وقت مجھے اپنی رفاقت دی اور اپنا مال و دولت مجھ پر قربان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ میرے عمر پر رحم فرمائے کہ وہ حق گوئی میں پیش پیش ہیں اور باطل کے مقابلہ میں سربلند رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حیا فرشتوں کے ہاں بھی مشہور ہے۔ حضرت علی کی نگاہوں میں آپ کی بڑی عزت تھی۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ انہی چار صحابہ کے متعلق آئی ہے۔ اس آیت کے معنوی اسرار کو دیکھا جائے تو خلافت راشدہ کی ترتیب و تقسیم کا فیصلہ نظر آتا ہے۔ خلافت راشدہ کی مدت تیس سال تھی۔ یہ بشارت اصحاب اربعہ کے لیے ہے۔ قیامت کے دن شیعہ اور رافضی اپنی کج فہمی کی بنا پر واویلا کریں گے اور صحابہ کرام سے بغض رکھنے کی سزا پائیں گے۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اللہ تعالیٰ نے ان تمام صحابہ کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہو گیا اور یہی جنت کے مالک ہیں۔

عیون اللہ: حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی بنا رہے تھے تو کشتی کی مختلف اشیاء کو زمین کھا جاتی تھی' یا دیمک چاٹ جاتی تھی۔ حضرت نوح

علیہ السلام نے عرض کی 'یا اللہ اس مصیبت کا کیا علاج ہے؟ حکم ہوا: آپ "عیون" کا لفظ لکھ دیا کریں 'کوئی چیز ضائع نہیں ہوگی۔ آپ نے پوچھا' اے اللہ! یہ "عیون" کیا چیز ہے۔ فرمایا: میرے نبی کے چاروں دوست میرے عیون ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی کے چاروں طرف صحابہ کرام کے اسمائے گرامی لکھ دیے۔ اس دن سے کشتی کی ہر چیز محفوظ ہو گئی۔ اور **تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا** قرآن کی عبارت ہے۔

رسول اللہ سے صحابہ کے رشتے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک دن حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور بتایا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا اور آپ کے قالب میں روح داخل کرنے سے پہلے مجھے حکم دیا گیا کہ باغ عدن سے ایک سیب لایا جائے۔ میں گیا اور سیب حاضر کیا۔ میں نے اس سیب کے رس کے پانچ قطرے حضرت آدم کے منہ میں نچوڑے پہلے قطرے سے آپ (یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اور باقی چار قطروں سے حضرات چہار صحابہ پیدا ہوئے۔ **وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا** اسی رمز کو واضح کر رہا ہے۔ وہ اللہ جس نے پانی کے قطروں سے حضرت انسان کو پیدا کیا۔ **فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا** اولاد آدم سے نسب کو جاری فرمایا اور سسرال کی حیثیت قائم کی۔ اس نکتے کی روشنی میں اگر غور کیا جائے تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ حضور علیہ السلام اور چہار صحابہ کا رشتہ سسرال کی بنیاد پر پورے خاندان سے ہے۔

سورۃ العصر: "سراج المنیر" کے مصنف الخطیب ایک روایت بیان فرماتے ہیں کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے ایک بار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "سورۃ العصر" سنائی۔ پھر میں نے عرض کی حضور مجھے اس کی تفسیر سنائی جائے۔ آپ نے فرمایا: "والعصر میں اللہ تعالیٰ قسم کھاتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ انسان ہمیشہ نقصان میں ہے۔ **انسان** سے مراد ابو جہل ہے۔ **اٰمَنُوْا** سے مراد حضرت صدیق اکبر ہیں۔ **عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** سے مراد حضرت عمر ہیں۔ **تَوَاصَوْا** سے مراد حضرت عثمان غنی ہیں۔ **صبر** سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات ہے"۔

حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم: صاحب طبرانی نے حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ حجتہ الوداع سے واپس تشریف لا رہے تھے تو فرمایا' لوگو! یاد رکھو میں صدیق' عمر' عثمان اور علی سے راضی ہو گیا ہوں۔ ان کے علاوہ جو چھ اصحاب عشرہ مبشرہ میں آتے ہیں ان سے بھی راضی ہو گیا ہوں۔

چہار صحابہ جنت میں: ابی خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ میں نے جنت کے باغوں کی سیر کی تو میرے سامنے محلات' درخت اور نہریں دکھائی دیں۔ میں نے ایک درخت سے ایک میوہ توڑا' تو توڑتے توڑتے اس کے چار حصے ہو گئے جو میرے ہاتھ میں آ گئے۔ ہر ہر ٹکڑے سے ایک ایک حور برآمد ہوئی۔ وہ حور اتنی خوبصورت تھی کہ اگر اپنا ایک ناخن دنیا پر ظاہر کر دے تو زمین و آسمان کے تمام لوگ حسن کے فتنہ میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر وہ ایک بار مسکرا دے تو ساری کائنات ارضی خوشبو سے بھر جائے۔ میں نے پہلی حور سے دریافت کیا کہ تم کس کے لیے ہو۔ اس نے بتایا مجھے اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابو بکر صدیق کے

لیے مخصوص فرمایا ہے۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے محل میں جانے کا اشارہ کیا۔ دوسری، تیسری اور چوتھی حوروں کو بھی دریافت کے بعد تینوں اصحاب کی طرف بھیج دیا۔ چوتھی نے آتے ہوئے بتایا، یارسول اللہ میرا نام فاطمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت علی کے عقد میں رکھا ہے۔ یہ عقد خود اللہ نے پڑھایا ہے۔ زہرا ستارہ کی پیدائش سے ایک ہزار سال پہلے میرا عقد ہوا تھا۔ یہ انعامات چہار یار رسول کو عطا ہوئے تھے۔

صحابہ کرام کا تخلیقی جوہر: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا تو اس نورانی جوہر کو، جس سے میری تخلیق مقصود تھی، ایک بار دیکھا۔ میں تجلی خداوندی کو دیکھ کر شرما گیا اور جلال خداوندی سے میرے چہرے پر پسینہ آ گیا۔ میرے پسینے سے چار قطرے نیچے گرے۔ پہلے قطرے سے حضرت صدیق، دوسرے سے عمر، تیسرے قطرے سے حضرت عثمان، چوتھے سے حضرت علی رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے اور چاروں اصحاب کا نور میرے ہی نور سے پیدا ہوا۔

صحابہ کا نور قالب حضرت آدم میں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو حضور کا نور ظاہر ہوا۔ فرشتے حضرت آدم کو آکر دیکھنے لگے تو انہیں حضور کا نور حضرت آدم کی انگشت سبابہ میں چمکتا ہوا دکھائی دیا۔ آپ کو بتایا گیا کہ ابھی کچھ نور قالب میں ہے۔ آپ نے فرمایا، یہ بقایا نور نبی کریم کے چار صحابہ کا حصہ ہے۔ آپ نے فرمایا، اب یہ نور میری انگلیوں سے ہویدا ہوگا، ہر انگلی میں ایک صحابی کا حصہ ہے۔

پنجے نور آدم دے سجے ہتھ وچہ چمکیاں لاندے
جاں دکھوں پھل کھاوا آدم بہشت اندر آ جاندے

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جنگ تبوک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب و احباب کے لیے دعا فرمائی تھی۔ اے اللہ میرے تمام اصحاب کو اتفاق دے۔ یہ سب لوگ حضرت ابوبکر پر اتفاق کرلیں۔ صدیق میری اطاعت میں پکا ہے اور تیرے احکام کا پابند ہے۔ اے اللہ عمر کو عزت و تکریم دے۔ اے اللہ میرے عثمان کو صبر دے۔ اے اللہ میرے علی کو قوت دے۔ اے اللہ طلحہ' سعد اور عبدالرحمان کو بخش دے۔ اے اللہ میرے انصار اور احباب کو میرے ساتھ ملا دے۔ اے اللہ **والتابعین باحسان** اور جو احباب تیری اتباع کرتے ہیں انہیں بھی ثواب میں شامل فرما۔ حضرت علی نے فرمایا حضور کی امت پر اللہ نے صدیق اکبر' عمر اور عثمان اور علی کی محبت کو فرض کر دیا ہے۔

فرمایا رب کل مخلوق صیا ہے اصحاباں
بعد نبیاں اتے رسولاں شان وڈا اصحاباں
پھر کل اصحاباں تھیں وِدھ کے کیتے چار سند الٰہی
صدیق' عمر' عثمان' علی سن ڈبے نور صفائی

منقبت بزبان عربی

وَمَنْ اَحْسَنَ الظَّنَّ فِی اللّٰہِ الْکَرِیْمِ دَلٰی ۔۔۔ وَ بِرَسُوْلِہٖ کَانَ مَکْتُوْبًا مِّنَ الشُّرَفَا
وَمَنْ اَحَبَّ اَصْحَابَ الْمُصْطَفٰی فَلَہٗ ۔۔۔ جَنّٰتِ عَدْنٍ یَّرٰی فِی ظِلِّہَا غُرَفَا

وَمَنْ یَّکُنْ بَاغِضًا فِیْہِمْ فَاِنَّ لَہٗ نَارُ الْجَحِیْمِ یَدْخُلُ بَاکِیًا اَسَفَا
فَہُمْ نُجُوْمُ الْمُھْتَدٰی فِیْ کُلِّ مُظْلِمَۃٍ وَاللّٰہُ حَسْبِیْ فِیْمَا قُلْتُہٗ وَکَفٰی

حضور کے چہار اصحاب سے محبت: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کرتے ہیں کہ میرا حوض چورس ہے۔ ایک طرف سیدنا صدیق اکبر کا قبضہ ہے، دوسری طرف حضرت عمر کی ملکیت ہے، تیسری جہت پر حضرت عثمان قابض ہیں، چوتھی طرف حضرت علی کا اختیار ہے۔ جو شخص حضرت صدیق یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے یا دوسرے اصحاب سے عداوت رکھتا ہے تو نہ اسے سیدنا صدیق پانی لینے کی اجازت دیں گے، نہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہما۔ اسی طرح حضرت علی سے بغض رکھنے والا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پانی کی امید نہ رکھے اور نہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہنے والا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی رعایت کا مستحق ہے۔ جو شخص حضرت صدیق کا مداح ہے، اس کا دین قائم ہے۔ اسے نور الٰہی سے روشنی ملتی ہے۔ وہ حضرت علی کی محبت کے رسے کو مضبوطی سے پکڑے رکھے گا۔ حضور نے فرمایا جو شخص میرے دوستوں کے حق میں اچھی گفتگو کرتا ہے وہ مومن ہے اور جو شخص میرے اصحاب کو اچھا نہیں جانتا وہ منافق ہے۔

ھُمُوْ صَحَابَۃُ خَیْرِ الْخَلْقِ اَیَّدَھُمْ رَبُّ السَّمَاءِ بِتَوْفِیْقٍ وَّ اِیْثَارٍ
حُبُّھُمْ وَاجِبٌ یَّشْقَی الشَّقِیْمُ بِہٖ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ یَنْجُوْا مِنَ النَّارِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم سے ایک بات بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص میرے اصحاب کے معاملہ میں خوشی

کا اظہار کرتا ہے۔ وہ مجھے خوش کرتا ہے، جس سے میں خوش ہو گیا، اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو خوش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں اپنے پیارے محبوبوں میں جگہ دے گا۔ آپ نے مزید فرمایا جس شخص کے دل میں چار اصحاب کی محبت جمع ہو گئی اس کے دل میں دولت ایمان جمع ہو گئی۔ (۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں بارگاہ نبوی میں حاضر تھا کہ صدیق اکبر آئے۔ حضور نے دیکھتے ہی فرمایا: مرحبا! مرحبا! اے میرے یار غار! تو نے اپنی ضروریات اور خواہشات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں دے دیا ہے۔ چند لمحوں بعد حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) حاضر ہوئے تو آپ نے دیکھتے ہی فرمایا: مرحبا! مرحبا! تم نے حق و باطل میں فرق کر کے اپنی قوت ایمانی کا ثبوت دیا ہے اور تمہارے اسلام لانے سے مسلمانوں کی عزت اور قوت میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ آپ کے بعد حضرت عثمان ذوالنورین آئے۔ آپ نے انہیں بھی مرحبا! مرحبا! کہا اور فرمایا: تمہاری زندگی میں میرے نور کے دو ٹکڑے جمع ہوئے۔ اللہ تمہیں شہادت کا رتبہ دے گا اور تمہارے قاتل کبھی نجات نہیں پائیں گے۔ تھوڑی دیر گزری تو حضرت علی بھی اسی مجلس میں آ پہنچے۔ حضور نے آپ کو دیکھ کر بھی مرحبا! مرحبا! پکارا۔ اور فرمایا: علی مجھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک نور سے پیدا فرمایا ہے۔

حب چوہاندی جس دل نائیں خالی ہے ایمانوں
جس دل حب چوہاندی اوہ دل بھریا نور ایقانوں

صحابہ کرام کی آپس میں محبت: اے اللہ! حضرت عمر اور عثمان رضی

اللہ عنہما پر راضی ہو۔ ایک دن دونوں اپنے آقا و مولا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کسی کام پر چلے گئے۔ راستے میں نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ حضرت عمر نے کہا' آپ امامت فرمائیں۔ حضرت عثمان کہنے لگے' عمر! میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ تم مجھ سے بہتر ہو' آپ ہی امامت کرائیں۔ حضرت عمر فرمانے لگے' آپ کے ہوتے ہوئے میں کس طرح امامت کرا سکتا ہوں کیونکہ میں نے حضور سے سنا ہے کہ عثمان بہت اچھے انسان ہیں' میری دو بیٹیاں ان کے نکاح میں آئیں اور اللہ نے یہ میرے دو نور ان کے ایک گھر جمع کر دیے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر کہا میں' اس شخص کی امامت کے کس طرح اہل ہو سکتا ہوں جس کے متعلق حضور کا یہ ارشاد ہو کہ عمر کے آنے پر اسلام کامل ہو گیا ہے۔ حضرت عمر نے یہ سن کر پھر اصرار کیا کہ میں جامع القرآن صحابی رسول کے ہوتے ہوئے کیسے امامت کرا سکتا ہوں۔ حضرت عثمان نے پھر انکار کرتے ہوئے فرمایا: اے عمر! سرور دو جہاں نے آپ کو **نِعْمَ الرَّجُلُ** (بہترین انسان) کہہ کر پکارا ہے۔ آپ یتیم اور بیواؤں کی خبر گیری کرتے ہیں' بھوکوں مرنے والوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا: یا حضرت! آپ کو اللہ تعالیٰ نے **جَیْشُ الْعُسْرَۃ** کے لقب سے نوازا ہے' میں آپ کی امامت کیسے کرا سکتا ہوں۔ حضرت عثمان نے دوبارہ کہا' آپ کا اسم گرامی "فاروق" اسی لیے رکھا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق و باطل کے فرق کے لیے ممتاز بنایا ہے۔

ان دونوں اصحاب کے ان جذبات کو سن کر حضور نے دونوں کے حق میں دعا فرمائی۔

حضرت صدیق اور حضرت علی کا ایک مکالمہ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت صاحب "نور الابصار" نے نقل کی ہے کہ ایک دن حضرت علی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ اقدس کی طرف جا رہے تھے۔ حضرت علی نے فرمایا صدیق! آگے بڑھ کر حضور کے دروازے کو دستک تو دے دیں۔ سیدنا صدیق اکبر نے جواب دیا' یہ کام تو آپ ہی کو کرنا مناسب ہے۔ حضرت علی کہنے لگے میں اس شخص سے بڑھ کر کیسے قدم اٹھا سکتا ہوں جس کے متعلق جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ میرے بعد آخر تک سورج کی آنکھ نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو صدیق اکبر سے افضل ہو۔ حضرت صدیق اکبر نے جواب دیا میں بھی اس شخص سے اپنے آپ کو بہتر خیال نہیں کر سکتا جس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی بہترین عورت میں نے دنیا کے بہترین انسان (حضرت علی) کو دی ہے۔ حضرت علی فرمانے لگے' میں اس شخص سے برتر کس طرح خیال کروں جس کے متعلق میں نے حضور سے سنا ہو کہ جس نے حضرت خلیل اللہ کا سینہ دیکھنا ہو وہ سیدنا صدیق اکبر کا سینہ دیکھ لے۔ حضرت صدیق اکبر نے جواب دیا میں اس شخص سے کیسے بڑھ سکتا ہوں جس کے متعلق میرے آقا و مولیٰ جناب رسول اللہ نے فرمایا ہو' جس شخص کو پانچ رسولوں کو دیکھنے کی تمنا ہو وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھ لے۔ حضرت علی نے پھر بتایا میں اس شخص کو اپنے آپ سے بہتر سمجھتا ہوں جس کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میدان حشر میں جب تمام مخلوق جمع ہو گی تو ایک آواز آئے گی' اے

صدیق! تم اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر سب سے پہلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت صدیق اکبر نے بتایا میں اس شخص سے آگے کیسے جا سکتا ہوں جسے خیبر اور حنین کی جنگوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی تحفوں سے نوازا ہو۔ حضرت علی نے فرمایا، میں اس شخص سے کیسے برتر ہو سکتا ہوں جس کے متعلق حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی کہ قیامت کے دن مخلوق خدا سخت مشکل میں ہوگی، بہشت کے نگران رضوان بہشت کی ساری کنجیاں لے کر حاضر ہوں گے اور دوزخ کے داروغہ مالک بھی دوزخ کی کنجیاں لے کر آئیں گے اور عرض کریں گے اے صدیق، اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے آج جنت اور دوزخ آپ کے قبضے مین دے دیا گیا ہے۔ آپ جس کو چاہیں جنت میں داخلے کی اجازت دیں جس کو چاہیں دوزخ میں پھینک دیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں اس شخص پر کیسے سبقت حاصل کر سکتا ہوں جس کے بارے میں ہادی السبل جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خدا کا سلام پہنچایا اور فرمایا اللہ نے آپ کو اور حضرت علی کو اپنا خاص محبوب قرار دیا ہے۔ میں نے اس بشارت پر سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر جبرائیل نے بتایا کہ حضرات حسنین اور حضرات فاطمہ رضی اللہ عنہم کو بھی اپنی محبت میں لیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں اس شخص سے بہتر نہیں ہو سکتا جس کے متعلق حضور نبی کریم فرمائیں کہ اگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان تولا جائے تو ساری دنیا کے ایمانوں سے بھاری ہوگا۔ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا، میں اس شخص سے کس طرح آگے بڑھوں جس کے

متعلق یہ بات محقق ہو کہ حشر کے میدان میں حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم اونٹ پر سوار ہو کر آئیں گے۔ لوگ دریافت کریں گے کہ یہ کس پیغمبر کی سواری ہے؟ اعلان کیا جائے گا کہ علی ابن ابی طالب ہیں، حضرت علی نے جواب میں بتایا وہ شخص مجھ سے بہرحال مقدم ہے کہ جسے میدان حشر میں نام لے کر اعزاز سے پکارا جائے گا۔ ۷۲

اے لوگو! جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ آج میرے صدیق کو اجازت ہے وہ جس دروازے سے چاہیں جنت میں داخل ہو جائے۔

حضرت صدیق نے بتایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا، جنت میں میرے محل اور جناب خلیل اللہ کے محل کے درمیان حضرت علی کا محل ہو گا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ میں نے حضور کی زبان سے سنا ہے کہ آسمان کے تمام فرشتے حتیٰ کہ کروبیان بھی علی الصبح سیدنا صدیق اکبر کے چہرے کو دیکھتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق کہنے لگے میں اس شخص سے کیسے بڑھ سکتا ہوں جس کے گھر کے افراد بھوکے ہوں اور وہ اللہ کی محبت میں، مسکینوں اور یتیموں کو کھانا کھلا دیں اور قیدیوں کو آزاد کرائیں۔ حضرت علی نے فرمایا میں اس شخص سے کس طرح بلند رتبہ ہو سکتا ہوں جس کے متعلق قرآن پاک گواہی دے۔ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ

ایسی گفتگو کے دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اللہ کا سلام پہنچا کر کہا اس وقت ساتوں آسمانوں پر فرشتے ایک نظارہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے دونوں صحابی حضرات صدیق و علی رضی اللہ عنہما آپ کے دروازے کے سامنے گفتگو کر رہے ہیں۔ وہ اپنے

سوال و جواب میں ہر ایک دوسرے کو اپنی ذات سے ترجیح دے رہا ہے۔ آپ قدم رنجہ فرما کر اپنے دونوں محبت کرنے والوں کی ثالثی کریں کیونکہ ان کے نیک خیالات کے اظہار کی انتہا ہو گئی ہے۔ حضور خود باہر تشریف لائے اور دونوں کو کھڑے دیکھا اور خوش ہو کر فرمایا مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر روئے زمین کے درختوں کی قلمیں بنادی جائیں اور سمندروں کو سیاہی میں تبدیل کر دیا جائے اور تمام انسان اور جن تعریف لکھنے بیٹھ جائیں تو میرے ان دو دوستوں صدیق اور علی (رضی اللہ عنہما) کی نیکیاں اور درجات قلمبند نہیں کر سکیں گے۔

"نور الابصار" میں لکھا ہے کہ ان چار حضرات کے بعد حضرت سعد ابن سعید ہیں' حضرت طلحہ ہیں' حضرت ابو عبیدہ ہیں' حضرت زبیر ہیں' حضرت عبدالرحمان ہیں (رضی اللہ عنہم) یہ دس حضرات "عشرہ مبشرہ" قطعی جنتی ہیں۔ حضرت حسن اور حسین بہشت کے نوجوانوں میں سے سربر آوردہ ہیں۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما حضور کی ازواج میں سب سے افضل ہیں۔ آپ کی ساری بیٹیوں میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رتبہ بہت بلند ہے۔ پھر جنہوں نے حضور سے بیعت رضوان کی۔ پھر تمام مہاجرین اور انصار کے اپنے اپنے درجات میں تمام صحابہ کے بعد تابعین کا رتبہ ہے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا۔ ان کے بعد تبع تابعین اور صالحین امت کا درجہ ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔



مناقب

امام الائمہ سید المجتہدین امامنا امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ

حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان نو تابعین میں سے تھے جن سے شمع اسلام کی روشنی جگمگاتی رہی۔ آپ عابد' زاہد' عارف' ذاکر اور ریاضت کے خوگر تھے۔ خلوت گزیں' صاحب فکر و نظر اور دینی علوم میں کامل اور اکمل تھے۔ طریقت میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ کی نگاہ قوانین شریعت پر نہایت گہری تھی اور آپ کا طریق آب حیات کے چشمہ کی طرح شیریں اور پاک تھا۔ آپ کے علوم کے آگے جہالت کے تمام خس و خاشاک بہہ گئے۔

امام اعظم مجتہدین مذاہب میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ کے علم کے دریا سے ہی ساری نہریں جاری ہوئی تھیں۔ آج تک کے اہل علم آپ کے ہی بحر علم میں غوطہ زن ہو کر گوہر مراد سے جھولیاں بھرتے آئے ہیں اور مشرق و مغرب میں آپ کے کان علم کے موتی چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان پاک سے ان الفاظ میں آپ کی تعریف فرمایا کرتے تھے کہ "اگر علم' اوج ثریا تک بھی جا پہنچے گا تو امام اعظم

اسے لوگوں کی راہنمائی کے لیے اتار لائیں گے"۔ اس روایت کو جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے "مسلم" میں بھی بیان فرمایا ہے۔

آپ اموی خلیفہ عبدالملک کے دور حکومت میں ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے تھے۔ درمیانہ قد، نورانی شکل اور شیریں سخن تھے۔ آپ نے حضور کے بہت سے صحابہ کی زیارت کی تھی۔ آپ بلا تردید تابعی تھی۔ آپ خیر قرون کی بشارت کے مالک تھے۔ آپ نے حصول علم میں نہایت محنت سے کام لیا۔ حتیٰ کہ تابعین میں چار ہزار اساتذہ سے علمی استفادہ کیا۔ آپ نے ان علوم سے مخلوق خدا کو وافر حصہ دیا تھا۔ آپ کو علوم قرآنیہ پر جتنا عبور حاصل تھا اس کا کوئی دوسرا ہمسر نہ تھا۔ وہ علوم شریعت کے بحر ناپیدا کنار تھے۔ احادیث کا گراں قدر ذخیرہ آپ کے پاس تھا آج اس عالی مرتبہ امام کے خلاف بعض حاسد عامیانہ گفتگو کر کے اپنی بدباطنی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

آپ لغت عرب کے اتنے ماہر تھے کہ آپ کے معاصرین کو آپ کی ذات پر رشک آتا تھا۔ آپ کے تقویٰ اور ریاضت کا یہ عالم تھا کہ ہر سال ماہ رمضان میں ساٹھ بار قرآن پاک ختم فرمایا کرتے تھے۔ بسا اوقات ایک ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ جاتے۔ حضرت شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں تفسیر اور حدیث میں امام صاحب کے سامنے دوسرے فقیہ، خاندان کے عام فرد دکھائی دیتے تھے۔ آپ مسائل کو ہمیشہ قرآن و حدیث کی روشنی میں حل فرماتے۔

اگرچہ آپ نے حضرت صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی طرح زیادہ احادیث روایت نہیں کیں مگر صحابہ کرام کے دور کے بعد

مسلمانوں کی اصلاح میں آپ نے بے مثالی کام کیا۔ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے نعمان بن ثابت کی قبر سے وہ برکات حاصل ہوئی ہیں کہ زندوں سے حاصل نہیں کر سکا۔ جب میں دوگانہ پڑھ کر حضرت امام اعظم کی قبر سے استمداد کیا کرتا تو میری حاجت پوری ہو جاتی تھی۔ ایک بار حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ نے امام اعظم رضی اللہ عنہ کی قبر پر صبح کی نماز ادا کی تھی۔ اگرچہ یہ بات آج کے نجدی نظریات میں "شرک" سے تعبیر کی جاتی ہے۔

حضرت امام اعظم کے ایک ہزار شاگرد تھے جن میں چالیس دنیائے اسلام کے مجتہد ہو گزرے ہیں۔ یہ مجتہد ہر دینی مسئلہ پر اظہار خیال فرمایا کرتے تھے اور جب کسی نتیجہ پر پہنچ جاتے تو اس تحقیق شدہ مسئلہ کو ضبط تحریر میں لاتے۔ ان حضرات کے سامنے احاد اور ضعیف احادیث آتی تھیں مگر امام صاحب انہیں بھی پوری تحقیق کے بعد ہی قبول فرمایا کرتے تھے۔ اس شاندار علمی مقام کے باوجود آپ کسر نفسی سے "**لا ادری**" فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار آپ کا گزر ایک ایسے بازار سے ہوا جہاں آپ نے ایک نادان لڑکے کو دیکھا کہ کیچڑ میں نہایت بے پروائی سے دوڑ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا بیٹا خیال کرنا، کہیں پھسل نہ جانا۔ لڑکے نے جواب دیا، حضرت! میں پھسل گیا تو کوئی ڈر نہیں مگر آپ پھسلے تو ایک جہان تباہ ہو جائے گا۔ آپ کی وجہ سے جو لوگ پھسل جائیں گے وہ کبھی نہ اٹھ سکیں گے۔

آپ اپنے شاگردوں کو فرمایا کرتے کہ اگر میرا بیان کردہ کوئی مسئلہ اگر خلاف شرع نظر آئے اور تمہیں اس کے خلاف مستند اور قوی قول مل

جائے تو میرے بیان کردہ مسئلے کو چھوڑ دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ امام صاحب کے بعض شاگرد آپ کی رائے کے خلاف فیصلہ کیا کرتے تھے۔ یہ بات آپ نے اپنے صائب الرائے شاگردوں کو کہی تھی۔ آج کل کے کم علم لوگ اگر حضرت کے علم کو اپنے پست معیار پر لائیں گے تو یقیناً نقصان اٹھائیں گے۔ ابن حماد رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام اعظم اکثر ساری ساری رات عبادت میں گزارتے۔ بعض حضرات نے آپ کو نصف رات عبادت میں مصروف پایا۔ ایک دفعہ آپ نے راستہ میں لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ شخص ساری رات عبادت کرتا ہے۔ اس دن سے آپ رات بھر دس ہزار نوافل ادا کرنے لگے۔ آپ نے چالیس سال تک عشاء کی نماز کے وضو سے نماز فجر ادا کی۔ حضرت داؤد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیس سال تک حضرت امام اعظم کی خدمت میں رہا۔ میں اس بات کو غور سے دیکھتا رہا کہ نہ آپ کبھی ننگے سر رہے اور نہ پاؤں پھیلا کر بیٹھے نظر آئے۔ آپ قوت حلال کماتے اور اہل و عیال کی پرورش فرماتے۔ آپ نے کبھی کسی بادشاہ یا امیر کا تحفہ قبول نہیں کیا۔ آپ اپنے قرض دار کی دیوار کے سایہ میں نہ بیٹھے کہ کہیں یہ آرام سود میں شمار نہ کر لیا جائے۔

حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "کشف المحجوب" میں لکھا ہے کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود میں ایک بوڑھے کو لے رکھا ہے۔ میں نے حضور کی قدم بوسی کی اور عرض کی 'یا رسول اللہ! یہ کون بزرگ ہیں۔ آپ نے فرمایا' یہ امام نعمان بن ثابت ہیں' جس کے علم فقہ کے

سامنے سارا جہاں سرنگوں ہوگا۔ حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ نے حضور کو خواب میں دیکھا۔ عرض کی' یارسول اللہ! میں آپ سے کہاں ملاقات کیا کروں۔ آپ نے فرمایا: "مجھے ابو حنیفہ کے علم میں تلاش کرو"۔

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کو سو بار خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت علی نے حضرت امام اعظم کے حق میں دعائیں مانگی تھیں۔ حضرت امام رضی اللہ عنہ نے پچپن بار حج کیا۔ آخری حج پر آپ نے کعبتہ اللہ میں دو رکعت نماز میں قرآن پاک ختم کیا اور دعا کی "اے اللہ! میں نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا"۔ آواز آئی "مجھے تمہاری عبادت قبول ہے اور اس سے تمہارے مراتب بلند کیے جاتے ہیں"۔

آپ ۱۵۰ھ میں واصل بحق ہوئے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم کی مثال روح اللہ کی سی ہے۔ حضرت امام شافعی نے امام اعظم سے فقہ کا تھوڑا سا حصہ پایا تو فرمانے لگے ہم لوگ حضرت امام ابو حنیفہ کے خاندان کے افراد ہیں۔ آپ سربراہ خاندان ہیں۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں سے نازل ہوں گے تو آپ امام ابو حنیفہ کے طریقہ حنفی پر شریعت اسلامیہ کا اتباع کریں گے۔

یاد رہے حنفی مذہب ایک کشفی مذہب ہے۔ یہ مذہب ایک بحر زخار ہے۔ اس کے مقابلے میں دوسرے مذاہب حوضوں اور تالابوں کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس زمانے میں بعض برخود غلط لوگوں نے چند احادیث پڑھ کر حضرت امام اعظم کے فقہ اور حدیث کی روایت پر اعتراض کرنا شروع کیا ہے اور اس طرح اپنی جہالت کا نام "توحید" دے رکھا ہے۔

حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن امام

اعظم رضی اللہ عنہ ، حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ امام مالک نے آپ کو بڑی عزت سے ایک بلند جگہ بٹھایا اور حاضرین مجلس کو کہنے لگے یہ حضرت نعمان بن ثابت ہیں اگر یہ چاہیں تو اس زرد رنگ کے ستون کو اپنے زور استدلال سے سونے کا بنا ہوا ثابت کر دیں۔ ابن مبارک ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: حضرت امام ابو حنیفہ علم کا مغز ہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں ان سے بڑھ کر فقیہ نہیں دیکھا۔ تمام مجتہدین حضرت امام اعظم کے کمال علم کے قائل ہیں۔ آپ کو حکومت وقت مال و زر سے مالا مال کرنے کی آرزو رکھتی تھی مگر آپ نے ان دنیاوی چیزوں کو کبھی نظر التفات سے نہ دیکھا۔

حضرت ابن سعد رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بلند فکر کوئی بھی نہیں۔ آپ نے فقہ سے نا آشنا لوگوں کو بیدار کر دیا۔ حضرت امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ ابتدائی دور میں حضرت امام اعظم کی فقہ پر شک رکھتے تھے۔ مگر جب آپ نے قریب سے دیکھا تو تائب ہو گئے۔ حضرت ابن مبارک فرماتے ہیں کہ امام زفر رضی اللہ عنہ بھی حضرات امام اعظم کے حلقہ علم میں حاضر ہو کر فقیہ بن گئے۔ آپ نے مسائل کی دریافت کا سلسلہ شروع کیا تو ایک محدث کے مقام پر فائز ہو گئے۔ امام مشعر فرماتے ہیں کہ میں نے زندگی میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حدیث کی تحقیق کرنے والا دوسرا کوئی نہیں دیکھا۔

آپ نہ تو بادشاہوں کے دربار کے پاس جاتے نہ درباری زندگی کو پسند فرماتے۔ آپ اپنی حلال کمائی کو طالب علموں پر تقسیم کر دیتے۔ آپ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ آپ کے ایک ملازم نے کپڑا بیچ کر بہت نفع

کمایا تو آپ نے سارا نفع یہ کہہ کر گاہک کو لوٹا دیا کہ اس میں ایک تھان ناقص تھا جو ظاہراً نظر نہیں آتا تھا۔

حضرت وکیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہ کے طریقہ سے اچھی نماز کسی طریقہ میں نہیں دیکھی۔ فقاہت میں ان کے مقابلہ میں کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ ہم نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مفصل حالات اپنی تالیف "تفسیر نبوی" کی جلد دوم میں بیان کیے ہیں اور ابن حجر مکی کی کتاب "خیرات الحسان" کی عبارت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے۔

"ہدائیہ" اور "نہائیہ" کے گرامی قدر مصنفین نے حضرت امام اعظم کے کمالات کو دنیا کے سامنے اجاگر کیا ہے۔ اگرچہ اس زمانے میں بعض دریدہ دہن معاندین امام اعظم کے علم و کمال سے انکار کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ آفتاب علم و فضل تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث (بخاری) مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ۔ (ترجمہ) "جو شخص نیکی کی جستجو کرتا ہے اسے دین میں غور و فکر کرنا چاہیے"۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ کے کمال کی یہ بہترین دلیل ہے امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم چاروں اسلام کے بلند دروازے تھے، آج ہم جس دروازے سے چاہیں اسلام کے محل میں داخل ہو سکتے ہیں۔

امام اعظم تے غوث اعظم دی جگ وچہ مشہوری
بے نظیر تے لاثانی ہین رب دے خاص حضوری
امام اعظم وچہ مجتہداں دے باز جویں وچہ چڑیاں

بحر علم دا ٹھاٹھیں جس تھیں نکلیاں ندیاں بڑیاں
قرآن حدیث اندر اس اوچی سب تھیں دور اڈاری
مثل اعظم دی ہور نہ کوئی وچہ علوم زخاری



حضرت شیخ سیدنا و مولانا عبدالقادر محی الدین گیلانی محبوب ربانی غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ گلستانِ نبوی کے مہکتے ہوئے پھول ہیں۔ آپ کا حسب و نسب عالی شان ہے اور آپ کی رفعت شان کی اولیاء اللہ کے ہاں مثال نہیں ملتی۔ آپ خانوادہ حسنی کے سربر آوردہ اور خاندان حسینی کے گراں قدر فرزند ہیں۔ حضرت حسن کے بیٹے حسن مثنیٰ ' ان کے بیٹے عبداللہ ' ان کے بیٹے سید موسیٰ الجون ' ان کے فرزند شاہ موارث عبداللہ اور ان کے فرزند ارجمند حضرت شاہ موسیٰ اور ان کے بیٹے سید داؤد اور ان کے بیٹے شاہ محمد ہادی ' ان کے فرزند سید یحییٰ زاہد اور ان کے فرزند سید عبداللہ جیلی اور ان کے فرزند ارجمند ابو صالح دوست جنگی اور ان کے نور نگاہ حضرت جناب عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہم ہیں۔

اس سلسلہ ددھیالی کے علاوہ آپ ننھال کی طرف سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ان واسطوں سے جگر گوشہ ہیں۔ ملا علی قاری نے اپنی مشہور کتاب "نزہتہ الخاطر الفاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر" میں آپ کو تیرہ واسطوں سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ثابت کیا ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت فاطمہ تھا۔ جو حضرت عبداللہ صومعی کی بیٹی تھیں۔ عبداللہ صومعی کے والد سید ابو جمال الدین محمد بن سید محمود بن سید ابو عطا بن سید علی رضا بن سید موسیٰ کاظم بن سید جعفر

صادق بن سید باقر بن حضرت سید نا حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہم اجمعین بن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہیں۔ اس طرح آپ حسنی اور حسینی سید تھے۔ آپ کا خاندان "گیلان" میں آباد تھا۔

آپ زہد و ریاضت اور باطنی علوم میں اپنی مثال آپ تھے۔ علم شریعت میں آپ نے مخلوق خدا کو بے پناہ فیضان بخشا تھا۔ مذہباً حنبلی تھے اور فقہ امام احمد بن حنبل پر پابند رہتے۔ جسمانی لحاظ سے بڑے ہلکے پھلکے، سینہ چوڑا، (یوں معلوم ہوتا تھا کہ علم و عرفان کا دریا بہہ رہا ہے) رنگ گندمی، گھنی داڑھی، کمان خمیدہ بھنویں اور آپس میں ملی ہوئی تھیں، روشن چہرہ، بلند آواز، ذہین اور فہیم انسان تھے۔ آپ علم و عرفان کی تلاش میں ہمیشہ کوشاں رہتے اور "غوث الثقلین" اور "محی الدین" جیسے خصوصی القابات کے مالک تھے۔ آپ سے بہت سے اولیاء کبار نے خرقہ خلافت پایا اور آپ کی مستند اور جامع تصانیف آج تک علمی دنیا میں اپنا مقام رکھتی ہیں۔

آپ ۴۷۰ھ میں "گیلان" میں پیدا ہوئے اور ۵۶۱ھ میں بغداد میں واصل بہ حق ہوئے۔ آپ کی پیدائش یکم رمضان میں ہوئی۔ آپ نے اسی دن سے رمضان کا روزہ رکھا۔ حضرت ابو سعید مخزومی سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اسی طرح آپ نے حضرت حماد رحمتہ اللہ علیہ سے بھی علمی فیض حاصل کیا۔ ایک دن آپ اپنے شیخ حضرت حماد کی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ مجلس سے اٹھ کر چلے گئے تو حضرت حماد نے اہل مجلس کو فرمایا: "یہ نوجوان صاف باطن اور صاحب کشف ہوگا اور ایک دن اس کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا۔ اس کے معاصر اولیاء

اس کے سامنے گردنیں جھکادیں گے اور اسے اپنا امام مانیں گے"۔

چنانچہ حضرت سید عبد القادر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ایک دن ایسا آیا جب آپ جامع مسجد بغداد میں درس دے رہے تھے۔ آپ کی مجلس میں اس وقت پچاس اولیاء کرام موجود تھے۔ آپ نے اعلان فرمایا **قَدَمِیْ ہٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ** (میرا قدم ہر ایک ولی کی گردن پر ہے) اسی مجلس میں شیخ معظم علی بن ہیتی رحمتہ اللہ علیہ بھی بیٹھے ہوئے تھے' اٹھے اور آپ کا قدم مبارک اپنے کندھے پر رکھ لیا۔ جبکہ آپ اس وقت منبر پر جلوہ فرما تھے۔ مجلس کے تمام اولیاء کرام اور دوسرے حاضرین نے اپنی گردنیں جھکا کر آپ کے اس اعلان کو تسلیم کیا جو اولیاء کرام اس مجلس میں موجود نہیں تھے انہوں نے نور باطن سے اس اعلان کو پالیا اور اپنی اپنی گردن جھکادی۔

جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ قطبوں کے قطب تھے۔ شیر آپ کے دروازے پر پہرہ دار رہتے تھے۔ چاند طلوع ہوتا تو مہینہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا اور مہینہ بھر کے سارے واقعات بیان کرتا اور حضرت سے راہنمائی حاصل کرتا تھا۔ حضرت ابو صالح مغربی رحمتہ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن میرے پیرو مرشد نے مجھے حکم کیا کہ میں شیخ سید عبد القادر گیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض حاصل کروں۔ میں بغداد پہنچا' شرف حضوری پایا۔ آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا "ابو صالح آپ کو تین چلے کاٹنے پڑیں گے۔ عوام الناس سے بالکل علیحدگی اختیار کرنا ہوگی"۔

میں آپ کی ہدایت کے مطابق علیحدہ مصروف عبادت ہوگیا۔ ایک

دن میرے پاس حضرت خود تشریف لائے۔ میں نے قدم بوسی کرتے ہوئے عرض کی' "حضرت مجھے میرے پیرو مرشد تک جانے کی اجازت دیں"۔ آپ نے فرمایا' "اب تم ایک قدم اٹھاؤ گے تو اپنے پیرو مرشد تک پہنچ جاؤ گے مگر یاد رکھو' فقر و سلوک کے مقامات پر پہنچنا نہایت مشکل کام ہے۔ جب تک فقر کی منزل طے نہ کر لی جائے اللہ تعالیٰ کا وصل حاصل نہیں ہو سکتا"۔ میں نے عرض کی' "حضرت یہ مقام تو آپ کی نگاہ فیض سے ہی ملے گا۔ میری دلی خواہش ہے کہ آپ میری دستگیری فرمائیں۔ آپ نے ایک نگاہ میں مجھے وہ منازل طے کرائے جو میرے لیے واقعی مشکل تھے"۔

ابو مظفر خلیفہ عباسی نے ایک دفعہ آپ کی خدمت میں دس بدرے بھیجے مگر حضرت نے خلیفہ کے ملازمین کو حکم دیا ان بدروں کو اٹھا کر لے جاؤ ان میں غریبوں کا خون بہتا نظر آتا ہے۔ آپ نے چند بدرے اپنے ہاتھ میں لیے ان سے خون کی دھاریں جاری ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا خلیفہ وقت کو حیا آنی چاہیے کہ ظلم و ستم سے جمع کردہ مال میرے سامنے لے آیا ہے۔ اگر مجھے امن عامہ کا خیال نہ ہوتا تو یہ بہتا ہوا خون خلیفہ کے محلات کی بنیادوں تک جا پہنچتا۔ آپ کے پاس کوہڑی' اندھے اور لنگڑے جو بھی حاضر ہوتے' شفا پاتے۔

ابو غالب کا ایک مفلوج لڑکا تو ایک عام مجلس میں آپ کی نگاہ سے تندرست ہو کر کھڑا ہو گیا تھا۔ آپ کی ایسی ہزاروں کرامات دل و ایمان کو روشن کرتی جاتی ہیں۔ غرق شدہ کشتی کا کنارے پر آنا حضرت کی کرامت ہے۔ ان کمالات کے باوجود بعض غیر مقلد اور نجدی عقائد کے لوگ آپ

کے فیضان سے محروم رہتے ہیں اور آپ کی شخصیت کا انکار کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی ضد اور بے جا تعصب کی علامت ہے۔ یہاں اولیاء اللہ کی کرامات اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں کا ذکر قرآن پاک کی سورۃ نمل میں ایک واقعہ کی روشنی میں بیان کرنا ضروری ہے۔ سورۃ نمل کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ پر غور فرمائیں۔

قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ○ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ○ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۫ لِيَبْلُوَنِيْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ○

ترجمہ: "حضرت سلیمان نے کہا' اے سردارو! تم میں سے کون ہے جو میرے پاس بلقیس کا تخت سلامتی سے لے آئے۔ ایک جن عفریت نے کہا میں یہ تخت آپ کے اپنی جگہ سے کھڑا ہونے (اجلاس برخاست ہونے) سے پہلے لے آؤں گا کیونکہ میں طاقت ور بھی ہوں اور امین بھی۔ ایک اور شخص' جس کے پاس علم کتاب تھا' اٹھا اور کہنے لگا میں اس تخت کو آنکھ جھپکنے سے پہلے لا اضر کروں گا۔ حضرت سلیمان نے دیکھا تو تخت سامنے پڑا تھا۔ وہ

شخص کہنے لگا' یہ میرے اللہ کے فضل سے ہے وہ مجھے دیکھنا چاہتا ہے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا انکار کرتا ہوں۔ جو شخص اس کا شکر ادا کرتا ہے' وہ اپنے لیے ہی بہتری کرتا ہے' جو ناشکری کرتا ہے تو میرا اللہ اس سے بے نیاز اور بے پرواہ ہے' وہ تو ہمیشہ ہی رحم کرنے والا اور غنی ہے"۔

کرامات اولیاء اللہ کے منکرین کو اس آیت کریمہ کے مطالب پر غور کرنا چاہیے۔ آنکھ جھپکنے سے پہلے پہلے تخت بلقیس لانا ایک ایسے ولی کی کرامت ہے جو علم کتاب سے واقف تھا۔ غرقاب کشتی کو کنارے پر لانے کی کرامت پر تعجب کرنا حیرت کی بات ہے۔

ایک دن بغداد میں رافضی فرقہ کے چند شریر افراد نے دو لڑکوں کو ایک ٹوکرے میں چھپا کر حضور کی مجلس میں پیش کیا۔ ان لڑکوں میں ایک تو تندرست تھا مگر دوسرا لنگڑا تھا۔ آپ نے پوچھا کہ اس ٹوکرے میں کیا ہے۔ رافضی خاموش رہے مگر آپ نے دونوں لڑکوں کی کیفیت بیان کی تو رافضی تائب ہو گئے۔ آپ نے ایک خوردہ مرغ کی ہڈیوں پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ زندہ ہو گیا۔ وضو فرماتے ہوئے جوش میں آ کر اپنی کھڑاویں ہوا میں پھینک دیں۔ چند لمحوں کے بعد نماز ادا کی مگر اس واقعہ کی تفصیل حاضرین پوچھنے سے ڈرتے تھے۔ تیسرے روز ایک قافلہ بغداد میں پہنچا تو انہوں نے وہ کھڑاویں پیش کیں اور ایک من ریشمی کپڑے' کچھ سونا اور چند چنے نذر گزارے اور بتایا کہ دوران سفر عرب کے ڈاکو ہم پر ٹوٹ پڑے تھے۔ قافلہ کے کئی آدمیوں کو قتل کر دیا گیا' سامان لوٹ لیا گیا۔ ہم لوگوں نے زور سے حضرت شاہ گیلانی سے استمداد کرتے ہوئے فریاد کی۔ اسی وقت

آپ کی دہشتناک آواز آئی جس سے سارا بیابان گونج اٹھا' ایک طوفان ابھرا۔ ہمارا خیال تھا کہ ڈاکوؤں پر کوئی لشکر ٹوٹ پڑا ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد ہم نے دیکھا کہ سارے ڈاکو کانپتے ہوئے ہمارے سامنے کھڑے تھے اور کہنے لگے خدا کے لیے اپنا مال و متاع لے لو اور ہمیں اس مصیبت سے بچاؤ۔ ہم آگے بڑھے تو ان کے دو سردار خاک و خون میں تڑپ رہے تھے اور حضرت کی یہ کھڑاویں پاس پڑی تھیں' جن پر وضو کا پانی تازہ نظر آرہا تھا۔

آپ کے گھر میں ایک چور چوری کرنے آیا۔ آپ کے لٹکتے ہوئے ایک کپڑے کو کھینچا مگر اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ صبح جب آپ گھر میں آئے تو چور وہاں ہی پھنسا ہوا تھا۔ کہنے لگا' حضرت میں روسیاہ آپ کے دامن سے بندھ گیا ہوں۔ حضرت نے نظر شفقت سے اسے دیکھا تو اس کی اصلاح ہی نہیں کی بلکہ تربیت دے کر قطب کے مقام پر فائز کر دیا۔

ایک ولی اللہ شیر پر سوار سانپ کا چابک لہراتے ہوئے آپ کی زیارت کو حاضر ہوا۔ اس کے دل میں غرور تھا کہ میں اس جاہ و جلال کے ساتھ حضرت کے دربار میں جاؤں گا تو لوگ متاثر ہوں گے۔ خانقاہ کے دروازے پر دونوں کو باندھا۔ وہاں ایک کتا کھڑا تھا اس نے شیر اور سانپ کے صرف دو نوالے بنائے اور پیٹ بھر کر جا کر ایک طرف لیٹ گیا۔ وہ ولی اللہ حضرت کی مجلس میں بیٹھا رہا۔ باہر نکلا تو شیر اور سانپ دکھائی نہ دیے۔ بڑا حیران و پریشان کھڑا رہا۔ لوگوں سے پوچھنے لگا کہ یہاں کوئی سانپ یا شیر تو نہیں دیکھا مگر لوگ چپ تھے۔

حضرت غوث الاعظم اپنے مہمان عزیز کی پریشانی دیکھ کر باہر تشریف لائے تو کتادم ہلاتا ہوا حاضر ہوا۔ کہنے لگا' حضرت مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی' میں نے آپ کے مہمان کی دونوں چیزیں کھالی ہیں۔ آپ نے فرمایا مہمانوں کے ساتھ یوں سلوک نہیں کرنا چاہیے۔ کتے نے کھڑے کھڑے دونوں جانور اگل دیے۔

حضرت پیر قصوری خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری رحمہ اللہ نے مجھے (مؤلف) حضرت غوث پاک کی یہ کرامت سنائی کہ آپ بسا اوقات بغداد سے اٹھتے اور ایک لمحہ میں نہاوند پہنچ جاتے۔ ایک بار آپ نے قسطنطنیہ کے ایک عیسائی کو دولت اسلام سے نواز کر ابدال کے مقام پر متعین کر دیا تھا۔ ایک بار ایک شخص اپنی بیٹی کے بارے میں بتانے آیا کہ اسے جن اٹھا کر لے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ "تم فلاں جنگل میں چلے جاؤ اور ایک بلند مقام پر کھڑے ہو کر اپنے اردگرد ایک حلقہ کھینچ لینا اور فلاں اسم پڑھنا۔ جنوں کے لشکر اس حلقہ کے باہر جمع ہوں گے' ان کی ہیبت ناک شکلیں ہوں گی مگر ان سے خوفزدہ نہ ہونا۔ علی الصبح جنوں کا بادشاہ حاضر ہو گا اسے بتانا کہ مجھے حضرت غوث الاعظم نے بھیجا ہے اور میرا یہ کام ہے"۔

اس شخص نے جنگل میں پہنچ کر عمل کیا تو ساری رات جنوں کے لشکر اردگرد منڈلاتے رہے۔ صبح سویرے جنوں کے بادشاہ نے آکر دریافت کیا کہ مجھے کیوں بلایا گیا ہے؟ اس شخص نے ساری داستان سنائی۔ یہ جن حضرت غوث پاک کا نام نامی سن کر گھوڑے سے اتر آیا اور حلقہ سے باہر بیٹھ کر ادب بجالایا۔ اس نے تمام سرکش جنوں کو وہاں ہی جمع کیا اور حکم دیا

کہ اس لڑکی کو فوراً پیش کیا جائے مگر تمام جنوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

آخر کار ایک سرکش جن کو حاضر کیا گیا تو اس نے لڑکی کے اٹھا لے جانے کا اعتراف کر لیا۔ بادشاہ نے پوچھا یہ لڑکی جناب غوث پاک کی عقیدت مند تھی تم نے یہ حرکت کیوں کی ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ لڑکی مجھے پسند آ گئی تھی۔ بادشاہ نے اس جن کو پکڑا اور وہیں پر اس کا سر تن سے جدا کر دیا اور لڑکی کو ایک دور دراز پہاڑ سے لا کر اس شخص کے حوالے کر دیا۔ جنوں کے بادشاہ نے بتایا اگر جناب غوث الاعظم ایک بار نگاہ غضب فرمائیں تو تمام سرکش جن لرزتے اور کانپتے حاضر ہو جائیں۔

حضرت شیخ علی ہیتی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن جناب غوث پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو دہلیز پر ایک شخص کو خاک آلودہ پڑا پایا۔ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگا میری طرف سے حضرت شیخ سے سفارش کریں۔ میں اندر گیا جناب غوث پاک سے التماس کی کہ اسے معاف فرمایا جائے۔ حضور نے ایک اشارہ فرمایا تو وہ شخص فضا میں پرواز کرتا دکھائی دیا۔ آپ نے فرمایا یہ شخص ہوا میں اڑتا ہوا بغداد کی فضا سے گزر رہا تھا اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ کیا بغداد میں کوئی مرد حق ہے؟ چنانچہ اسے سرنگوں کر کے پھینک دیا گیا تھا۔

شیخ بقار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت غوث پاک کی مجلس وعظ میں بیٹھا تھا' میں نے دیکھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے نور کی کرنیں مجلس کو روشن کرنے لگیں۔ حضور پرنور دروازے سے تشریف لائے تو مجلس بقعہ نور بن گئی۔ جناب غوث پاک نے وعظ ختم کیا' منبر سے اترے۔ میں نے دیکھا کہ منبر کا پہلا زینہ پھیلنے

لگا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ یہ زینہ ایک وسیع میدان بن گیا اور حد نگاہ تک میدان وسیع ہو گیا۔ فرش پر سبز ریشمی قالین بچھ گئیں۔ سرکار دو عالم تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے ساتھ ہی آپ کے چار اصحاب بھی تھے۔ حضرت غوث پاک نے قدم بوسی کی۔ میں نے دیکھا حضور اکرم کی ذات کے سامنے جناب غوث پاک کی شخصیت سمٹ کر ایک چڑیا کے وجود تک آ گئی مگر جب جلال نبوی کا عکس پڑا تو حضرت غوث پاک کی شکل ہیبت ناک دکھائی دینے لگی۔

آپ کے ایک خادم کو رات کے وقت ستر بار احتلام ہوا اور ہر بار احتلام کی حالت میں نئی نئی عورت سامنے آتی رہی۔ وہ شخص بعض عورتوں کی شکل سے تو شناسا تھا مگر بعض ایسی تھیں جنہیں اس سے قبل انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ صبح ہوئی تو وہ خادم حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا تاکہ رات کا واقعہ بیان کرے۔ اسے دیکھتے ہی حضرت غوث پاک نے خود ہی رات کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ رات کو لوح محفوظ پر میں نے نگاہ ڈالی تو تمہیں ستر عورتوں سے زنا کا مرتکب پایا۔ چنانچہ اس زنا کی صورت کو میری دعاؤں سے محض احتلام کی صورت میں نمایاں کر دیا گیا اور اللہ نے تمہیں ارتکاب گناہ سے محفوظ رکھا ہے۔

شیخ علی خباز رحمہ اللہ نے حضرت عمر بزاز سے یہ بات روایت کی تھی کہ حضرت شیخ نے فرمایا مجھے مشرق و مغرب سے اگر کوئی شخص پکارتا ہے تو میں اس کی فریاد کو سنتا ہوں۔ اس سلسلہ میں اگر کسی کو ضرورت درپیش ہو تو اس شخص کو دوگانہ نفل ادا کرنا چاہیے، پھر فاتحہ پڑھے، پھر گیارہ بار قل شریف پڑھے، پھر حضور کی ذات پر درود پڑھے، پھر گیارہ قدم چل کر

بغداد کا رخ کرے اور اپنی حاجت کا اظہار کرے۔ یہ طریقہ استمداد جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ملا علی قاری نے اپنی اپنی تصانیف "زبدۃ الاثار" اور "نزہتہ الخواطر" میں بیان کیا ہے اور تو اور مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب "صراط مستقیم" میں بھی لکھتے ہیں کہ غوث الاعظم سینکڑوں میلوں سے مشکل حل فرماتے ہیں۔ وہ مزید لکھتے ہیں سید احمد بریلوی نے ان کی مشکل حل فرمائی تھی۔ بہاء الدین نقشبندی، حضرت شیخ جیلانی اور حضرت قطب صاحب کے مزارات سے قادری نقشبندی اور چشتی کی نسبت پائی ہے۔ ایک اور جگہ اسی "صراط مستقیم" میں لکھا ہے کہ اللہ کے ملک میں اولیاء اللہ کو مختاری حاصل ہے وہ لوح محفوظ پر نظر ڈال کر مخلوق خدا کی مشکلات حل فرماتے ہیں۔ ملائکہ کی طرح اولیاء اللہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے قدرت دی ہے کہ ساری زمین پر تصرف کریں۔ شیخ شہاب الدین سہروردی حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہما یہ سب صاحبان تصرف ہیں۔



پیر روشن ضمیر، عالم حقانی، فاضل لاثانی، اکمل الکملاء، شمس العلماء، عارف نوری دائم حضوری ہادینا و مرشدنا مولانا مولوی حاجی صوفی حضرت غلام دستگیر صاحب قصوری ہاشمی صدیقی قدس سرہ العزیز نور اللہ مرقدہ الشریف اور شیخ الشیوخ شبلی وقت جنید زماں ہادینا حضرت حاجی صوفی سید پیر جماعت علی شاہ صاحب لاثانی علی پوری ادام اللہ تعالیٰ فیضانہما الی یوم القیامتہ۔

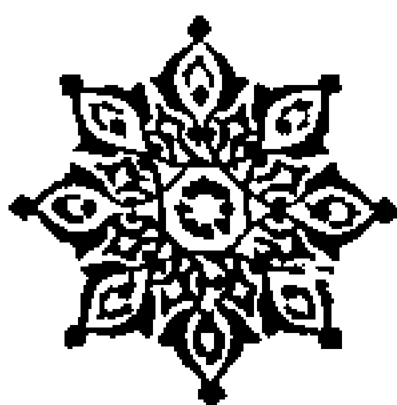
عارف نوری حضرت پیر قصوری مولانا غلام دستگیر الہاشمی صدیقی قدس سرہ تارک الدنیا طالب عقبیٰ، صاحب زہد و تقویٰ، نجم ہدایت، شبلی وقت، جنید زمانہ، مصدر فیض حقانی، عارف باللہ اور ولی کامل تھے۔ وہ کعبہ اہل یقین اور قبلہ اہل صفا تھے۔ وہ جود و کرم کے دریا اور قبولیت دعا کا چشمہ تھے۔ آپ خلیق، حلیم اور خندہ رو تھے۔ جنہیں دیکھتے ہی سینہ ٹھنڈا ہو جاتا۔ آپ کی ملاحت بدر و ہلال کو شرماتی تھی اور آپ کی پیشانی سے نور خداوندی چمکتا تھا۔ آپ کی ساری زندگی عشق رسول میں گزری اور شریعت محمدی کی اتباع میں سرگرم رہے۔ آپ دن رات درود پاک کا ورد کرتے اور حب خداوندی میں مستغرق رہتے۔

اکثر ولی اللہ غاروں اور بیابانوں میں دنیا سے علیحدہ رہ کر یادالٰہی میں لگے رہتے ہیں مگر میرے حضرت مخلوق خدا میں رہ کر یاد خداوندی میں مشغول رہتے۔ آپ مخفی رموز و اسرار سے واقف تھے اور دنیا میں مصروف کار ہوتے ہوئے بھی تارک الدنیا تھے۔ آپ چاروں سلسلہائے تصوف سے فیض یافتہ تھے اور آپ نے ہر سلسلہ سے بے پناہ استفادہ کیا تھا۔

آپ کی وفات کے بعد مجھے (مؤلف) حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری قدس سرہ سے فیض ملا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی پوری نے میری تربیت میں بڑی شفقت سے کام لیا جس طرح یتیموں کی پرورش میں حصہ لیا جاتا ہے۔ آپ کو بھی چاروں سلسلوں میں سے حصہ ملا تھا۔ آپ "سیر فی اللہ" اور "سیر الی اللہ" اور "سیر عن اللہ" کے مقامات سے گزرتے ہوئے قرب خداوندی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ آپ نے فقر کے مقامات طے کرنے کے بعد مخلوق خدا کی طرف توجہ دی۔ اگرچہ آپ کا لقب ثانی تھا (یعنی میری تربیت میں بھی ثانی تھے) مگر لاثانی تھے اور اپنی مثال نہ رکھتے تھے۔

آپ قطب زمانہ تھے، مصدر فیض و کرم تھے۔ میں ان کے اوصاف بیان کرنے بیٹھوں تو زبان عاجز رہ جائے گی۔ اگر قلم سے لکھنے بیٹھوں تو قلم کا منہ ٹوٹ جائے گا۔

لکھاں دی گل اکو میں تھیں صفت نہ لکھی جاندی
باجھ شماراں وصف ولی دے دوست جان خداندی



قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین فیاض زماں، حضرت جناب مولانا و استاذنا عاشق رسول، حضرت پیر عبد الغفار شاہ صاحب کاشمیری قدس سرہ العزیز

آپ کشمیر سے لاہور تشریف لائے آپ کے آنے سے لاہور کے اہلسنت حضرات کو بے پناہ خوشی ہوئی۔ آپ ایک ممتاز دینی راہنما تھے اور اللہ کی راہ کی طرف راہنمائی فرمایا کرتے۔ آپ عابد زاہد تھے اور شب زندہ دار تھے۔ آپ ہزاروں دلوں میں نور ایمان بکھیرتے رہے۔ آپ کے چہرے پر فقر کا نور چمکتا تھا اور آپ "قادریہ سلسلہ" کے مہکتے پھول تھے۔ آپ کی روحانی خوشبوؤں نے "گلستان قادریہ" کو معطر کردیا تھا۔

آپ علم شریعت کے جید عالم تھے۔ طریقت میں شیخ کامل تھے۔ آپ کی محبت سے دلوں کی سیاہیاں دور ہو جایا کرتی تھیں آپ لوح قلوب پر نورانی بارشیں برسایا کرتے۔ آپ کی درسگاہ میں طلباء قرآن و حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کیا کرتے اور آپ کے دروازے اہل علم کے لیے ہمیشہ کھلے رہتے۔

آپ جس دن سے لاہور میں تشریف لائے ہیں، علم و فضل کی ندیاں بہنے لگیں اور لاہور شہر کی علمی دنیا میں ایک نیا رنگ ابھر آیا۔ آپ حنفی فقہ کی اتباع فرماتے۔ راسخ العقیدہ اور خلیق عالم دین تھے۔ آپ فنافی النبی کے مقام پر فائز تھے۔ آپ کا سینہ عشق رسول سے منور تھا۔ آپ ہزاروں درود پاک کے وظائف کو جاری کرتے اور شب و روز اسی کام میں مشغول رہتے۔ آپ دینی علوم کی اشاعت میں کوشاں رہے۔ آپ کے دارالعلوم

سے اہل علم شمعیں روشن کر کے نکلتے تھے۔ آپ دینی طلباء پر بے پناہ خرچ کرتے۔ آپ کے مدرسہ کی شہرت دور دور تک پہنچی اور دور و نزدیک سے طلباء آنے لگے۔ آپ کا لنگر عام جاری رہتا۔ دستر خواں وسیع تھا اور ہر آنے والا آپ کی تواضع سے لطف اندوز ہوتا۔ آپ نے درود پاک کے کئی مجموعے طبع کرا کے مفت تقسیم کیے اور دن رات کھلا خرچ کرتے رہتے۔

مست نگاہ تجن دے عشقوں لاندا چوٹ فقر دی
طور طریقہ چال شریعت ساری خیر بشر دی
نال نظر دے کنوں محبت جس دم چھاتی پاندے
تیرہ دل و نجاوے ساری اللہ نال ملاندے
دل جانوں شاگرد انہاندا عاجز ہے "حلوائی"
صاجزادہ اک حضرت دا اوہ بھی صالح بھائی

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات:

اے اللہ! اس حلوائی (مؤلف) پر نگاہ کرم فرما۔ اپنے فضل کی نظر فرما۔ میں نے اپنی ساری عمر خواب و غفلت میں گزار دی ہے۔ تیری نعمتیں کھائی ہیں اور تیرا شکر ادا کرنے میں ہمیشہ کوتاہی کی ہے۔ اگرچہ تو نے مجھے صحت سے نوازا' فرحت و راحت دی مگر میں ایک بدعمل مجرم کی طرح اپنی ساری کمائی کو ضائع کرتا رہا' جوانی گزر گئی' وقت ہاتھوں سے نکل گیا' افراط و تفریط میں زندگی ضائع کر دی' اب ندامت کی وجہ سے سر اٹھانے کے قابل نہیں ہوں۔ اگر تیری بخشش کے دریا سے ایک قطرہ مل

جائے تو میرے تمام گناہ خس و خاشاک کی طرح بہہ جائیں۔

اے اللہ میں نے تیرے حبیب کا اسم پاک اپنے نام کا وظیفہ بنالیا ہے۔ اس نام نامی کے صدقے اپنے "نبی بخش" کو بخش دے۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ میرے والدین نے میرا نام نبی بخش رکھا۔ مجھے میدان حشر میں تیرے نبی کی شفاعت کا سہارا ہے۔

"نبی بخش" نوں لکھ امیدوں پاک نبی بخشاوے
کہن جو ایہہ "حلوائی" ساڈا کاہنوں دوزخ جاوے

شفاء القلوب کا سبب تالیف: عاشقان رسول اکرم ﷺ نے محبت اور ذوق کے جذبات سے مالا مال ہو کر ہزاروں درودوں کے مجموعے لکھے ہیں اور انہیں پڑھتے رہتے ہیں۔ علمائے کرام نے عربی اور فارسی زبان میں درود پاک کے ہزاروں دفتر تیار کیے اور زیور طبع سے آراستہ کیے۔ یہ مختلف زبانوں عربی، فارسی اور اردو میں ہیں۔ عوام الناس جو ان زبانوں سے ناواقف تھے ان سے لطف اندوز نہ ہو سکے۔ میں نے ایسے ہی گراں قدر موتی اپنی زبان پنجابی میں جمع کر دیے ہیں تاکہ ان سے عام لوگ مستفید ہو سکیں۔

چونکہ اپنی زبان میں اس موضوع پر کوئی جامع اور مستند کتاب میری نظر سے نہیں گزری تھی اس لیے مجھے خیال پیدا ہوا کہ درود شریف اور صلوۃ وسلام کے فضائل پر ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جو اہل ذوق کا وظیفہ بنے۔ چنانچہ میں نے تفاسیر احادیث اور تاریخ کی مختلف کتابیں سامنے رکھیں اور علماء کرام کی کتابیں بھی زیر نگاہ رکھیں اور ان کے

مطالب کو زیر نظر اوراق میں سمو دیا۔ میں نے یہ کوشش کی ہے کہ مختصر الفاظ میں وسیع مطالب بیان کیے جائیں۔ چنانچہ ان کی صحت اور سند میں پوری تحقیق سے کام لیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اہل علم میری اس کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

میں نے درود پاک کے آداب' انہیں پڑھنے کے شرائط' پھر درود پاک کے فضائل' خواص اور فوائد بیان کرتے ہوئے اولیاء اللہ کے اذکار و بیان سے کتاب کو مزین کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں بعضے ایسے درودوں کا اضافہ کیا ہے جن سے دردمندوں اور مصیبت زدہ لوگوں کی حاجات پوری ہو سکیں۔ اس ضمن میں' میں نے معتبر روایات کو جمع کیا ہے۔ ہاں فضائل میں ضعیف روایات کو بھی بیان کرنے میں تامل نہیں کیا۔

میں نے کوشش کی ہے کہ کوئی وضعی حدیث یا ناقابل اعتبار روایت نہ لی جائے۔ اگرچہ اسمٰعیل دہلوی (وہابی) نے اپنی کتاب ”اصول فقہ“ میں لکھا ہے کہ ”فضائل کے معاملہ میں وضعی حدیث بھی قبول ہوتی ہے“۔ مگر میں وضعی احادیث کو اس لیے ناقابل بیان جانتا ہوں کہ تمام محدثین نے وضعی احادیث کو رد فرمایا ہے۔

مجھے امید ہے کہ اہل ایمان میری اس کتاب ”شفاء القلوب“ کو دل و جان سے مطالعہ میں رکھیں گے اور قرآن و احادیث سے لیے گئے فضائل درود کو حرز جان بنائیں گے۔ چونکہ میں نے اپنی کتاب کی بنیاد مستند اور معتبر کتابوں کے اقتباسات پر رکھی ہے۔ اندریں حالات کسی نقل کردہ روایت کے سلسلہ میں مؤلف کو مطعون نہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں

ایک بات ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ نجدی، وہابی اور ان کے بعد دیوبندی حضرات تعصب سے درود پاک کے بعض الفاظ کے پڑھنے پر اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے درود پاک پر اعتراض کرنے والے ایسے منکران کے جوابات پوری تفصیل سے اپنی تالیف تفسیر نبوی (پندرہ جلدوں) میں بیان کردیے ہیں۔

قارئین سے استدعا ہے کہ مؤلف (حلوائی) کے حق میں دعائے خیر کریں۔ اگر آپ نے میری اس تالیف سے متاثر ہو کر ایک بھی درود پاک کو اپنا وظیفہ بنالیا تو مجھے آپ کے درجات سے حصہ ملے گا۔ وصلی اللہ علی حبیبہ وبارک وسلم۔

قرآن پاک میں درود پاک کی تلقین:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجو! اور سلام بھیجو!"

یہ آیہ کریمہ پارہ چہارم "سورۂ احزاب" میں موجود ہے۔ یہ آیہ کریمہ ہجرت کے دو سال بعد شعبان کے مہینہ میں مدینہ پاک میں نازل ہوئی تھی، جس سے نبی کریم ﷺ کی شان وشوکت میں اضافہ ہوا۔ اس آیہ کریمہ کے نازل ہونے پر سرکار دو عالم ﷺ کے رخسار مبارک مسرت وانبساط سے سرخ ہوگئے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں اس وقت حضور کی بارگاہ میں موجود تھا۔ میں نے دریافت کیا، یارسول اللہ! آپ پر درود پاک

پڑھنے کا کیا طریقہ ہے۔ آپ نے مجھے **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ** تک پڑھ کر سنایا۔ ایک اور مقام پر آپ نے **اَللّٰھُمَّ بَارِکْ** کا اضافہ فرما کر نماز میں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ بخاری شریف، مسلم شریف اور تفسیر خازن میں اس روایت کو مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔

صحابہ کرام نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس آیہ کریمہ کا مطلب اور تفصیل دریافت کی تو آپ نے فرمایا اس میں ہزاروں خزانے مخفی ہیں۔ اس درود پاک کے پڑھنے سے اہل ایمان کے دل منور ہو جائیں گے۔ دونوں جہانوں میں بے پناہ ثواب حاصل ہوگا۔ میری شفاعت واجب ہو جائے گی اگر کوئی شخص خلوص و محبت سے ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت نازل فرمائے گا، اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے گھر میں دس برکات نازل فرمائے گا۔ وہ اہل نور سے ہوگا اور جنت اس کے لیے چشم براہ ہوگی۔ غرضیکہ یہ درود پڑھنے والے کو بے پناہ مخفی اسرار و رموز حاصل ہوں گے اور اس کو متواتر پڑھنے والا اپنے دل کو روشن کرتا جائے گا۔

حضور کے اسم گرامی سے پہلے سیدنا اور مولانا کا اضافہ: اگرچہ نماز کی عام کتابوں میں محض **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ** ہی لکھا ہوتا ہے۔ لیکن تشہد میں **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ** پڑھنا چاہیے۔ اگر منکران درود دلیل طلب کریں تو انہیں سورۃ آل عمران کی یہ آیت سنائیے۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔

ترجمہ: "ایک فرشتے نے حضرت زکریا کو ندا دی حالانکہ آپ اس وقت محراب میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشخبری دیتا ہے' وہ کلمہ کو سچا کرے گا' وہ سید ہے' گوشہ نشین ہے' نبی ہے اور صالح ہے۔

اس آیت کریمہ کی روشنی میں بجا طور پر درود و پاک کے ساتھ "سیدنا" کا لفظ بڑھانے کی دلیل ہے۔ اس دلیل کے باوجود بھی منکرین کہہ سکتے ہیں یہ بات تو صرف حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ مخصوص تھی مگر ان لوگوں کو لفظ "یٰسین" جو محض حضور کے لیے ہی مخصوص ہے' سامنے رکھنا چاہیے۔ اپنی تفاسیر سے ہٹ کر ہم وہابیوں کی "تفسیر محمدی" کا حوالہ دیتے ہیں جہاں یٰسین کا معنی سید بیان کیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا کہ میں سید اولاد آدم ہوں' لہٰذا حضور کی تکریم و تعظیم کے لیے سید کے لفظ کا اضافہ کیا جانا موزوں اور مقبول ہے۔ صاحب شامی نے لفظ سید کے اضافہ کو جائز قرار دیا ہے۔ بعض حضرات نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ اکثر کتابوں میں لفظ سید موجود نہیں ہے۔ ان کے جواب میں ہم یوں کہیں گے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے جو الفاظ کہے وہ لکھنے والے لکھتے رہے مگر پڑھتے وقت سیدنا کا لفظ ازراہ تکریم و تعظیم ضروری ہے۔ "دلائل الخیرات" میں بعض

مقامات پر سیدنا کے لفظ کو ترک کیا گیا ہے مگر یہ حضور کے الفاظ کی تکرار ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اسم گرامی کے ساتھ اپنی زبان مبارکہ سے لفظ سید کا اضافہ اس لیے نہیں کیا' مبادا یہ بات فخرو تکبر میں شمار ہو مگر ذات محمدی میں امت کے افراد کا سید کے لفظ کے ساتھ درود پاک پڑھنا فخریا تکبر کی علامت نہیں ہو گا بلکہ خلوص و محبت میں شمار ہو گا۔ حضور علیہ السلام فخریہ گفتگو اپنی زبان سے کبھی نہیں کرتے تھے مگر امت کے وہ افراد جو حضور کے ذکر کو فخرو مباہات سے بیان کرتے تھے حضور ان کی قدر فرماتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے ایک اور مقام پر فرمایا۔ **اَنَا سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ** میں سارے جہانوں کا سید و سردار ہوں۔

حاکم نے "مستدرک" میں اس بات پر زور دیا ہے کہ حضور اکرم کا ذکر عامیانہ الفاظ سے نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی آپ کو عام لفظوں میں پکارنا چاہیے۔ آپ نے قرآن پاک کی آیت کریمہ

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا۔

ترجمہ: "حضور اکرم کو ایسے الفاظ سے نہ پکارا کرو جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو"۔

شیخ عیاشی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں حضور کے نام نامی کے ساتھ سیدنا کے لفظ کا اضافہ کرنا رحمت خداوندی کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے جو لوگ سیدنا کے لفظ سے چڑتے ہیں یا عام الفاظ میں ذکر حبیب کرتے

ہیں ان کے عقیدے میں خامی ہے۔ بعض حضرات نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ اس آیت کریمہ میں درود پاک کا اکٹھا پڑھنا تو مناسب ہے مگر سلام پڑھنے کے متعلق کوئی حکم نہیں۔ ہم ان کی توجہ لفظ "**اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ**" کی طرف دلاتے ہیں۔ نماز کے دوران حضور کے ذکر کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر تصور کرنا چاہیے یا غائب۔ ہم اس کے جواب میں گزارش کریں گے کہ اسی آیت کریمہ میں لفظ **ک** اور پھر **ایھا النبی** پاتے ہیں۔ یہ الفاظ حاضر کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

محدثین نے ان الفاظ سے مراد حاضر ہی لی ہے۔ یہاں تک کہ منکرین حاضر و ناظر نواب صدیق حسن خان آف بھوپال "مسک الختام شرح بلوغ المرام" میں وضاحت کرتے ہیں کہ نماز کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات میں حاضر ہیں۔ شیخ عبدالحق، شیخ نور الحق، شیخ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ منکرین حاضر و ناظر عام طور پر ایک بڑی مضحکہ خیز دلیل پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شب معراج کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو **السلام علیک ایھا النبی** کہہ کر خطاب فرمایا تھا۔ اس لیے اگر ہم لوگ بھی انہیں الفاظ میں مخاطب کریں گے تو شرک ہو جائے گا۔ یہ عجیب بات ہے۔ نماز میں سورۃ فاتحہ بھی تو خدا کا خطاب ہے۔ اس کو نمازی لوگ ادا کرتے ہیں۔ انہیں مشرک کیوں نہیں کہا جاتا۔ دراصل منکران درود شرک و بدعت کے سارے تقاضے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں پورے کرتے ہیں۔

قرآن پاک نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور پھر تمام

مسلمانوں کے لیے بھی لفظ صلوۃ کا استعمال کیا ہے۔ اس میں حضور اور عام لوگوں کے لیے صلوۃ میں کیا فرق ہے۔ اس سلسلہ میں یاد رہے کہ عربی لغت میں صلوۃ کے کئی معنی بیان کیے گئے ہیں۔ ہر معنی کا ایک موقع و محل ہوتا ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پاک کی طرف صلوۃ کی نسبت کرتا ہے تو اس کا مطلب عظمت و رفعت بیان کرنا ہے۔ مگر جب یہ لفظ امت کی طرف منسوب ہوگا تو اس سے مراد مغفرت اور بخشش ہے۔ اس بات پر اجماع امت ہے کہ حضور کی ذات پر درود پاک سے مراد عظمت و رفعت ہے۔ مگر امت کے لیے ان کے گناہوں کی بخشش ہے۔ منعم کا انعام منعم علیہ کی شان کے مطابق ہوتا ہے۔

صلوۃ کے معانی: عربی زبان میں "صلوۃ" کے لفظ کو مختلف معنوں میں استعمال میں لایا گیا ہے۔ **صل** کے معنی عظیم کے ہیں، جس سے مراد یہ ہے اے اللہ اپنے نبی کریم کی عظمت اور شان و شوکت کو دوبالا کر دے۔ "مقام محمود" میں آپ کی عزت و عظمت کو بلند و بالا فرما۔ مگر یہی لفظ جب امت کے لیے استعمال ہو تو اس سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ امت کو بخشش سے نوازا جائے۔ حضور کے لیے عظمت و راحت کی دعا ہے لیکن بندوں کے لیے مغفرت اور بخشش کا ذریعہ ہے۔ **اللھم صل** کا معنی یہ ہے 'اے اللہ! حضور کی شان کو بلند فرما۔ آپ کے شرف و منزلت کو بلند فرما۔ اللہ کے درود (صلوۃ) سے حضور نبی کریم کے مدارج بلند ہوتے ہیں اور آپ کی تعظیم و تکریم میں اضافہ ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں **وتعظموہ وتوقروہ** اسی عظمت و توقیر کی سربلندی کی نشان دہی ہے۔ فرشتوں کا درود (صلوۃ) بھی یہی ہے کہ وہ

بارگاہ رب العزت میں شان نبی پاک میں اضافہ کی تمنا کرتے ہیں۔ اہل ایمان کی طرف سے درود (صلوۃ) سے مقصد یہ ہے کہ حضور کے طفیل امت پر بخششیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ گیارہویں پارے میں صلوۃ الرسول کا لفظ آیا ہے۔ اس سے مراد دعا ہے۔ **علیھم صلوۃ من ربھم** سے مراد بخشش و مغفرت خداوندی ہے۔ **صلیت علیھم الملئکہ** میں جب فرشتے درود پڑھتے ہیں تو وہ مومنوں کے لیے دعا مغفرت مانگتے ہیں۔ بعض مقامات پر صلوۃ کا لفظ ذکر کے معنی سے بھی بیان کیا گیا ہے۔

احادیث میں بعض مقامات پر "صلوۃ" کے لفظ کو نماز کے معنی سے استعمال کیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں صلوۃ کے معنی عبادت گاہ بھی آیا ہے۔ سورہ حج میں بیع و صلوۃ کے لفظ کو ہر بدنی طاعت کے معنی میں لیا گیا ہے۔ ان معانی کی روشنی میں اگر لفظ صلوۃ کے ہر معنی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لیے جائیں تو سخت تناقص واقعہ ہوگا۔

حضور کے متعلق صلوۃ کا لفظ بخشش اور مغفرت کے معنوں میں نہیں آ سکتا۔ کیونکہ حضور کی ذات بخشش اور مغفرت کی محتاج نہیں۔ ایسے ہی صلوۃ کا لفظ جہاں دعا کے معنوں میں استعمال ہوا ہے وہاں بھی نبی کریم سے منسوب نہیں ہوگا کیونکہ امتی کی دعا اور نبی پاک کی دعا میں کوئی موازنہ نہیں ہے۔ ہم التجاؤں اور دعاؤں کے محتاج ہیں۔ حضور دعاؤں کا مرکز اور منبع ہیں۔ حضور کی دعا غیروں کی دعا کی طرح نہیں۔ حضور دعا فرمائیں تو قلم قضا کی لکھی چیزیں بدل جائیں۔ حضور دعا فرمائیں تو حقیقت کے دروازے کھل جائیں۔ حضور دعا فرمائیں تو آسمانوں کی بلائیں ٹل

جائیں، مگر ہماری دعا قبول و رد کے درمیان ہے۔ ہماری دعا ہماری عاجزی، بے کسی اور دردمندی کی علامت ہے۔ ہم لوگ **اللھم صَلِّ علی محمد** کہہ کر اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ اے اللہ تو اپنے حبیب پر درود بھیج۔ حالانکہ حکم ہمیں دیا گیا ہے کہ ہم حضور پرنور پر درود پاک بھیجیں۔ اس شبہ کے ازالہ کے لیے مندرجہ ذیل نکتے ذہن نشین کرنا ضروری ہیں۔

ہم پچھلے صفحات میں لکھ آئے ہیں کہ **صلوا** کے ایک معنیٰ **ادعوا** بھی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں **صلوا** کا معنیٰ دعا ہے۔ **لَآ اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ** (تیری تعریف کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا) اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم پر "فضل اللہ علیک عظیما"۔ بہت بڑا فضل فرمایا ہے۔ حضور اکرم پر اپنے فضل سے لوگوں کو غنی بنانے کی قابلیت دی اور قرآن نے بتایا ہے کہ **اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ**۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ہی غنا عطا فرماتے ہیں۔ مگر فضل اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات میں محو فرما لیا ہے۔ اللہ کا فعل نبی کا فعل بن جاتا ہے اور نبی کا فعل اللہ اپنا فعل بتاتا ہے۔ **وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ** (جب آپ نے پتھر مارے تھے آپ نے نہیں مارے تھے میں نے مارے تھے) **یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ**۔ اسی مطلب کی وضاحت فرماتی ہے۔

چونکہ اللہ کی ذات بے عیب اور مطہر ہے اس نے نبی پاک کی ذات والاصفات کو بھی بے عیب اور مطہر بنا دیا اب بے عیب کو درود پہنچانے کے لیے ایک بے عیب ذات کی ضرورت ہے۔ ہم گناہگار، سیاہ کار لوگ

حضور کی بارگاہ بے عیب میں درود پہنچانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مطہر و بے عیب کا سہارا تلاش کرتے ہیں۔ ہم اس کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے اللہ تو ہر نقص و عیب سے مبرا اور پاک ہے' تو ہی اپنے حبیب کی ذات پر درود بھیج۔

ہم یہاں کے عام حالات کے پیش نظر ایک عقلی دلیل دینا چاہتے ہیں۔ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں محکمہ ڈاک کے ذریعہ اپنے عزیزوں کو خطوط' پارسل اور بلٹیاں روانہ کرتے رہتے ہیں۔ اگر بھیجنے والا مکتوب الیہ کا صحیح پتہ لکھے گا تو ڈاک صحیح طور پر اپنے مقام اور پتہ پر پہنچ جائے گی۔ یہ دنیا کی عام چیزیں کسی پہنچانے والے کی مدد کے بغیر صحیح مقام پر نہیں پہنچ پاتیں تو اللہ تعالیٰ کی جناب کے یہ تحفے بھی کسی نظام اور قدرت کے محتاج ہیں۔ انہیں مکتوب الیہ تک پہنچانے کا ایک طریق کار اور سلیقہ ہے۔

ہم ایصال ثواب کے لیے عام طور پر یہی الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ اے اللہ اس کلام و طعام کا ثواب فلاں فلاں کو عطا فرما۔ جب یہ عام چیز ہم اللہ کی معرفت کرتے ہیں تو درود پاک جیسی اعلیٰ اور خصوصی نعمت اللہ تعالیٰ کی امداد سے پیش کرنے میں کیا قباحت ہے۔

تسلیما اور سلم کی تشریح: حضرت ابن عبد السلام رحمتہ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ **وَسَلِّمُوْا** کے بعد **تَسْلِيْمًا** کا لفظ صرف سلام پر زور دینے کے لیے ہے لیکن امام قسطلانی اور ابن الحاج زبیدی رحمتہ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ یہ لفظ تعظیما" بیان کیا گیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما" پڑھنے سے فضیلت مصطفیٰ کا اظہار ہے۔

"مجلی الاسرار" میں ایک لطیف نکتہ اٹھایا گیا ہے کہ سلام کے ساتھ

تسلیما" تو بیان کیا گیا ہے مگر **صلوا** کے ساتھ صلوۃ کا تکرار نہیں آیا۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ خداوند تعالیٰ کے حضور عام لوگوں کی طرح سلام پیش نہیں کرنا چاہیے۔ اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کا منفرد اور مؤدب طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ حضور نبی کریم کو السلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر سلام عرض کرنا چاہیے۔ اور **لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ** کی روشنی میں حضور کی بارگاہ میں عام لوگوں کی طرح سلام پیش نہیں کرنا چاہیے۔

بعض حضرات سوال اٹھاتے ہیں کہ **ان** کا تحقیقی لفظ صلوۃ کے ساتھ تو آیا ہے مگر سلام کے ساتھ نہیں آیا۔ اس کے جواب میں ہم گزارش کریں گے کہ بارگاہ رسول میں دو تحفے یعنی صلوۃ (درود) اور سلام پیش کرنا ہیں۔ درود خصوصی تحفہ ہے اور سلام عمومی۔ خصوصی کے ساتھ **ان** کا لفظ لگایا گیا ہے۔ پھر درود کا تحفہ تو اللہ کا تحفہ بھی ہے مگر سلام کا تحفہ صرف مخلوق خدا کی طرف سے ہے۔

کیا درود و سلام بیک وقت پیش کیے جائیں؟: علماء کرام کے ایک طبقہ کی رائے ہے کہ سلام اور درود کو علیحدہ علیحدہ پیش کرنا مکروہ ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی آیت کریمہ میں صلوۃ و سلام کا حکم دیا ہے اس لیے علیحدہ علیحدہ پیش کرنا مکروہ ہے۔ مگر ایک طبقہ کہتا ہے کہ دونوں علیحدہ علیحدہ پیش کیے جائیں ان کی دلیل یہ ہے کہ کسی نے حضور سے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کو درود کیسے بھیجوں۔ آپ ﷺ نے اسے صرف درود پاک پڑھنے کی تعلیم دی۔ اس نے پھر دریافت کیا" یا رسول اللہ سلام کیسے پیش کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم تشہد میں جو پڑھتے

ہو اس دلیل کو امام غزالی اور ابن صباح تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک اور شخص سے دلیل دی ہے کہ مجھے لاکھوں حدیثیں یاد ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے مگر وہاں صرف درود ہی ہے، سلام نہیں۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اکثر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر درود ہی پیش کیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں مجھے حضور نے دریافت کیا حمزہ تم مکمل درود نہیں بھیجتے۔ حضرت حمزہ فرماتے ہیں اس دن کے بعد میں حضور کی جو حدیث بیان کرتا صلوۃ وسلام کے ساتھ بیان کرتا۔

ابن حجر ہیتمی رحمتہ اللہ علیہ اور دوسرے علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ درود و سلام اکٹھا پیش کرنا چاہیے مگر ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ہیتمی کی دلیل پر بہت سے اعتراضات کیے ہیں ان کے ہاں قرآن و حدیث کی روشنی میں علیحدہ علیحدہ پیش کرنے میں کوئی قباحت و کراہت نہیں۔ لیکن مستحب طریقہ یہی ہے کہ حضور کی بارگاہ بے کس پناہ میں درود و سلام دونوں پیش کیے جائیں یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے صرف صلی اللہ علیہ نہ پڑھے۔

تنبیہہ! بعض حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ "ﷺ" یا صلعم کا مخفف لفظ لکھ دیتے ہیں۔ یہ کوتاہی اور غفلت خلاف ادب ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ صرف "ﷺ" لکھنا ایک بہت بڑی نیکی سے محروم رہنا ہے۔ حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص حضور کے نام کے ساتھ سلام کا لفظ نہیں لگاتا وہ ایک بہت بڑی نیکی سے محروم رہتا ہے۔

کیا درود و سلام ایک ہی چیز ہے؟: بعض حضرات کا خیال ہے درود و سلام ایک ہی چیز ہے ہم ان کے خیالات کے خلاف یہ دلیل پیش کرتے ہیں **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ** اور **صَلٰوۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ رَحْمَۃٌ** دونوں علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ اگر یہ ایک ہی چیز ہوتی تو علیحدہ علیحدہ ذکر نہ آتا۔ ان کے معانی بھی علیحدہ علیحدہ بیان کیے گئے ہیں۔ حضور کے صحابہ سلام سے واقف تھے۔ پھر آپ صلوۃ سے سوال نہ کرتے۔ تشہد میں سلام کا اظہار بھی علیحدہ علیحدہ ہونے کی دلیل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعاء رحمت کا جواز: حضور نبی کریم کے لیے دعاء رحمت کرنا ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ حضرت ابن عبد البر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور کے لیے دعا رحمت جائز نہیں جس طرح محمد رحمتہ اللہ علیہ لکھنا جائز نہیں مانا گیا۔ حضرت امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اپنے نظریات کے حق میں دلیل دیتے ہیں کہ ہم جس طرح ایک دوسرے کو بلاتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں نہیں پکارنا چاہیے۔ حضور نے **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ** جو فرمایا ہے وہ امت کی تعلیم کے لیے ہے اور اس میں حضور کی تواضع پائی جاتی ہے۔ حضرت امام نووی اور صیلانی رحمتہ اللہ علیہما نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رحمت بھیجنے سے منع فرمایا ہے۔

بعض حضرات **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ** کو دلیل بنا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کا اطلاق جائز قرار دیتے ہیں۔ امام قسطلانی (ابن حجر) امام مہدی سے قاضی عیاض نے رحمت کا اطلاق جائز قرار دیا ہے۔ امام قرطبی نے "مفہم" میں اور امام فاسی نے

"شرح" میں جمہور کا مذہب بیان کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا ہے۔

درود شریف میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا ذکر: درود پاک میں **كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ** میں حضرت خلیل اللہ کا ذکر آیا ہے اور درود پاک میں موسیٰ علیہ السلام یا دوسرے انبیاء کا ذکر کیوں نہیں آیا۔ اس کے جواب میں اہل محبت نے بڑے لطیف اشارے فرمائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے جلال کی تجلی ڈالی تھی۔ قرآن پاک میں "**فَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا**" بیان کیا گیا ہے۔ وہ جلوہ ذات الٰہی سے بے ہوش ہو کر گر پڑے مگر خلیل اللہ پر اللہ تعالیٰ کے خاص جمال کی تجلی پڑی تھی اور یہ تجلی حب اور خلت پر مشتمل تھی۔ اس تجلی سے خلیل اللہ کا رتبہ بہت بلند ہوا۔ اسی طرح اس نسبت جمالی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت میں اضافہ ہوا۔ دونوں انبیاء بلند مقام پر فائز ہیں۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان خلیل اللہ سے بہت بلند ہوئی۔ آل محمد اور آل خلیل اپنے اپنے مقام پر نہایت بلند رتبہ رکھتی ہیں۔ "شفاء" اور "مواہب اللدنیا" میں لکھا ہے کہ آل محمد، آل خلیل سے بہر حال بلند رتبہ ہے۔

ساڈا صدر نشین رسولاں لائق ہے وڈیایاں
درجے اندر سب تھیں موہرے چمکاں نوروں لایاں

کیا حضور ﷺ کے علاوہ دوسروں پر درود بھیجنا روا ہے؟:

درود کی دو قسمیں ہیں ایک درود خاص اور ایک عام۔ خاص درود تو انبیاء کے لیے مختص ہے۔ انبیاء کرام کی ثناء و تعظیم تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔ صاحب "مواہب الدنیہ" نے ایسے درود پاک کو انبیاء

کے لیے مختص قرار دیا ہے۔ غیر نبی کے لیے اللہ کی رحمت ہی درود خداوندی ہے۔ دوسرے انبیاء کے علاوہ سید المرسلین جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا اخص الخاص ہے، جس سے آپ کی عزت و عظمت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ اب اصطلاحی طور پر ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ "صلوۃ" تو انبیاء کے لیے ہے اور رحمت غیر انبیاء کے لیے۔

یہاں ایک نکتہ ملاحظہ فرمائیں۔ **اَللّٰهُمَّ** کا لغوی معنی یا اللہ ہے جس میں ندا پائی جاتی ہے لیکن اس میں میم کے معانی محمد ہیں۔ اس طرح اللہ کے ذکر کے ساتھ محمد کا ذکر اپنے آپ کیا جا رہا ہے۔ **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ** قرآن کی شہادت ہے۔

شان رسول اللہ دی ساڈیاں سمجھاں وچہ نہ آوے
باجھ خدا دے صفت نبی دی کہڑا آکھ سناوے

درود شریف میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے تشبیہ میں حکمت:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امام المرسلین تھے۔ مگر ان کے درود میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کی تشبیہ میں اہل ایمان نے بہت سی حکمتیں بیان کی ہیں۔ یاد رہے کہ درود پاک میں بھی وہی مراتب ملحوظ خاطر ہیں جو انبیاء کرام کی قدر و شان میں ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درود ان کی اپنی شان و رفعت تک ہوگا۔ مگر سیدنا محمد رسول اللہ کا سلام ان کے اپنے بلند رتبہ تک پڑھا جائے گا۔ **كَمَا صَلَّيْتَ** میں کاف تشبیہ سے درجہ دیا جائے گا یہاں درود میں تشبیہ شمار نہیں کرنا چاہیے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح خلیل اللہ پر درود سارے جہاں میں مشہور ہوا، اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار دانگ عالم

میں درود پاک پڑھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے خلیل کی شان کے مطابق درود کو عام کیا، اسی طرح اپنے حبیب کے رتبہ کے مطابق درود کو شہرت دی جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی مقام ابراہیم کی بلندی کا اعتراف کیا جانے لگا۔ اسی طرح حضور کی آل حضرت خلیل اللہ (ماسوائے حضرت اسمٰعیل کے جو مقام نبوت پر فائز تھے) کی آل سے بلند مرتبت تھے۔ اہل ذوق کے لیے ایک فارسی نظم پیش کی جاتی ہے۔

نعمتے عظمیٰ بست در عالم اگحو
بس درود آمد علی خیر البشر
از درودش چیست بہتر درجہان
تابتو مشغول گروانیم جاں
گرز عصیاں کردہ نامہ سیاہ
زیر داماں نبی می جو پناہ
غوطہ زن در بحر صلواۃ رسول
تاشود حب رسول اللہ حصول
درودش و رہماندی در گناہ و در فساد
خواں رویش پاک گردی زی رشاد
از درودش رحمت حق آیدش
در دو عالم دستگیرت آیدت
در درود آمد رضائے مصطفیٰ
چوں شد او راضی شدہ راضی خدا

گر ہمی خواہی تو از نارو عذاب
زود میکن با درویش اقتراب
از درودش حل مشکلہا شود
زنگ عصیاں دور از دانا شود
قاضی الحاجات کشاف الکروب
معدن الحسنات و ماحی الذنوب
راحت الارواح فیاض القلوب
مزکی الارجاس ستار العیوب
چشم بکشاد بہ بیں اسرارہا
در درودش بے عذر بسیارہا
با صمیم القلب عجل بالصلوٰہ
والسلام علی النبی حصل نجاف
گر دریں دنیا نیابی ہادیے
کے شود منجی زبر بر بادئے
خویش را گم ساز در ورد درود
رحمت حق تاکند بر تو ورود
بر ذکر محبوب مردن بہتر است
زیستن با یاد جاناں بہتر است
زرکند مس را ذکر خیر الوریٰ
خاک زیں اکسیر گردد بے بہا
یارسول اللہ نظر کن، یک نظر

تانہ "حلوائی" بماند در حذر
زیر دامانت پناہم در حشر
این گدا را بخش یا خیر البشر
یارسول اللہ عمرنا قد مضی
فی الکبائر کالجبال المنتہی
انظر احوالی واسمع سیدی
نجنی منہا اغثنی خذیدی
یارسول اللہ یا خیر الوریٰ
کن بہ لطفک شافعا یوم الجزیٰ
استعینک فی مہمات الامور
واعف عنی ما صنعت فی النشور

سورۃ آل عمران میں **وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ** --- سے **مِنَ الشّٰهِدِيْنَ** تک حضور سرور دو عالم کی شان اور قدر و منزلت کا اعتراف کرلیا گیا ہے۔ آپ تمام رسولوں کے امام اور آسمان نبوت کے چمکتے ہوئے ماہتاب ہیں جبکہ دوسرے انبیاء کی حیثیت آسمانوں کے تاروں کی سی ہے۔

"سورۃ نور" میں **مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ** کہہ کر اللہ کے نور سے تشبیہ دی گئی ہے۔ حالانکہ اللہ کا نور مشکوۃ کی تشبیہ سے کہیں بلند ہے۔ یہ تشبیہات محض انسانی عقل کو سمجھانے کے لیے دی جاتی ہیں۔ **اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ** (ہم نے آپ کی طرف

ایسے ہی وحی کی جیسے حضرت نوح کی طرف کی تھی) اور **اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ** (تم بھی ایسا ہی احسان کرو جس طرح اللہ احسان کرتا ہے) یہ تمام تشبیہات عین ذاتہ نہیں ہوتیں صرف وہ کیفیت بیان کرکے تفہیم و تعلیم مقصود ہوتی ہے۔ درود پاک میں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درود میں تشبیہ الٰہی کی کیفیت کو بیان کرنا ہے۔

قیامت کے دن مظلومین کے لیے اعمال صالحہ: بعض ایسے اعمال صالح ہیں جو قیامت کے دن مظلوموں کو نہیں دیے جائیں گے جیسے بیمار پرسی کا ثواب' روزہ داروں کا ثواب' مومن کے حق میں دعا کا اجر' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ثواب' اللہ کی محبت اور درود پاک کا ثواب' یہ وہ سات جزائیں ہیں جو مظلومین کو نہیں دیے جائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن ہر مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دلائی جائیں گی۔ کسی ظالم نے ایک غریب بے بس انسان کو گالیاں دیں' ناحق مارا' ظلم سے مال دبالیا' دغا کیا' دکھ دیا' ناحق بدنام کیا' ان تمام چیزوں کے بدلے ظالم سے نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی۔ مگر مندرجہ بالا سات نیکیاں ایسے اوقات میں بھی نہیں چھینی جا سکیں گی۔ جب ظالم کے پاس میدان حشر میں کوئی نیکی نہیں رہے گی' تو مظلوم کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اپنے ظلم کا بدلہ لے۔ اس طرح ایک ظالم میدان حشر میں ایک مفلس انسان دکھائی دے گا جس کے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا۔

ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والا نہ تو مفلس ہوگا نہ اس کا ثواب کسی مظلوم کو منتقل کیا جائے گا۔

درود شریف نہ مفلس کردا بلکہ غنی بناوے
جس ویلے کجھ رہے نہ پلے کم تدوں ایہہ آوے

درود کا عمل ہر طرح مقبول ہے: ابو شیخ علی کی روایت سنن بیہقی میں بیان کی گئی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بتایا کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن وبشر کی وہ دعائیں جو درود کے بغیر پیش کی جاتی ہیں محجوب رہتی ہیں۔ لہٰذا دعا سے اول و آخر درود پڑھنا نہ بھولیے۔ وہ دعا جس میں درود شریف نہ ہو معلق رہتی ہے۔

حضرت ابو سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دعا کے اول و آخر درود ہوتا ہے وہ جناب الٰہی میں مقبول ہوتی ہے۔ دنیا میں دوسرے نیک اعمال خواہ قبول بارگاہ الٰہی ہوں یا نہ ہوں مگر درود پاک ایک ایسی چیز ہے جو ہر حالت میں مقبول بارگاہ ہوتی ہے۔ قاضی عیاض نے کتاب "الشفاء" میں لکھا ہے **اَلدُّعَا بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ لَا یُرَدُّ** (دونوں نمازوں کے درمیان کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی) اِس موضوع پر بہت سی احادیث بیان کی گئی ہیں، جسے ہم یہاں طوالت کے خوف سے بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

ایک عارف کی کہانی: ایک عارف باللہ نے بتایا کہ میں نماز کے دوران ایک بار درود پاک پڑھنا بھول گیا۔ خواب میں مجھے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے پوچھا تم نماز میں مجھے درود بھیجنا بھول گئے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں ثناء الٰہی میں محویت کی وجہ سے درود بھول گیا تھا۔ آپ نے فرمایا تم جانتے نہیں! اللہ تعالیٰ کی کوئی ثناء اس وقت تک مقبول بارگاہ نہیں ہوتی جب تک درود پاک شامل نہ کر لیا جائے۔ اگر کسی شخص کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں

رہنے کا حکم ہو تو اسے بھی درود پاک کی برکات فائدہ پہنچاتی ہیں۔

ابی لہب خدا اور رسول خدا کا بدترین دشمن تھا مگر پیر کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور وہ اپنی انگلی چوستا ہے تو اس سے پانی کی ٹھنڈک حاصل کرلیتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خبر سنی تو خوشی سے جھوم اٹھا اور خوشخبری سنانے والی لونڈی کو آزاد کردیا۔ جس انگلی کے اشارے سے اس نے لونڈی کو آزادی بخشی، اس انگلی سے دوزخ میں بھی راحت ملتی ہے۔

جاں خوشی ولادت سرور پاروں قطعی کافر تائیں
ایڈ آرام ملے پھر مومن پڑھے درود سدائیں!

اِذَا كَانَ هٰذَا كَافِرًا جَاءَ ذَمُّهٗ وَتَبَّتْ يَدَاهُ وَفِي الْجَحِيْمِ مُخَلَّدًا

وہ کافر تھا جس کی مذمت قرآن میں آئی ہے۔ تبت یدا کی سزا کے بعد ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

اَتٰى اَنَّهٗ فِي يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ دَائِمًا يُخَفَّفُ عَنْهُ لِلسُّرُوْرِ بِاَحْمَدَا

اسے پیر کے روز عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔۔ یہ تخفیف حضور کے یوم ولادت پر اظہار مسرت ہے۔

فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِيْ عَاشَ عُمْرَهٗ بِاَحْمَدَ مَسْرُوْرًا وَّمَاتَ مُوَحِّدًا

اس انسان کے بارے میں کیا شک رہ جاتا ہے۔ جس نے اپنی ساری زندگی محبت رسول میں گزاردی اور توحید پر جان دی۔

حضور کی اتباع کے بغیر انبیاء، صحابہ یا آل رسول پر درود کی کیفیت:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کو چھوڑ کر دوسرے انبیاء پر درود پڑھنا جائز نہیں مگر جمہور علماء کرام کے عقیدے میں ایسا بھی جائز ہے۔ امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے اس اجماع کو نقل فرمایا ہے۔

میں نے اپنے مشائخ کرام سے "الشفاء" قاضی عیاض کے حوالے سے سنا ہے کہ حضور علیہ السلام کو چھوڑ کر صرف دوسرے انبیاء پر درود پڑھنا جائز نہیں۔ حضرت ابن عباس نے ابن شیبہ سے روایت کی ہے کہ حضور کے بغیر دوسرے انبیاء پر درود پڑھنا منع ہے۔ اس روایت کی سند کو بیہقی میں صحیح لکھا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت سفیان ثوری کی روایت کے مطابق حضور کے بغیر دوسرے انبیاءؑ پر درود پڑھنا جائز قرار نہیں دیا۔

ان دو بزرگوں نے حضور کے نام سے علیحدہ دوسرے انبیاء پر درود کو مکروہ قرار دیا ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے پھر دوسرے انبیاء پر بھیجا جائے۔ مگر دوسرے انبیاء پر علیحدہ علیحدہ پڑھنا مناسب نہیں ہے۔ اسی طرح شیعوں کی طرح حضور کو چھوڑ کر حضرت علی پر درود پڑھنا بھی جائز نہیں۔ وہ جب "صلوۃ بر آل محمد" کا نعرہ لگاتے ہیں تو آل محمد کے ساتھ حضور کے اسم گرامی کو نظرانداز کر جاتے ہیں۔

پڑھو درود میرے تے جد کد تسیں نبی فرمایا!
تا دوجیاں نبیاں تے بھی بھیجو جیوں تشہد وچہ آیا
سبھی آل اتے اصحاباں موmناں حضرت نال پڑھیوے
حب انہاندی حب نبی دی پاروں کل مینیوے

قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی پاواں
نہ ہور سوال کراں میں بن حب خویشاں تے آشناواں

نبی کریم کی آل ،معنوی ،حقیقی ،صدری اور نسبی: اگرچہ حدیث کی روشنی میں ہر متقی حضور کی آل ہے مگر قرآن پاک میں حضور کی مختلف آل کا ذکر آیا ہے۔ "نسبی آل" وہ حقیقی اولاد ہے جو صلب سے ہو مگر اس کے لیے بھی حضور کا تابعدار ہونا ضروری ہے۔ قرآن نے آل عمران، آل فرعون اور آل موسیٰ کے الفاظ استعمال کیے ہیں مگر ہر جگہ یہی معنی لیا جاتا ہے کہ تابعدار آل ہو۔ "حصن حصین" میں صل علی المومنین و المومنات لکھا ہے، جس سے مراد یہ ہے کہ مومن مرد اور عورت سب پر درود پاک ہو۔ اگر مومن حضور کی آل میں شامل نہ ہوتا تو اس پر درود نہ پڑھا جاتا۔ **اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ** تم میں صاحب تکریم وہ ہے جو اللہ کے نزدیک متقی ہو۔ کسی نبی کی نسبی اولاد وہی صحیح مانی جائے گی جو ایمان رکھتی ہو۔ ہاں اگر بعد از ایمان متقی بھی ہو تو اسے دوہرا شرف حاصل ہوگا اور وہ بلا اختلاف پاکیزہ اولاد شمار ہوگی۔ اگر شیعہ رافضی سید کہلائے تو اسے سید یا آل رسول نہیں ماننا چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی کافر دعویٰ کرے کہ میں سید ہوں تو وہ بھی سید یا آل نبی نہیں کہلا سکتا۔

قرآن پاک میں حضرت نوح کے سگے بیٹے کے متعلق اعلان کیا گیا کہ یہ آپ کی آل میں سے نہیں ہے۔ سید خواہ بخارا سے آکر بخاری کہلائے لیکن اگر وہ شیعہ یا رافضی ہو کر حضور کے صحابہ سے بغض پالتا ہے تو آل نبی نہیں کہلا سکتا۔ شیعہ کو سید ماننا بھی ایمان کی کمزوری ہے۔ سنی سید خواہ جاہل ہو مگر وہ آل نبی کہلانے کا حقدار ہے کیونکہ وہ دین مصطفیٰ پر ایمان

رکھتا ہے۔ ان دنوں عام لوگ رافضیوں اور شیعوں کو بھی سید مان کر گمراہ ہو رہے ہیں۔ جس اولاد نبی پر مستقل درود پاک پڑھنے کا حکم ہے۔ **ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ** اور **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ اَبِیْ وَ اُمِّیْ** احادیث میں وارد ہے۔ اس ضمن میں علماء کرام کے چار اقوال ہیں' ایک طبقہ تو منع کرتا ہے' ایک مکروہ بتاتا ہے' ایک جائز کہتا ہے اور ایک بہتر بتاتا ہے۔ امام نووی نے "اذکار" میں لکھا ہے کہ اکثر علماء کے نزدیک یہ مکروہ تنزیہی ہے۔ محض آل محمد پر درود پڑھنا رافضیوں کا شعار بن گیا ہے۔ وہ عام طور پر اماموں پر درود پڑھتے ہیں۔ رافضیوں کے شعار کو اپنانے کے بجائے ان سے اختلاف کرنا ضروری ہے۔

ان شیعوں اور رافضیوں کے ساتھ ان پاکیزہ معاملات میں موافقت کرنا بھی درست نہیں۔ نبیوں کے علاوہ درود پاک کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ **صَلِّ عَلَیْھِمْ** اور **یُصَلِّیْ عَلَیْھِمْ** کے الفاظ میں صل کے معنی درود نہیں بلکہ بخشش ہے۔ ملائیکہ کا مومنوں پر درود بھی بخشش اور مغفرت کے معنی پر آتا ہے۔ صلوت الرسول صلوۃ بمعنی دعا کے ہے۔ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تشہد میں رسول اکرم پر درود پڑھنا فرض ہے اگر کوئی شخص ترک کرتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مگر امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب میں تشہد میں درود پڑھنا فرض نہیں ہے۔

امام اعظم اسی پر فتویٰ دیتے ہیں:

یا اھل البیت رسول اللہ ان حبکم فرض من اللہ فی القران انزلہ ○

"اے اہل بیت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے قرآن میں یہ بات فرض کردی گئی ہے کہ حضور پر اور اہل بیت پر درود پڑھا جائے"۔

یکفیکم من عظیم المجد انکم-- من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ

اس بزرگی کے باوجود یہ بات یاد رکھیں کہ بغیر درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

درود سننے والے کا جواب: بعض ایسے مقامات ہیں جہاں سامع درود پاک کا جواب نہیں دے سکتا۔ ان حالات اور مقامات پر درود شریف پڑھنا منع ہے۔ جہاں قرآن پڑھا جائے، خطبہ پڑھا جائے، اذان کہی جائے، اقامت کہی جائے، جماع کے وقت، بول و براز کے وقت، اگر کسی غلطی یا بھول سے ایسے مقامات پر درود شریف پڑھ لیا جائے تو پڑھنے والے کو چاہیے اتنی بار پاک صاف ہو کر درود پڑھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام امام یا مقتدی سے سنے تو صلی اللہ علیہ وسلم کہنے میں کوئی باک نہیں۔ ہر مجلس میں حضور کا اسم گرامی لینا اور پھر اس پر درود شریف کا اضافہ باعث رحمت و ثواب ہے۔

درود شریف ماثورہ و غیرہ ماثورہ: وہ درود جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیے تھے۔ یا تابعین اور تبع تابعین کے ذریعہ ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ وہ تو بلا اختلاف پڑھنے ضروری ہیں البتہ وہ درود پاک جو بعد میں عاشقان رسول نے اپنے ذوق و خلوص سے ترتیب دیے ہیں۔ اس پر بعض حضرات گفتگو کرتے

ہیں۔ ہمارے خیال میں ایسے درود کا پڑھنا بھی بے حد مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے "صلوا علیہ" فرما کر درود مطلق ہر قسم کے درود کو اپنے محبوب کی ذات کے لیے روا رکھا اور کسی قسم کے درود کے پڑھنے پر پابندی عائد نہیں کی اور نہ ہی حضور نے کسی قسم کے درود سے ممانعت فرمائی ہے۔ آج تک منکرین درود ایسی ایک آیت یا حدیث پیش نہیں کر سکے۔ عاشقان رسول کے ترتیب دیے ہوئے درود بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوئے ہیں۔ "صلوا علیہ" میں عام درود پڑھنے کی اجازت ہے۔ کسی دلیل کے بغیر بعض درودوں پر پابندی لگانا بخل کی علامت ہے۔ دراصل ایسا درود پاک جس میں ندا "یایا" موجود ہو نجدی اور وہابی نظریات رکھنے والوں کو ناگوار گزرتا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ حدیث سے ایسے درود کا جواز نکال دیں۔ پھر دیکھا جائے گا' علم حدیث کی چھ کتابیں (صحاح ستہ) بلا اختلاف موجود ہیں۔ ان کے علاوہ احادیث کے سینکڑوں مجموعے آج تک چھپ چکے ہیں مگر سب میں حضور صلی اللہ علیک وسلم پر درود موجود ہے اور اس سے بڑھ کر حدیث سے کیا دلیل لائی جا سکتی ہے۔

حاضر کا خطاب تشہد میں جاری کردہ درود میں پایا جاتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ میں صیغہ حاضر ہی پایا جاتا ہے۔ صحیح احادیث سے اسے پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ ضریر کی حدیث میں یا محمد کا لفظ بھی موجود ہے۔ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ ○ تو سرکار دوعالم نے مصائب کے وقت سکھایا ہے کہ اللہ کے بندوں سے یوں مدد مانگا کرو اور انہیں اس طرح پکارا کرو۔ صاحب "حصن حصین" اور دوسرے محدثین نے ایسے درود پاک کو بار بار نقل فرمایا ہے۔

بعض حضرات سوال کرتے ہیں کہ قال قال رسول اللہ کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کا درود احادیث کی کتابوں میں کہیں نہیں لکھا جاتا۔ دوسرے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود ابراہیمی خود پڑھا ہے تو حضور کے عمل کو چھوڑ کر محدثین کو کیوں اہمیت دی جائے۔ ہم اس سلسلہ میں گزارش کریں گے چونکہ سارے محدثین ایسے درود پاک پڑھنے پر متفق تھے اور ان کا آج تک اسی بات پر اجماع ہے' تو اجماعی مسئلہ قابل قبول ہے۔ اس اجماع کے خلاف جو جواب معاندین کا ہوگا' وہی ہمارا ہوگا۔ "صلی اللہ علیک" سے منع کرنے والے احادیث کو بیان کرنے والوں کے عمل کو کس طرح جھٹلا سکتے ہیں۔

بعض نجدی اور وہابی علماء بھی حرف ندائے سے کہا گیا درود شریف پڑھنا ثواب خیال کرتے ہیں۔ نواب صدیق حسن خان' حافظ محمد لکھوی اور نور محمد سب کے سب نداوالا درود پاک ادا کرتے رہے ہیں۔ مولوی وحید الزماں جو نجدیوں کے عصر حاضر کے مورث مانے جاتے ہیں وہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ ایسا درود پڑھنا چاہیے۔ ان کے شاگردوں کو خدا معلوم "ندائی درود شریف" سے کیوں چڑ ہے؟

حضور کو درود پاک کیسے پہنچتا ہے؟: بعض درودوں میں عاشقان رسول نے بارش کے قطروں' صحرا کے ذروں کی تعداد یا ہر ذرے اور قطرے کے بدلے ایک ایک لاکھ بار درود پیش کرنے کو معمول بنایا ہے۔ بعض نے روئے زمین پر ریت کے ذروں یا آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر درود بھیجنے کی التجا کی ہے۔ ہر ہر حرف کے بدلے لاکھ لاکھ بار درود کا ثواب بھیجنے کا کہا ہے۔ اس تعداد میں درود بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفَ

اَلْفِ مَرَّۃٍ پڑھنا درست ہے اس قسم کا درود یا اس سے دس لاکھ بار بھی درود شریف حضور کی بارگاہ میں پہنچایا جاتا ہے۔ "حصن حصین" میں اس مسئلہ پر پوری پوری روشنی ڈالی گئی ہے کہ جتنے اعداد میں درود پاک پیش کیا جائے گا' وہ حضور کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

حضرت جویریہ کے نزدیک سے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے وقت گزرے۔ حضرت جویریہ اس وقت مسجد میں تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ حضور نے دیکھا کہ چاشت کے وقت تک اس وظیفہ کو ادا کر رہی ہیں۔ آپ نے پوچھا' تم اس وقت سے اب تک پڑھ رہی ہو۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا اگر تم یہ تین جملے اپنے وظیفے کے ساتھ ادا کر لیا کرو تو ان کا ثواب تین بار پڑھنے اتنا ہو گا جتنا دوسرے وظیفہ کو لگاتار پڑھنے سے ہے۔

یہ حدیث "حصن حصین" میں موجود ہے کہ جتنی تعداد درود میں ہوں۔ اتنا ثواب ضرور ملتا ہے یہ حدیث مسلم شریف' نسائی اور ابی شیبہ نے بھی بیان کی ہے۔ ایک بار حضور نے ایک ایسی عورت کو دیکھا جو چار ہزار کنکریاں سامنے رکھے ہوئے درود پڑھ رہی تھی۔ حضور نے دیکھ کر فرمایا اگر تم چاہو تو اس سے بہت آسان اور افضل طریقہ بتا دوں۔ اس نے کہا بڑی خوشی ہو گی۔ آپ نے سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سے لے کر ذَالِکَ تک پڑھنا بتایا اور یہ مسئلہ صحیح حدیث سے ثابت ہوا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْاءَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْاءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا

اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ. مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْئٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ كُلِّ شَيْئٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَالِكَ ○

ایک دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ آپ کو دیکھا کہ کھجور کی چار ہزار گٹھلیاں سامنے رکھے کچھ پڑھ رہی تھیں۔ حضور نے فرمایا میں نے کھڑے کھڑے تمہاری اتنی تعداد سے زیادہ تعداد کے کلمات پڑھ لیے ہیں۔ حضرت صفیہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے الفاظ مجھے بھی سکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِ پڑھا کرو۔ یہ چار ہزار بار تسبیح سے کئی گنا زیادہ ہوگا۔ یہ حدیث "حصن حصین" اور "طبرانی" میں موجود ہے۔ اسی طرح حضرت امام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور ابن حبان' حاکم' طبرانی میں یہ احادیث موجود ہیں۔

ترقی تعداد کے لیے ایک اور لطیف نکتہ: موجودہ زمانے میں دس روپے کا نوٹ ایک حقیر کاغذ کا پرزہ ہے۔ مگر ایک پرزہ دس روپے کا حامل ہے اور دینے والے کو دس روپے دلواتا ہے۔ ایسے ہی پانچ سو والا نوٹ ایک کاغذ پر موجود ہے مگر نوٹ والے کو پانچ سو روپے دلاتا ہے۔ اگر کاغذ کا وزن کیا جائے تو اتنی تعداد جو اس پر لکھی گئی ہے پوری نہیں ہو سکے گی۔ الفاظ سے ایک سو ایک ہزار لکھنے سے ایک سو اور ایک ہزار روپے مل جاتے ہیں۔ اگر کاغذ کی تعداد کے برعکس اس تعداد کی تحریر کے برابر روپے مل جاتے ہیں تو درود شریف کے بارے میں شک و شبہ پیدا کرنا محض غیر عقلی رویہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ پڑھا جائے تو صرف ایک بار درود ہو گا۔ مگر صلی اللہ علیہ "عدد خلقہ" سے مراد اللہ کی تمام مخلوق کی تعداد کے برابر ہو گا۔ جس طرح الفاظ تو چار ہوتے ہیں مگر چار ہزار کی تعداد کا اظہار کر لیتے ہیں۔ اسی طرح درود پاک کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ حنفی فقہ میں ایک ہی لفظ میں تین طلاق کہہ دیا جائے تو تین عدد طلاق واقعہ ہو جاتی ہے۔ جس شخص نے اپنی ساری عمر ضائع کر دی، ساری راتیں قیام سے خالی گزار دیں، ساری عمر روزے نہ رکھ سکا، وہ بھی اگر درود پاک "عدد خلقہ" پڑھ لے تو اس کا بے حد و حساب ثواب ملے گا۔

یاد رہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجنا، زندگی بھر کی تمام نیکیوں سے زائد ثواب کا حامل ہے۔ ہمیں اپنی ہمت اور استعداد کے مطابق درود پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مرضی اور وسعت بخشش کے پیش نظر اس کا ثواب عطا کرے گا۔ ہم لوگ انسان ہیں ہماری وسعت عددی بھی محدود ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی وسعت عددی لامحدود اور بے حساب ہے۔ اس طرح اس کی طرف سے ثواب اور بخشش بھی لاتعداد اور بے حساب ہو گی۔ **بعدد کل ذرۃ** بھی ایک تعداد حد ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے علم میں لاتعداد ہے۔ جس کا علم اس کی ذات کو ہے وہ اپنے محبوب کو اس تعداد کے مطابق ہی درود پہنچائے گا۔ انسان اپنی محدود قوتوں سے اتنی طلب نہیں کر سکتا ورنہ اللہ سبحانہ کے خزانے لاتعداد نعمتوں اور رحمتوں سے بھرے پڑے ہیں۔

بندے منگدے تھکن تے او دیندا تھکدا ناہیں
بھرے خزانے دائم رہندے کم ہوندا کجھ ناہیں

کیا حضور اعمال کا اجر پاتے ہیں؟: حضرت ابن کعب کی ایک روایت

"مجلی الاسرار" کے صفحہ ۴۵ میں فرمایا الظاہر اِنَّ الْحَدِیْث قَادِحٌ کَمَا قَالَ الشَّیْخُ الطِّیِّبُ وَ ذَالِکَ لِاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکَعْبٍ مَا شِئْتَ اِنِّیْ اَجْعَلُ لِیْ مَا شِئْتَ وَ مَعْنَاہُ اُقْصُدُ بِالثَّوَابِ فَاَصَلٰوتُکَ لِیْ مَا شِئْتَ وَلَوْ اَنَّ فِیْ ذَالِکَ لَو الادب لَاَرْشَدَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی تَرْکِہٖ) حضرت کعب رضی اللہ عنہ ایک دن حضور کی بارگاہ میں عرض پرداز ہوئے۔ یارسول اللہ! میں آپ پر کتنا درود پڑھا کروں۔ حضور نے فرمایا جتنی تمہاری مرضی ہو پڑھا کرو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی' یارسول اللہ رات کا چوتھا حصہ پڑھ لیا کروں۔ آپ نے فرمایا جتنا تیری مرضی ہو پڑھ لیا کرو لیکن اگر زیادہ پڑھ لیا کرو تو بہتر ہے۔

حضرت کعب نے کہا یارسول اللہ میں نصف رات درود پاک میں گزار لیا کروں اور نصف رات دعاؤں میں گزار لوں۔ حضور نے فرمایا یہ بات بھی ٹھیک ہے لیکن درود اور پڑھ لیا کرو تو زیادہ بہتر ہے۔ حضرت کعب کہنے لگے یارسول اللہ میری مرضی تو یہ ہے کہ ہر وقت آپ کی ذات پر درود پڑھتا رہا کروں۔ آپ نے فرمایا اب تم دنیا کے غموں سے آزاد ہوگئے ایک طرف تمہیں کوئی غم نہیں ستائے گا' دوسری طرف تمام گناہوں سے نجات پا جاؤ گے۔ اس حدیث میں اس عاشق رسول صحابی نے حضور کو درود پیش کرنے کی تعداد یا مقدار کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے تعداد میں اضافہ کرنے کی کھلی اجازت دی۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بارگاہ رسالت میں درود پاک کی مقدار اور تعداد بڑھ چڑھ کر

پیش کرنی چاہیے۔

حضرت شاذلی کا خواب: حضرت شاذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں'
میں نے ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔
میں نے دریافت کیا یارسول اللہ آپ پر کس قدر درود پڑھا کروں **فَکَمْ اَجْعَلُ صَلٰوَاتِیْ** (میں آپ پر کتنا درود پاک بھیجوں) آپ نے فرمایا مجھے بڑھ چڑھ کر ہدیہ پیش کیا کرو۔ اچھے اعمال کا مجھے ہدیہ پہنچتا ہے اور صوفیاء کے مذہب کے اندر درود پاک سے بڑھ کر کوئی اچھا عمل اور ہدیہ نہیں ہے۔ لہٰذا بارگاہ نبوت میں درود پاک سے بڑھ کر کوئی اچھا عمل نہیں ہے اس لیے بارگاہ نبوت میں درود پاک پیش کرنا بہترین ہدیہ ہے۔

اس نیکی دا اجر حساب نہ ہرگز پایا جاوے
نال اخلاص جو ہدیہ بھیجے کدوں خالی ہتھ آوے

ابوالمواہب تیونسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک رات حضور پاک کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھ سے دریافت کیا تم ایک لاکھ انسانوں کو بخشانا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا تم نے ایک لاکھ بار درود پڑھا ہے اس کے اجر میں ایک لاکھ انسانوں کی بخشش کرا سکتے ہو۔

حضرت ابن موفق نے حج کر کے اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ کیا۔ حضور نے خواب میں فرمایا: تمہاری یہ نیکی قابل قبول ہے۔ حج کا ثواب تمہاری ساری زندگی کی نیکیوں کے لیے کافی ہے۔
میں قیامت کے دن تمہارا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا۔
کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں حضور خود داخل جنت

فرمائیں۔ بعض لوگ نیک اعمال کا ثواب پہنچانا بے ادبی خیال کرتے ہیں۔ ان کا یہ خیال غلط ہے۔ اگرچہ ہمارے ناقص اعمال کی حضور کی بارگاہ میں کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن حضور کی عادت کریمہ ہے کہ جو بھی ہدیہ پیش کیا جائے' خواہ قیمتی ہو یا حقیر' آپ قبول فرمالیا کرتے ہیں۔ دنیا میں لوگ بادشاہوں کی خدمت میں تحفے لے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان بادشاہوں کو ان تحفوں کی ضرورت نہیں ہوتی مگر اسے رد نہیں کرتے۔ یہ تحفے خلوص و محبت کی علامت ہوتے ہیں۔ بادشاہ انہیں قبول کرلیا کرتے ہیں۔ ہمارے ناقص اعمال جب بارگاہ رسالت میں پہنچتے ہیں تو وہ بلند و کامل ہو جاتے ہیں۔ ہدیہ بھیجنے والے کی حیثیت نہیں دیکھی جاتی اور نہ اس کے تحفے کی قدر و قیمت کو جانا جاتا ہے۔ ہدیہ دینے والے کے خلوص و محبت کی قدر ہوتی ہے خواہ ایسا تحفہ ناقص ہی کیوں نہ ہو مگر ہدیہ قبول کرنے والے کی نگاہ اسے بلند رتبہ دے دیتی ہے۔ ایک ناقص تحفہ پر جب سید الابرار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ التفات پڑ گئی تو وہ پاک' گراں قدر اور لطیف ہو جاتا ہے۔

هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ: احسان کی جزا تو احسان قبول کرنے والے کے منصب کے مطابق ہوتی ہے۔ ایسے درود پاک کا تحفہ جب بارگاہ نبوت میں پیش کیا جاتا ہے تو اس کا ثواب و اجر آپ ہی عطا فرماتے ہیں۔ اس لیے ہمیں ہر قسم کی عبادت کا ثواب بارگاہ نبوت میں پیش کرنا چاہیے۔ ایسی عبادات حضور کی نگاہ میں پہنچ کر نورانی شکل اختیار کرلیتی ہیں۔ اگرچہ تحفہ بھیجنے والا یہ محسوس کرے کہ میرا تحفہ ناقص' ناچیز اور حقیر ہے یہ حضور کی جناب کے لائق نہیں ہے اگر وہ یہ محسوس کرے

کہ یہ تحفہ بہت اچھا ہے اور اعلیٰ ہے' اس احساس کو اہل حقیقت نے خالی از خطرہ قرار نہیں دیا۔ تحفہ بھیجتے وقت انکسار' عاجزی اور خلوص کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر حضور کی نظر کرم نے قبول فرمالیا تو اپنا ستارہ چمک اٹھا۔

یاد رہے ہمارے تحفوں سے حضور کی قدر و قیمت میں اضافہ نہیں ہوتا اور نہ ہی حضور کو ہمارے ان تحائف کی ضرورت ہے۔ یہ تو قبولیت ہمارے بے پناہ فائدے کا ذریعہ ہے۔ اس خلوص و محبت کی بدولت اللہ کا قرب ملتا ہے۔ حضور کی شفقت حاصل ہوتی ہے۔ اگرچہ درود کے اضافہ سے حضور کو راحت پہنچتی ہے' روحانی نفع ہوتا ہے' مگر ہمیں یہ خیال کرنا کہ یہ ہماری کوششوں سے حاصل ہوا ہے بے ادبی ہے۔ حضور کو ایسے نفع کی محتاجی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی اطاعت کو آپ کی عظمت اور محبت کی علامت قرار دیا ہے۔

حضور علیہ السلام نے **رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا** کی دعا فرمائی۔ **اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ** کی دعا فرمائی اور دوسری وہ دعائیں' جو قرآن و حدیث نے بیان فرمائی ہیں' اس سے حضور کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی بلکہ یہ حضور کی امت کے لیے تعظیم و تفہیم کا ذریعہ ہے۔

اے برادر بے نہایت درگاہ است
ہرچہ بروئے می بری برروئے ماست

بدنصیب لوگ جو حضور کا اسم گرامی سن کر درود پاک نہیں پڑھتے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ: جس نے میرا ذکر سن کر درود پاک نہیں پڑھا' اس نے زیادتی کی) مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اور مجھ پر درود نہیں پڑھتا۔ فَقَدْ جَفَانِیْ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

درود و سلام تمام عبادات سے افضل ہے:

حضرت عبداللہ تستری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا تمام تر عبادتوں سے افضل ہے۔ انہوں نے دلیل یہ دی ہے کہ تمام عبادات کا حکم اللہ تعالیٰ نے خود دیا ہے مگر ان عبادات میں اپنے بندوں کے ساتھ وہ خود شریک نہیں ہوا۔ درود پاک ایک ایسا فعل ہے جس میں اللہ تعالیٰ بذات خود اس میں شریک ہے اور فرشتوں اور انسانوں سے مل کر یہ درود پڑھتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ میں یُصَلُّوْنَ مضارع کا صیغہ ہے جس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ درود شریف پڑھنے کا عمل دائمی ہے اور وہ اپنے حبیب کا ذکر ہمیشہ کرتا ہے جس کا ذکر اللہ کی ذات خود کرے اس کے مرتبہ اور شان سے کون مل سکتا ہے۔ جو شخص درود پاک پڑھتا ہے اسے فرشتوں کا ہم زبان بنایا گیا ہے۔ پھر ایک جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ جس سے تشبیہ دی جائے وہ اس میں سے ہوتا ہے۔ یہاں تو فرشتوں کے ساتھ اشتراک عمل ہے۔ اندریں حالات جو لوگ درود و سلام پڑھتے ہیں وہ اللہ کی بارگاہ کے مقبول ہوتے ہیں۔ ایسے حضرات میں ملائیکہ کے

فضائل پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں' پھر جسموں اور روحوں پر اثر انداز ہونا شروع ہوتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہیں میدان حشر میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ نوری فرشتوں نے ہاروت وماروت کی عبرتناک سزا کو دیکھا تو کانپنے لگے۔ شیطان کی تباہی پر نظر ڈالی تو عالم جبروت میں تہلکہ مچ گیا۔ اس دن سے فرشتوں نے حضور پر درود کے وظیفہ کو اپنے لیے لازم کر لیا تاکہ اس کی برکات سے جلال خداوندی کی نگاہوں سے بچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب پر درود بھیجنا اس بات کی بھی دلیل ہے کہ آپ تمام انبیاء سے افضل و برتر ہیں۔ **مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرُ ذِکْرُہٗ** (جسے کسی چیز سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے) حضور کی حدیث ہے اگر کوئی شخص اللہ کے حبیب کو یاد کرتا ہے تو اللہ کی ذات اس بندے پر بہت خوش ہوتی ہے۔ درود پاک سے دو تعلق قائم ہوتے ہیں۔ ایک تعلق تو درود والے سے ایک تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ درود سے حضور کے درجات بلند ہوتے ہیں اور پڑھنے والے پر اللہ کی خوشنودی نازل ہوتی ہے۔ درود کے علاوہ دوسرے وظیفوں کی قبولیت کی کئی شرطیں ہیں جب تک یہ شرطیں پوری نہ کر لی جائیں وظیفہ قبول نہیں ہوتا۔ صرف درود پاک ایک ایسی چیز ہے جو ہر صورت میں بارگاہ الٰہی میں قبول ہوتی ہے۔

درود پاک کی قبولیت کی ایک مثال: ایک جلیل القدر بادشاہ اپنے وزیر کی عزت بڑھانے کے لیے تمام رعایا کو حکم دیتا ہے کہ میرے وزیر کی عزت کیا کرو۔ بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں لوگ اس وزیر کا بے حد احترام

کرنے لگے ہوں تو بھی عزت افزائی کی ایک مثال ہے مگر وہی بادشاہ بذات خود اپنے وزیر کا احترام کرے اور پھر رعایا کو بھی احترام کا حکم دے اس صورت میں وزیر کی عزت بے پناہ ہوگی۔

درود و سلام پڑھنے کا حکم دینے سے پہلے اللہ کی ذات کریم خود بھی اپنے حبیب پر درود پڑھتی ہے اور اپنے بندوں کو بھی تاکیدی حکم دیتی ہے اگر کوئی محض حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود نہیں پڑھتا تو اس کے لیے سرزنش ہے۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بزرگان طریقت نے فرمایا ہے کہ اگر ایک سالک راہ طریقت' راہ سلوک میں قدم رکھنا چاہے تو اسے درود پاک سے آغاز کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنی منزل مقصود تک آسانی سے پہنچ جائے' اسے درود شریف کے علاوہ وردوں پر کم بھروسہ کرنا چاہیے۔

حضور نبی کریم تک رسائی کا یہی ایک ذریعہ ہے اور اسی وسیلے سے اللہ تعالیٰ تک رسائی ہو سکتی ہے۔ حضور کے وسیلہ سے ہی اللہ کی پہچان ہوئی ہے۔ نبی اللہ کی دلیل ہے' یاد رہے دل اخلاص اور فیضان الٰہی کا مقام ہے۔ اگر یہی دل غیر اللہ اور غیر رسول کے ذکر میں مشغول ہوگا تو ہوا و ہوس کا نشانہ بن جائے گا۔ اگر اللہ کو چھوڑ کر خواہشات دنیا کے پیچھے لگے تو نفس کے احکام پر چلے گا اور وہ برائیوں اور سیاہ کاریوں میں ملوث ہوتا

جائے گا۔ جن امور سے شریعت نے منع فرمایا ہے انہیں کا ارتکاب کرے گا۔ اس کے وجود میں بخل، تکبر، حسد اور عجب جیسے عیب پیدا ہونے لگیں گے۔ وہ شر و فساد کی طرف بڑھنے لگے گا۔ زنا جیسے جرائم کے ارتکاب سے بھی نہیں رکے گا۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف وہ بڑھتا رہے گا۔ ان جرائم اور گناہوں کی موجودگی میں نئے نئے گناہوں کی طرف رغبت ہونے لگے گی، خواہشات نفسانی کا تابع ہو تا جائے گا۔ سرکش نفس کی راہنمائی میں تمام برائیاں مباح جاننے لگے گا۔

اگر کوئی شخص اسے نصیحت کرے گا تو اسے قبول کرنے کو تیار نہ ہو گا۔ لہٰذا جن کاموں میں نفس پلید کی خوشی ہو اسے ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ ورنہ گمراہی کے گڑھے میں لا پھینکے گا۔ ہزاروں مکر و فریب کر کے نفس ہی انسان کو حرام کی طرف کھینچتا رہتا ہے۔ ایک عارف نے فرمایا کہ "نفس ایک منہ زور گھوڑا ہے جسے خاص ماہر سوار ہی لگام ڈال سکتا ہے"۔ اس کافر نفس کی اتباع کے بجائے اسلامی راہوں پر چلنے کی کوشش کریں تاکہ منزل مقصود تک رسائی ہو سکے۔ سیاہ کالی راتوں میں اگر روشنی کی رمق دکھائی دے تو اسی میں چہرۂ محبوب نظر آئے گا۔ ان ظلمات میں نوری مشعل لے کر آگے بڑھنا پڑتا ہے جن کے پاس اکسیر ہوتی ہے وہ خاک کو بھی سونا بنا دیتے ہیں۔ اسے گمراہی کے بجائے فلاح و کامیابی کی راہیں نصیب ہوتی ہیں اور نورانی ملائکہ میں نام لکھا جاتا ہے۔ وہ ہادی جو ان اندھیروں میں مشعل مہیا کرے گا، جس سے تمام سالکوں اور طالبوں کو روشنی میسر ہوئی ہے وہ دل کی صفائی کرتا ہے اور تمام رزائل اور بری چیزوں کو نکال دیتا ہے۔ وہ محبت کا مقام پیدا کرتا ہے ایسا ہادی مرشد دل کے

باغ میں خوشبو سے بھرے پودے لگا دیتا ہے۔ مسند عجز بچھ جاتی ہے جہاں حسن و جمال کی جلوہ گری ہوتی ہے ایسا مقام ہی محبوب کے قیام کے لیے موزوں ہے۔ محبوب ہی تخت قلب پر بیٹھ کر حکمرانی کر سکتا ہے۔ "الصلوۃ علی نور" درود پاک نور کی مشعل ہے۔ **اَلصَّلَوَاتُ طَهَارَتُ الْقُلُوْب** درود پاک ہی دل کی طہارت کا ذریعہ ہے۔ درود سے دل کی سیاہیاں دھل جاتی ہیں اور درود سے ہی دل میں روشنی آتی ہے۔ درود سے ہی گناہوں کی آلائشیں ختم ہوتی ہیں اور درود ہی وہ اکسیر ہے جو لوہے کو سونا بنا دیتا ہے۔

مرشد حقانی کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مرید صادق کو پہلے درود پاک کا نسخہ دے حضور کا ذکر مرید کے تن من میں جاری کرا دے۔ مرید کے دل میں حضور کی محبت کے گلستان آباد کرے۔ درود کے ذریعے حضور کی محبت کو بیدار کرے اور صفات حمیدہ پیدا کرتا جائے۔ طالب کو حضور کی محبت سے ہی مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ حضور پر درود پاک کی کثرت کے بغیر نہ دل کی صفائی ہوتی ہے اور نہ محبت پیدا ہوتی ہے۔ **من احب شیا اکثر ذکرۃ** جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

سالک کے لیے فقر کی شرع میں ذکر محبوب لازم ہے۔ ذکر خداوندی بھی ذکر محبوب کے ساتھ زندہ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا ذکر اپنے نام کے ساتھ جاری رکھا ہے۔

رب کہیا محبوبا تیرا ذکر کرے جے کوئی
تینوں' یاد کرن ہے بیشک یاد اساڈی ہوئی
اے محبوب پیارے جس نوں حب تسا دی ہوئی

نال میرے اوہ عین محبت غیر نہ سمجھے کوئی

ایک سوال اور اس کا جواب: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تو پہلے سے ہی تمام کمالات کے مالک ہیں۔ **وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى** (بہت جلدی ہی اللہ تعالیٰ آپ کو وہ چیز عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے) ایک اور جگہ پر **اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ** (ہم نے آپ کو حوض کوثر اور کثرت خیر عطا فرما دیے ہیں) یہ آیات قرآنی ثابت کرتی ہیں کہ اب حضور کو کسی مزید کمال یا مراتب کی ضرورت نہیں پھر حضور پر درود پڑھنا، فرشتوں کا درود و سلام بھیجنا اور پھر اللہ تعالیٰ کا درود پڑھنا کیا معنی رکھتا ہے؟

اس سوال کا ایک جواب تو ہم ایسے لوگوں کو جو درود نہیں پڑھنا چاہتے یہ دیں گے کہ

اندر کمال احمد مرسل چہ کم بود
بوجہل گر ز جہل نگوید درود داد

دوسرے حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ درود پاک سے حضور علیہ السلام کی عزت اور عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس اعتراف عظمت پر ہم گناہگاروں کو بے حد و حساب اجر مل جاتا ہے۔ جس طرح اللہ جل جلالہ کی ذات کریم اپنے ذکر اور تسبیح کی محتاج نہیں لیکن ذکر الٰہی کرنے والوں کو قرب الٰہی کا انعام تو ضرور حاصل ہوتا ہے، ہمارے درود پاک کی بھی بارگاہ رسالت میں محتاجی نہیں ہے لیکن اس ذریعہ سے ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی

رحمت کی دعا طلب کی جاتی ہے اسی طرح بارگاہ رسالت میں عجز اور تواضع ہمارے اخلاص کی علامت ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے تمام بلند و بالا اوصاف کے باوجود عبودیت کی صفت بہت پسند تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب کی صفت عبودیت کو بہت پسند فرمایا ہے۔ **سُبۡحَانَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ** پھر **اَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوۡحٰی** ۝ تمام انبیاء کرام کو کئی اوصاف سے نوازا گیا مگر ہر ایک پیغمبر کو صفت عبدیت میں نرالی شان نظر آتی تھی۔

مقام عبودیت پر پہنچ کر عبد کی حقیقت ختم ہونے لگتی ہے اور وہ اپنی خودی اپنی ذات کو مٹا کر ذات باری میں گم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی ہستی کو فنا کر کے اللہ کی ذات میں محو ہوتا ہے۔ اسے مشاہدہ الٰہی کے بغیر کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اپنی ہستی کو بالکل فانی کرنے کے بعد اللہ کی قربت اور اس کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنی شفقت سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جاہ و جلال کے سامنے انسان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس لیے ایک عبد کے لیے دعویٰ کرنا بے معنی سی بات ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہر لمحہ وہ عجز و انکساری کو اپنائے' اپنی عبدیت کا اقرار کر کے اللہ تعالیٰ سے ہر حاجت طلب کرے۔ اس کے خیال میں اللہ کے بغیر کسی دوسرے کا خیال نہ ہو۔ اس مقام پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی شان کو بڑھاتا ہے۔ اس کے کاموں کو اپنا کام کہہ کر یاد کرتا ہے۔ اپنے غلاموں کو مختار بنا دیتا ہے۔

کائنات خداوندی میں جو چاہے کرتا ہے اور اس کے تصوف میں سیاہ و

سفید دے دیا جاتا ہے۔ وہ بندہ جو اپنی جان کو اپنی جان نہ جانے **وَلَآ اَمْلِکُ نَفْسِیْ** (میں تو اپنے آپ کا بھی مالک نہیں ہوں) اس کا مقام اور ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے **لَآ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ** (مجھے اپنی جان اور اپنی بھلائی کے علاوہ کسی پر اختیار نہیں) فرما کر اپنا مقام اور رتبہ بتایا تھا۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی جان عزیز کی ملکیت کو بھی اللہ کی ملکیت ظاہر فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف اپنی جان اور اپنے بھائی کی جان کو اپنا بتایا' باقی ساری چیزوں کو اللہ کے سپرد کر دیا بس یہی ایک لطیف نکتہ ہے جہاں درجات کا تعین ہوتا ہے۔ مقام عبودیت میں دونوں کی شان کے مراتب بھی ایسے ہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ** (آج ہم نے آپ کا دین مکمل فرما دیا) کی بشارت دی۔ پھر سابقہ انبیاء کے اوصاف بھی آپ کی ذات میں جمع فرما دیے۔ پھر حضور نے ان تمام ہدایت یافتہ اور ہدایت دہندہ انبیاء کی تصدیق و تائید بھی فرمائی۔ اس طرح آپ تمام انبیاء کے اوصاف و سلوک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کے مقام پر پہنچے اور ربوبیت کے تمام الطاف آپ پر مکمل ہوتے گئے۔ شب معراج کو وجود حقیقی نے کمال ہدایت کا انعام بخشا۔ "قاب قوسین" اور "او ادنیٰ" کا قرب عنایت فرمایا۔ **اَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی** کے انعامات حاصل ہوئے پھر **اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ** (ہم نے آپ پر اپنی نعمت پوری کر دی) کا تاج حاصل ہوا۔

ان انعامات خداوندی کی تفصیل ایک اور حدیث میں بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن تمام انبیاء نفسی نفسی پکاریں گے اور حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کے منہ سے امتی امتی نکلے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نے اپنے نفس کو فنا کر کے اپنے آپ کو محبت الٰہی میں محو کر لیا تھا۔ نعمت خداوندی تو ہر پیغمبر پر وارد ہوئی مگر اللہ کی نعمت کا جو حصہ بچا تھا اس کی تکمیل محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کی گئی۔ حضور نے فرمایا انبیاء سابقین کے سامنے میری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص محل بنائے، محل مکمل ہونے کے بعد لوگوں کو اجازت عام دے دی جائے کہ اسے دیکھیں اور اس میں کوئی کمی ہو تو آگاہ کریں اسی محل میں ایک اینٹ کا خلا موجود پایا جس سے تکمیل محل ہو جاتی تھی۔ یاد رہے وہ اینٹ میری ذات ہے میرے آنے سے قصر نبوت مکمل ہو گیا۔

یاد رہے کہ نفس مر جانے کے بعد فنا فی اللہ کا جو مقام حاصل ہوتا ہے وہ کامل عبدیت کا ہوتا ہے۔ کامل عبدیت حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ پورے اختیار سونپ دیتا ہے۔ پھر اس انعام کے علاوہ اپنے تمام فرشتوں کے ساتھ اپنے اس (عبدہ) خاص بندے پر درود شریف پہنچاتا ہے۔ پھر اہل ایمان کو بھی حکم دیتا ہے کہ وہ بھی اس کے محبوب (عبدہ) پر درود بھیجیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے مقام محمود (احادیث صحیح میں وارد ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولادت کے وقت، معراج کی رات، رحلت کے وقت، عالم برزخ میں، حشر میں، قیامت میں اور پھر مقام محمود پر اپنی امت کی مغفرت کی دعائیں کیں۔ سبحان اللہ وصل علی حبیبہ!) مانگا کرو۔ یہ وہ مقام ہے جہاں سے حضور شفاعت فرمائیں گے۔ اس دعا میں راز یہ ہے کہ حضور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی قسم کی دعا اللہ تعالیٰ کو بڑی پسند

آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور کے امتیوں کی دعاؤں سے اپنے محبوب کے درجات بلند کرتا جاتا ہے۔ دوسری طرف دعا قبول کرنے والوں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ جس طرح حضور پر یہ فرض ہے کہ وہ اللہ کے لیے دعوت اسلام عام کریں' اسی طرح اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے ہر امتی پر فرض ہے کہ وہ حضور کی بارگاہ میں ہدیہ درود بھیجے۔ جس پیغمبر نے اپنی امت مرحومہ کی خاطر بے پناہ تکالیف برداشت کیں وہ امت کے ناتواں اور ضعیفوں کے لیے ہمیشہ اللہ کا فضل طلب فرماتے رہے ہے۔ ان پر جتنا درود پڑھ جائے حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اگر میں گلاب کے عطر سے منہ دھولوں' حضور کے احسانات کا شکریہ ادا کروں' تو حق ادا نہیں ہو سکتا۔

جے دھواں منہ عطر گلابوں دم دم وار ہزاراں
ہوواں ناہ اجے نام لیون دے لایق شاہ ابراراں
ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب!
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است!

اللہ تعالیٰ نے جن و انسان کو اس لیے پیدا فرمایا تھا کہ وہ اس کی معرفت حاصل کر سکیں مگر جن و انسان نے غیروں سے تعلقات استوار کر لیے اور اس طرح خدا سے بیگانہ ہوتے گئے۔ انہیں شیطانی وسواس نے اور شہوانی خیالات نے گھیر لیا۔ وہ شیطانی افعال کی گہرائیوں میں گرتے چلے گئے۔ دوسری طرف اللہ کی ذات پاک اور اعلیٰ ہے' ہر نقص و عیب سے پاک ہے' اندریں حالات گناہوں میں گھرے ہوئے انسانوں سے اس پاک اور اعلیٰ ہستی سے کیا نسبت قائم ہو سکتی ہے۔ فیض دینے والے اور

فیض پانے والے کے درمیان ایک معنوی نسبت کو پیدا کیا گیا ہے۔ اس نسبت کو برقرار رکھنے یا اس نسبت ادنیٰ و اعلیٰ کو قائم کرنے کے لیے ہمیں کسی ایسے واسطے یا شخصیت کی خدمت محسوس ہوئی جو اس رشتے کو مضبوط کر سکے۔

قرآن پاک میں **وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ** (اللہ کی طرف کوئی وسیلہ تلاش کرو) کا حکم ہے۔ چنانچہ ہم ناقص اور خدائے برتر کے درمیان نبی علیہ السلام کی ذات کریمانہ ہی بہترین وسیلہ ہے۔ ایک عام مثال ہے کہ لکڑی کے ساتھ بوجھل لوہا بھی تیرتا رہتا ہے۔ اسی طرح ہم دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑ کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ حضور اکرم جیسا کامل وسیلہ اور دوسرا نہیں ہو سکتا' جو خالق اور مخلوق کے درمیان ایک برزخ کا حکم رکھتا ہے۔ آپ شب معراج میں' عرش کی بلندیوں میں' لامکان کے سفر میں بھی ہمارے لیے وسیلہ ہیں۔

قرآن پاک میں **اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی** آیا ہے۔ اللہ کا یہ استوا تو کسی انسان کی عقل و فکر میں نہیں آ سکتا۔ حضور کے بغیر کوئی اس مقام کو نہیں پا سکتا۔ لہٰذا خلق اور خالق کے درمیان کامل ترین وسیلہ تو آپ کی ذات ہی ہو سکتی ہے جس طرح حضور کی ذات مبارک اللہ کے نور سے اور حضور کے نور سے ساری مخلوق پیدا ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ کی ذات ہی وسیلہ بن سکتی ہے۔ حضور کی ذات گرامی ایک طرف سے اللہ کی بارگاہ میں موجود ہے' دوسری طرف وہ مخلوق میں موجود ہو کر ان کے دکھ درد سے واقف ہے۔

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ اعلیٰ میں ہے حرف مشدد کا

حضور کی قربت کے لیے بھی ہمیں وسیلے کی ضرورت ہے اور یہ وسیلہ درود و سلام سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ درود شریف کے لیے ہم تمام شرائط اور آداب پورے نہیں کرسکتے، تاہم جس قدر ممکن ہو ہم درود شریف کو جاری رکھیں۔

حضور سرور کائنات اپنی امت کے روحانی باپ ہیں۔ قرآن پاک میں والدین کا شکریہ ادا کرنا اخلاق عالیہ میں شمار کیا گیا ہے۔ حضور کے احسانات کا شکریہ درود پاک کی صورت میں ادا کر سکتے ہیں۔ حضور ایسے باپ ہیں جن پر لاکھوں والدین قربان کیے جا سکتے ہیں۔ کوئی باپ اپنے بیٹے کو دوزخ کی گہرائیوں سے نکالنے پر قدرت نہیں رکھتا، یہ خاصہ تو سرور دو عالم کا ہی ہے کہ اپنی گناہ گار امت کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے۔ دنیا کی ساری نعمتیں تو حضور کے صدقے سے ملتی ہیں۔ ایسا باپ ایسا شفیق اور پھر ایسا غمخوار باپ کہاں سے میسر ہے اگر ہم ساری عمر بھی درود پڑھتے رہیں پھر بھی حضور کے احسانات کا شکرانہ ادا کرنے سے قاصر رہیں گے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے درود و سلام کو شکریہ ادا کرنے کا ذریعہ بنایا ہے تاکہ امت محمدیہ حضرت عیسیٰ کی امت کی طرح گمراہ نہ ہو جائے۔ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہنا شروع کر دیا تھا۔ حضور پر درود شریف کی کثرت حضور کی امت کو اس لغزش اور گمراہی سے محفوظ رکھتی ہے۔

ایک سوال اور اس کا جواب: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ

عَلَى النَّبِيِّ (بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اپنے نبی پر درود بھیجتے ہیں)
یہاں مقام نبوت کو بلند تر بتایا گیا ہے۔ حالانکہ مقام رسالت نبوت سے بلند تر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اگرچہ رسالت اور نبوت کے دونوں اوصاف موجود ہیں، مگر یہاں درود و سلام بھیجنے کے لیے "نبی" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اس کا جواب علماء دین نے یہی دیا ہے کہ جب مقام نبوت کے لیے اتنا رتبہ اور اتنی عزت ہے تو شان رسالت کے لیے کیا کیا انعامات اور اعزاز نہ ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور کے اوصاف کو بیان کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ہے اور اللہ کی ذات کے بغیر آپ کے اوصاف کوئی بیان کر بھی نہیں سکتا۔ اس آیہ کریمہ میں حضور کی صفت نبوت کو ہی بیان فرمایا ہے اور آپ کا ظاہری نام یا ذاتی نام استعمال نہیں کیا گیا۔ **یُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ** کہنے کے بجائے **عَلَى النَّبِيِّ** فرمایا گیا ہے۔ یہ عظمت اور احترام حضور کے شرف و تعظیم کی وجہ سے ہے مگر شان رسالت کے اوصاف بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ آپ کے مراتب کو اور بلند فرمائے۔ اس طرح آپ کو عالم علوی، سفلی اور سماوی میں مشہور فرما دیا اور سابقین اور متاخرین سب میں عزت اور شان کو بڑھایا گیا۔ دوسرے انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ ان کے ذاتی ناموں سے یاد فرماتا ہے مگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات جمیلہ سے یاد فرمایا گیا ہے۔

ربا بھیج درود و سلام توں اوپر شاہ رسل دے
نالے آل اصحاباں لکھ لکھ اندر ہر ہر پل دے

نام حضرت کے پہ لاکھ بار درود　　بے عدد و بے حد و شمار درود
سب کو پڑھنا خدا نصیب کرے　　دمبدم اور بار بار درود
کون جانے درود کی قیمت　　ہے عجب در شاہوار درود

آپ خدا کے حبیب اور ہمارے لیے شافع روز محشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عزت اور عظمت کو بیان فرماتا رہتا ہے۔ جس طرح ہر رعیت کا ایک حاکم ہوتا ہے، اسی طرح ہر امت کا ایک نبی بھی ہوتا ہے۔ امت کا داعی اپنی امت کی رعایت کرتا ہے۔ اسی طرح حضور کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی امت کی اصلاح فرمائیں۔ آپ اپنی امت کے ظاہری اور باطنی حالات کو درست فرمائیں۔ دونوں جہاں کی مشکلات کا حل تجویز کریں۔ مخلوق الٰہی کو اللہ تعالیٰ کی قربت میں جب دشواری پیدا ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہی ایک وسیلہ بنی۔ آپ ہی تمام موجودات کے وجود کی تخلیق کا سبب ہیں۔ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ آپ کی ہی شان اعلیٰ ہے۔

اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ فَھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیُسْقِیْنِیْ (میں تو اللہ کے حضور رات بسر کرتا ہوں وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے پلاتا ہے)۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے اپنے آپ پر قیاس نہ کیا کرو۔ "زرقانی"۔ "مواہب الدنیہ" میں اس موضوع کو تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

آپ اول ہادی ہیں اور آخر میں شافع ہیں۔ آپ اپنے خالق کی عنایت کو مخلوق میں تقسیم کرتے جاتے ہیں اور دونوں جہاں میں اللہ کے

تمام انعامات کے قاسم ہیں۔ حضور کے بغیر نہ کوئی چیز حاصل ہو سکتی ہے نہ کوئی انعام و اکرام پایا جاتا ہے۔ آپ کے اقوال و امثال کا اتباع ہر طالب کے لیے ضروری ہے' صادق محبت کی یہی علامت ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اپنے ایک صحابی کو فرمایا لو جو کچھ چاہو مجھ سے مانگ لو! اس صحابی کی خواہش کے قربان جائیں' عرض کیا: حضرت! میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا بس آپ کی غلامی مانگتا ہوں۔ میں اس زندگی میں آپ کے قدموں میں رہوں اور دوسری زندگی میں بھی جنت میں آپ کے پاس رہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: مانگ لو' شرماؤ نہیں! اللہ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ اس صحابی کو بجز محبت رسول کسی چیز کی تمنا نہ تھی۔ دوبارہ عرض کیا: حضور میرا دل چاہتا ہے آپ کو دیکھتا ہی رہوں۔

اس صحبت دا قدر صدیقاں' بوجہلاں نادانی
پروانے نوں قدر شمع دا' چام چڑک حیرانی

جن لوگوں نے حقیقت محمدیہ کے بحر ناپیدا کنار میں غوطہ زنی کی ہے انہیں حضور کی محبت سے تمام مرادیں حاصل ہوئی ہیں۔

حضور سے تعلق پیدا کرنے کے دو طریقے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم کرنے کے دو ہی طریقے ہیں ایک تو تعلق صوری ہے' اس کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں' پہلی قسم تو یہ ہے کہ آپ کے قول و فعل پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ شرع محمدی پر پوری استقامت کی جائے اور اعتقادی طور پر حضور کے افعال و اقوال کا اتباع ایسے ہی کیا جائے جس طرح بزرگان دین کرتے آئے ہیں۔ بعض لوگ حضور کی اتباع کے

آسان آسان راستے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ وہ ہر طریقہ کار میں آسانی کی راہیں تلاش کرتے رہتے ہیں اور نفس و ہوا کی خواہشات کے پیچھے پھرتے ہیں۔ ایسے حالات میں کسی مرشد کامل کی تلاش نہایت ضروری ہوتی ہے کیونکہ شیخ کی راہنمائی کے بغیر کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا۔ مرشد کامل علاج کر کے تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ انسان کے اندر جیسی بیماری ہو ویسی ہی دوائی تجویز کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائی زندگی میں اکثر غار حرا میں قیام فرمایا کرتے تھے مگر ایک وقت آیا کہ آپ نے خلوت کو چھوڑ کر جلوت اختیار کی۔ یہ طالب کے لیے ایک راہنمائی ہے کہ وہ مرشد تلاش کر کے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا راستہ پائے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے راستے کی راہنمائی کرنے والا مرشد مل جائے تو پھر اسے چھوڑنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر آسمانی طوفان تمہیں ذرہ ذرہ کر جائیں پھر بھی مرشد کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ پھر یاد رہے کہ مرشد سے کوئی راز پوشیدہ نہیں رکھنا چاہیے۔ تاکہ اس کی نگاہ تمہاری راہنمائی کرتی جائے۔ اور تمہیں قرب الٰہی نصیب ہو جائے۔

اگر خدانخواستہ تمہیں کسی اہل اللہ کا دامن نہیں ملتا پھر بھی اہل اللہ کے طریقے پر گامزن ہونا ضروری ہے۔ غیر اللہ سے دور رہنا چاہیے۔ اللہ کی ذات کو ہر عیب اور نقص سے پاک جانیں اور اپنے نفس کی خواہشات کے خلاف قدم اٹھائیں اور اپنی زبان قلب اور روح کو ذکر خداوندی سے معمور بنائے رکھیں۔ یہی ایک طریقہ ہے جو تمہاری مشکلات کو دور کر سکتا ہے۔

معنوی: حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم کرنے کے لیے اوپر صوری قسم کا بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسری قسم معنوی ہے۔ اس سلسلہ میں حضور کی اطاعت میں مستغرق ہونا ہے تاکہ جسم و جان میں ذوق محبت پیدا ہو جو حضور کی شکل و صورت کو ہمیشہ آنکھوں کے سامنے رکھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا شرف حاصل ہو جائے تو اس تصور کو آنکھوں کے سامنے رکھے اگر یہ سعادت اب تک نصیب نہیں ہوئی تو گنبد خضریٰ کے تصور کو سامنے رکھے۔ اگر حضور کی صورت اور روضہ اطہر کا نقشہ بھی تصور میں نہیں ٹھہرتا تو ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ کی ذات بابرکات پر ہمیشہ درود و سلام بھیجا جائے اور یوں تصور کیا جائے کہ میں بارگاہ نبوی میں کھڑا ہوں جس طرح نبی پاک کو زندگی میں دیکھو آداب و حیا کو مدنظر رکھنا ضروری ہے ویسے ہی اپنے تصور پر تمام آداب کو بجالایا جائے۔

یوں محسوس کرنا چاہیے کہ حضور سرور کائنات بھی مجھے اپنی نگاہ شفقت سے دیکھ رہے ہیں' میری باتیں سن رہے ہیں اور اپنے تمام اوصاف جمیلہ کے ساتھ نظر رحمت فرما رہے ہیں۔ **اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ** (میں اس کے پاس ہوتا ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے) یہ اللہ تعالیٰ کے اوصاف میں سے ایک صفت ہے' یہی صفت حضور میں پائی جاتی ہے کہ آپ اپنے درود و سلام بھیجنے والے کے ساتھ ہوتے ہیں جس طرح آتشیں شیشہ سورج کی شعاعوں سے متاثر ہو کر سامنے والی چیز کو جلا دیتا ہے اور جس طرح صاف شفاف پانی میں چاند اور سورج کا عکس جھلملاتا ہے' اس طرح اگر حضور کی ذات والا پر درود و سلام کثرت سے بھیجا جائے تو آپ

کے اثرات درود پڑھنے والے کے دل و دماغ پر جھلملانے لگتے ہیں۔

یوں محسوس کرنا ضروری ہے کہ آپ میرے درود کو سن رہے ہیں۔ ادب و حیا کے سارے تقاضوں کو پورا کرنے سے بے پناہ اثرات حاصل ہوتے ہیں۔ غیروں سے مشغول رہنے سے روح مردہ ہو جاتی ہے' مگر حضور کے ذکر سے دل اور روح زندہ ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا **اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً اَقْرَبُکُمْ** (جو کثرت سے درود پڑھے گا وہ میرے انتہائی قریب ہو گا) چنانچہ درود و سلام کی کثرت سے انسان حضور کی قربت حاصل کرتا جاتا ہے اور دن بدن حضور کی محبت کے اثرات وارد ہونے لگتے ہیں۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ حضور کے جمال باکمال کے بغیر دل کو صبر و قرار نہیں آتا۔ دل میں ہر وقت تصور رسول رہتا ہے۔ یہ تصور مرشد کامل کی طرح راہنمائی کرتا ہے۔ جب حضور کی قربت نصیب ہو جاتی ہے تو نبی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق **اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ** انسان اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے محبت کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس کے ساتھ محبت ہو اسی کے ساتھ حشر بھی ہوتا ہے۔ حضور نے ایک اور مقام پر فرمایا؛ جو شخص دوسرے کے لیے کوئی دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کے لیے اللہ کے حضور یہ دعا کرتے ہیں "اے اللہ! اسے بھی ان نعمتوں سے نواز"۔ اس حدیث کی روشنی میں جب فرشتوں کی دعائیں عام لوگوں کے لیے ثابت ہیں تو پھر جو حضور کے لیے دعا کرے اس کے لیے کتنی خصوصی دعائیں ہوتی ہوں گی۔

حضور نے فرمایا جس مسلمان کے دل میں میرے لیے اس کی اولاد اور مال سے زیادہ محبت نہیں وہ سچا مومن نہیں ہو سکتا۔ **اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی**

بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔ (یعنی نبی کریم مومنوں سے اولیٰ ہیں) قرآن پاک نے بیان فرمایا ہے اس لیے ہر مومن کے لیے حضور کی محبت درجہ اولیٰ رکھتی ہے۔ اگر کسی کے ہاں اولاد اور مال سے محبت رسول زیادہ نہیں ہے تو اسے استغفار کرنا چاہیے۔ اگر حضور کی محبت کا نقش دل میں منقش ہو گیا تو یاد رکھو حشر میں حضور کا ساتھ ہو گا۔

ایک ولی اللہ کا قول ہے کہ حضور کی محبت میرے دل اور روح میں سمائی ہوئی ہے۔ اس کا اثر یہ ہے کہ مجھے میرے رونگٹوں میں بھی اس کی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ میں یوں محسوس کرتا ہوں جس طرح ایک پیاسا سخت پیاس کے عالم میں پانی کی ٹھنڈک پاتا ہے۔ "مدارج النبوت" جلد دوم دیکھیں۔

تیسری قسم اتباع رسول ہے: حضور سرور کائنات سے تعلق پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ کے احکام کی اتباع سختی سے کی جائے۔ آپ کے قول و فعل پر چل کر تمام امراض روحانی کا خاتمہ کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور کی اتباع بے چوں و چرا جب تک نہ کی جائے ایمان میں پختگی نہیں آتی۔ حضور کو دیکھنا یا آپ کی صحبت میں رہنا ہی کافی نہیں بلکہ حضور کے اشارہ ابرو پر اپنی خواہشات کو قربان کر دینا ہی ایمان کی علامت ہے۔ منافقین نے حضور کو بھی دیکھا اور صحبت میں بھی رہے' مگر اتباع رسول سے محروم رہے۔ ان کے دل ایمان سے خالی رہے۔ اس زمانے میں بھی حضور کی اتباع کے بغیر منافق لوگ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ڈینگیں مارتے رہتے ہیں مگر حضور کے مقام نبوت اور عظمت سے نا آشنا رہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور کو دیکھنے کا مطلب یہ ہے، جس طرح سیدنا صدیق اکبر کی نگاہوں نے دیکھا، ابوجہل کی نگاہیں بھی دیکھتی تھیں مگر وہ دیکھنا کسی کام نہ آیا۔ کفار مکہ بھی تلاوت قرآن سنتے اور بعض اوقات اپنی زبان سے کرتے بھی تھے، مگر اتباع رسول سے بیگانہ رہ کر قرآن سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے۔ حضور کی اتباع ہی آپ کی محبت اور تعلق کی ایک دوسری صورت ہے ورنہ ---

قاف پہاڑوں پرے خدا دی خلقت ہے اک بھاری
باجھ خدا شمار کنہاں تھیں کسے نہ واقف کاری
باجھ درود وظیفے اوہ نئیں ہور عبادت کردے
"یواقع" وچہ "شعرانی" ذکر لیایا اس دلبر دے

حضور کی اتباع میں فائدہ جلیلہ: ہمارے تجربات میں یہ بات آئی ہے کہ حضور کی اتباع کرنے والے کا کوئی دینی یا دنیاوی کام نہیں رکتا۔

اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا ۔ (یارسول اللہ کیا میں آپ پر ساری رات درود پڑھا کروں؟) حضرتِ ابی بن کعب نے ایک دن بارگاہ نبوی میں عرض کی یارسول اللہ! کیا میں ہمیشہ آپ پر درود پڑھا کروں؟ آپ نے فرمایا "اگر تم ایسا کرلو تو تمہاری کوئی مشکل نہیں رہے گی"۔

اس سلسلہ میں عملی طور پر بہترین طریق کار یہ ہے کہ سب سے پہلے صاف عقیدے کے ساتھ حضور کی اتباع پر کاربند ہوا جائے۔ آپ کی اتباع میں ہی فیض حاصل ہو گا۔ پھر حضور کی زیارت کے لیے اپنے آپ کو تیار کرے۔ ظاہر و باطن کو پاکیزہ بنانے پر توجہ دے۔ لباس و خیالات کو حضور کی منشاء کے مطابق بنائے۔ پھر شیخ کامل کی راہنمائی میں کوچہ محبوب

کی راہنمائی حاصل کرے اور اس طرح حضور کی بارگاہ میں رسائی کے لیے ایک وسیلہ اور ذریعہ تلاش کرے۔ مرشد کامل کی نگرانی میں حضور پر درود پاک کی کثرت کرے۔ پھر درود کے آداب و شرائط کو ملحوظ خاطر رکھے۔ اس طرح دل و ایمان سے عمل کرتے ہوئے بارگاہ نبوی میں رسائی حاصل ہوسکتی ہے۔ شیخ کامل نور مصطفوی کا ایک ذریعہ ہے۔ اس وسیلے کے بغیر انوار محمدیہ کی تاب لانا مشکل ہے۔ دل کی گہرائیوں میں حضور کا تصور رکھا جائے اور حقیقت یہ ہے کہ یہی تصور جہاں کی بادشاہی سے زیادہ سکون اور عزت بخشے گا۔

اب آیئے! آپ کو ایک ایسا وظیفہ بتائیں جس سے نبی کریم صاحب رحمت عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوسکے۔ ان دنوں شہر لاہور میں پیر عبدالغفار شاہ قیام فرما ہیں۔ وہ حضور کی زیارت کے لیے نہ صرف وظیفہ بتاتے ہیں بلکہ اس پر مشق کرا کے بارگاہ نبوی تک پہنچاتے ہیں۔ اگر انہوں نے آپ کے درد کو محسوس کر لیا تو انشاء اللہ زیارت نبی کریم ضرور کرائیں گے۔ یاد رہے میں نے پیر عبدالغفار شاہ قادری کی صحبت میں رہ کر حضور سرور کائنات کی زیارت کی ہے۔ میں اسی دروازے کا ایک فقیر بے نوا ہوں جہاں سے مجھے بارگاہ نبوی تک رسائی ہوئی۔

لطف عنایت رب دی ہوئی مینوں عبدغفاروں
میرے اوپر کرم کماندے نال ہزار پیاروں
میں بھی عاجز او سے در دا عاجز اک گدائی
"نبی بخش" ہے ناواں میرا المشہور "حلوائی"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود کے اثرات: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت اور متواتر درود پاک پڑھنے سے حضور کے ساتھ ایک خاص تعلق اور رابطہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ حضور نے فرمایا مجھے وہ شخص بہت پسند ہے جو مجھے کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہے۔

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوَاتِیْ۔

متواتر درود پڑھنے سے حضور کی ذات اقدس کے ساتھ ایک خاص نسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں جس قدر اخلاص ہوگا اتنی قدر قدر و منزلت بڑھے گی۔ چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے درود پڑھنے والے کو خود دیکھتے ہیں اور پھر نظر شفقت فرماتے ہیں لہٰذا جو شخص زیادہ وقت کے لیے درود پڑھے گا وہ حضور کی نگاہ شفقت کا زیادہ سے زیادہ مطمع نظر رہے گا۔ جس پر حضور کی نگاہ اکسیر پڑ جاتی ہے وہ ہر کھوٹ اور میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے۔ یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا رہتا ہے اور جس سے محبت ہو وہ میدان حشر میں ساتھ ہوتا ہے۔ حضور سرور کائنات کی قربت ہونے کے لیے درود ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے لیے اس کی بارگاہ میں سجدہ ہے۔

حضرت عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "یواقیت" میں لکھتے ہیں کہ ہمارے مشائخ نے کثرت درود کا حکم لگایا ہے۔ روزانہ ایک ہزار سے لے کر دس ہزار تک درود پاک پڑھایا جاتا رہا ہے۔ درود پڑھنے

والے کو چاہیے کہ وہ نہایت عجز اور انکسار سے بارگاہ رب العزت میں دعا کرے' اے رحیم و کریم! اپنے حبیب پر رحمت نازل فرما اور پھر اس التجا کے ساتھ مناجات پیش کرے۔ ایسی دعائیں یقیناً بارگاہ رب العزت میں قبول ہوتی ہیں۔

ایک نکتہ: قرآن پاک میں **مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ** کی آیت کریمہ کی تفسیر میں علماء تفسیر نے بیان کیا ہے کہ حضور کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح **مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ**۔ (جس نے مجھے دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا) میں بھی یہی نکتہ ہے کہ حضور کو دیکھنا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ہے۔ نماز میں خشوع و خضوع آداب نماز میں شمار ہوتا ہے' اسی طرح حضور کی بارگاہ میں عجز و انکساری کے ساتھ درود پاک پڑھنا بھی ضروری ہے۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ** پڑھتے وقت بارگاہ رب العزت میں عرض کرنا چاہیے کہ اے اللہ! اپنے محبوب کی عظمت اور شان میں اضافہ فرما۔ اسی طرح حضور کے دوست' حضور کی اولاد' حضور کے دوستوں کے دوست اور حضور کی اولاد کی اولاد قابل صد احترام و محبت ہیں۔ حضور کی شفقت کے بغیر اللہ کا قرب حاصل ہونا مشکل ہے' اس لیے اللہ کو ملنے کے لیے حضور کا دامن تھامنا بہت ضروری ہے۔

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے نور الدین ولی کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ ہر روز دس ہزار بار نہایت ادب سے درود پاک پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواری رحمتہ اللہ علیہ ہر روز چالیس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ یہ حضرت (امام شعرانی) ایک دن مجھے فرمانے لگے' ہمارے

سلسلہ طریقت میں درود کثرت سے پڑھنا چاہیے۔ درود پڑھتے پڑھتے ہی حضور کی بارگاہ میں رسائی حاصل ہوتی ہے۔ درود کی روشنی میں ہی حضور کی مجلس میں رسائی ہوتی ہے اور اس کثرت درود سے بیداری کے عالم میں سرکار دوعالم کی زیارت ہوتی رہتی ہے۔ صحابہ کرام حضور کی صحبت میں رہتے اور حضور سے ہی ہر کام پوچھ کر کرتے تھے۔

حضرت امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ کی طرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "مدارج النبوت" میں لکھتے ہیں کہ مجھے کثرت درود پاک کی برکت سے حضور کی بارگاہ میں اس طرح حاضری نصیب ہوتی تھی جس طرح صحابہ کرام کو حضوری ملتی تھی۔ حضور کی قوی یا ضعیف حدیثوں میں اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور کی اتباع اور کثرت درود سے ہی بارگاہ رسالت میں رسائی ہوتی ہے۔ ہم ان لوگوں کی صف میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں جو ہر وقت درود و سلام کی نعمتوں سے مالا مال ہیں جو لوگ زلف محبوب کی زنجیر پر پیچ کے قیدی ہیں اور جو جام وصال پی کر مست الست ہیں۔ جنہیں زلف محبوب کے سیاہ سانپ نے ڈس لیا ہو اور پھر جنہیں دوست کی محبت کی زلف گرہ گیر نے گرفتار کر لیا ہو۔ وہ محبوب کی نظر کے مستانے ہوتے ہیں اور ان کے اندر رگ رگ اور رلوں لوں میں عشق کی حرارت ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو ایسی کیفیت پیدا کر لینے سے بارگاہ نبوی میں بلا روک ٹوک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

جو کوئے محبوب میں نہیں جا سکتا، وہ ہر قدم پر ناکام رہتا ہے۔ اس کے لیے زندگی بوجھل ہو جاتی ہے۔ شہنشاہوں کے ایوانوں کے سامنے چاک و چوبند پاسبان اور پہرے دار جانے والوں کو روک لیتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے

کہ اگر کوئی مجذوب یا دیوانہ ایوان شاہی میں گھس جائے تو پہرے دار بھی کچھ نہیں کہتے۔ بارگاہ نبوی میں داخل ہونے کے لیے یا تو اتنی قربت حاصل کریں کہ پہرے دار رعب داب کو دیکھ کر نہ روکیں یا محبوب خدا کی محبت میں ایسے دیوانے اور مجذوب بن کر گزریں کہ کسی کی نگاہ روکنے کی جرات نہ کرے۔ ان دونوں طریقوں میں مہارت نہ ہو تو بارگاہ نبوی میں رسائی یافتہ کسی ایسے مرد کامل کا دامن پکڑ لو، جس کے ساتھ جاؤ تو کوئی نہ روکے۔ وسیلہ کے بغیر ظاہری بادشاہوں کے ہاں رسائی ناممکن ہے' تو جس دربار میں جنید و بایزید بھی داخل ہوتے دم بخود ہوں' وہاں تک بغیر وسیلہ کے کس طرح رسائی ہو سکتی ہے۔ جو لوگ حضور کی نگاہ رحمت کے دیوانے ہیں' انہیں کسی مقام پر نہیں روکا جاتا۔ روز حشر کو دوزخ کا دربان ایسے لوگوں کو کسی جگہ جانے سے نہیں روکے گا۔ وہ جب چاہیں گے اپنے دوستوں کو دوزخ سے نکال نکال جنت میں لاتے رہیں گے۔ یہ سارے مراتب' یہ ساری عنایتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا صدقہ ہیں۔

حضرت نور الدین جوشونی رحمتہ اللہ علیہ علم و فضل کے سرچشمہ تھے۔ وہ علم و عمل کے مرکز تھے۔ ہزاروں علماء آپ سے علم حاصل کرکے نامور ہوئے مگر وہ نور الدین ولی کی طرح درود کی کثرت نہیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ نور الدین جوشونی نے وہ قربت نہیں پائی جو نور الدین ولی کو کثرت درود کی بدولت نصیب ہوئی۔ ان کی ساری مرادیں اور آرزوئیں کثرت درود سے پوری ہوتی ہیں۔

تمام سالک اور مجذوب اللہ کے دوست ہیں۔ وہ ذکر الٰہی سے سرشار ہیں۔ اسی طرح درود پاک کے پڑھنے والے حضور نبی کریم کی محبت سے

سرشار ہیں، انہیں مقام برزخ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت حاصل ہے۔ وہ حضور کی بارگاہ میں باریابی حاصل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

ایک فائدہ جلیلہ: حدیث پاک میں حضور کی آل اور حضور کے صحابہ پر درود پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ دونوں بھی حضور کی محبت کا ایک وسیلہ ہیں۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اپنی تفسیر "الاتقان" میں لکھتے ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے **صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ** فرمایا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد **علی آلہ** منسوخ ہو گیا تھا۔ بایں ہمہ یہ سلسلہ درود پاک میں جاری رہا، اگرچہ تلاوت قرآن میں سے منسوخ ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ جس طرح دعا عبادت کا مغز ہے، اسی طرح درود پاک دعا کا مغز ہے۔ درود پاک کے بغیر کوئی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔

ایک لطیف نکتہ: جب کوئی **اللھم** کہتا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کے سارے نام شامل ہوتے ہیں۔ اللہ کا ذکر تمام اذکار سے افضل ہے۔ پھر ان اسماء اور دعا کے ساتھ حضور کی خیر خواہی مطلوب ہو تو اس سے بڑھ کر کون سی دعا ہو سکتی ہے۔ جب عام مومن نیک دعاؤں سے بلند رتبہ ہو سکتا ہے پھر نبی علیہ السلام کی دعا کا کیا مقام ہو گا۔ ہر عبادت اور ہر دعا میں خلوص و محبت کا ہونا ضروری ہے۔ حضور قلب کے بغیر کوئی دعا قابل قبول نہیں مگر درود پاک ایک ایسا ہدیہ ہے جو ہر حالت میں بارگاہ رسالت میں پہنچتا ہے۔

ایک مومن جب ادب کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک پڑھتا ہے تو فرشتے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ہدیہ

درود پیش کرتے ہیں لیکن اگر درود پاک خلوص و محبت اور آداب و شرائط سے پڑھا جائے تو ایسا درود براہ راست بارگاہ نبوی میں پہنچتا ہے۔



درود شریف سے پہلے نیت: درود پاک پڑھنے سے پہلے صحیح طریقہ یہ ہے کہ **اَستَغفِرُ اللّٰہَ العَظِیمَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ اِلَیہِ وَاَسئَلُہُ التَّوبَۃَ وَالمَغفِرَۃَ وَالھِدَایَۃَ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیمُ** ایک بار پڑھے پھر کلمہ تمجید تین بار پڑھے پھر تین بار سورۃ فاتحہ پڑھے پھر تین بار سورۃ اخلاص پڑھے پھر تین تین بار معوذتین (**قُل اَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ**---**قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ**) پڑھے ایک بار اسماء حسنیٰ (یعنی اللہ کے ننانوے نام) پڑھے۔ اس کے بعد **لَقَد جَاءَ کُم رَسُولٌ مِّن اَنفُسِکُم عَزِیزٌ عَلَیہِ مَا عَنِتُّم حَرِیصٌ عَلَیکُم بِالمُؤمِنِینَ رَؤُفٌ الرَّحِیمٌ فَاِن تَوَلَّوا فَقُل حَسبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ عَلَیہِ تَوَکَّلتُ وَھُوَ رَبُّ العَرشِ العَظِیمِ** آیت کریمہ کی تلاوت کرے۔ پھر **اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا** پڑھے اور پھر مندرجہ ذیل درود پاک پڑھے:-

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا سَیِّدِی یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَنتَ بَابُ اللّٰہِ وَلَم یَکُن لَّہٗ بَابٌ غَیرُکَ وَجِئتُکَ بِکَثرَۃِ الذُّنُوبِ

وَالعِصْيَانِ حَادِبًا مِّنْ ذُنُوبِیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ سُنَّتَکَ وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ جَآؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَلَہُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا خُذْبِیَدِیْ، خُذْبِیَدِیْ، خُذْبِیَدِیْ قُلْتُ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا اَحْمَدُ۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: اے میرے آقا اور اے اللہ کے رسول آپ پر درود و سلام ہو! آپ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے دروازے ہیں۔ آپ کے بغیر اللہ کی جناب میں کوئی راستہ نہیں جاتا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ کثرت جرم اور بے پناہ گناہوں سے شرمسار ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے آپ کے پاس آئیں اور بخشش چاہیں اور معافی طلب کریں تو بیشک وہ اللہ کو بخشنے والا، معاف کرنے والا، مہربان پائیں گے۔

یارسول اللہ! میرا ہاتھ پکڑیں، میرا ہاتھ پکڑیں، میرا ہاتھ پکڑیں (میری دستگیری کریں) میرے پاس کوئی حیلہ نہیں۔ آپ ہی فریاد رسی کرنے والے ہیں اور آپ ہی میری حاجت پوری کرنے والے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

یہ دعا اور استغاثہ کرنے کے بعد درود پاک شروع کیا جائے اور تصور میں یوں ہو کہ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔

جھولی اڑ جیویں منگتا کوئی منگے شہنشاہوں
کرے امید پچاوین حاجت ملسی اس درگاہوں

اس طرح درود پاک پڑھنا چاہیے اگر کسی مرشد کامل سے اجازت لے لی جائے تو سبحان اللہ۔ یہ نسخہ میرے تجربہ میں آچکا ہے۔ میں نے اسے اپنے معمولات میں نہایت ہی مفید پایا ہے۔



فضائل درود شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مسلم شریف میں بیان کی گئی ہے کہ

"شاہ رسل جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے، اس پر اللہ کی دس بار رحمت نازل ہوتی ہے۔ مجھ پر جہاں بھی درود پڑھا جائے، خواہ دور سے یا نزدیک سے ہر حالت میں مجھے پہنچتا ہے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد میں ایک اور روایت بیان فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میرا اللہ میرے روح پر وہ سلام پہنچا دیتا ہے اور میں بذات خود اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں سلام کا جواب دیتے ہیں تو پھر حضور کی حیات کے بعد از ممات میں کیا فرق رہ جاتا ہے اور حاضر و غائب سے کیا فرق پڑتا ہے۔ نسیم الریاض "شرح شفا" میں حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور ہر وقت ہر جگہ سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضور نے جواب کے لیے کوئی خاص وقت اور مخصوص مقام مقرر نہیں فرمایا۔ خواہ عرب کی سرزمین ہو یا عجم کی زمین ہو، سلام بھیجا جائے، حضور جواب دیتے ہیں۔ عجم میں سلام کیا جائے، حضور سلام کا جواب

دیتے ہیں۔ پھر یہی نہیں اگر بیک وقت عرب و عجم میں رہنے والے لاکھوں لوگ سلام کہیں وہ سب کا جواب دیتے ہیں۔

حضرت شیخ کاشغری "نجوم" میں نقل فرماتے ہیں اور اسی کتاب کے ترجمہ میں حضرت شیخ محمد وضاحت فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص میری قبر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے تو میری روح میرے جسم میں آکر سلام کا جواب دیتی ہے۔ میں سلام کا جواب زندوں کی طرح دیتا ہوں چونکہ عرب و عجم کے لاکھوں اہل ایمان ہر لمحہ حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے رہتے ہیں جن و انسان' جن کی تعداد اللہ کے علم میں ہے' ہر وقت سلام پیش کرتے رہتے ہیں تو حضور ایک ایک کے سلام کا جواب اسے مخاطب کر کے دیتے ہیں کسی کے سلام کو نظر انداز نہیں کرتے۔ یہ قاعدہ ہے کہ اگر بادشاہ کا سلام کسی ادنیٰ شخص کو آئے تو وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ پھر وہ کرم و فضل کا سمندر جب عاجز امتی کو **وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ** کہہ کر شفقت فرمائے تو اس کی خوشی کا کیا ٹھکانہ ہو گا۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ "اخبار مدینہ" میں بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک عرصہ تک حضور کے روضہ مبارک سے ازان اور اقامت کی آواز سنتا رہا ہوں۔ (یہ حدیث "دارمی شریف" میں موجود ہے اور اکثر محدثین نے اسے نقل کیا ہے۔ فقیر حلوائی) حضرت سلمان مہیم رضی اللہ عنہ نے ایک دن خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' یارسول اللہ! جو لوگ آپ کو سلام کہتے ہیں کیا آپ مختلف زبانوں میں سمجھ پاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' ہاں میں سمجھتا بھی ہوں اور انہیں ان

کی زبانوں میں جواب بھی دیتا ہوں۔ یہ حدیث "شفا شریف" میں (قاضی عیاض) نے بھی بیان کی ہے۔

رد اللہ علی روحی: اس حدیث پاک کی تشریح میں محدثین کرام نے بہت تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ "جب کوئی امتی مجھے سلام بھیجتا ہے تو میری روح میرے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے"۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ کو ہر سلام کے جواب کے لیے جسم اطہر میں آنا پڑتا ہے۔ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا لمحہ نہیں ہے جب حضور پر سلام نہ پہنچایا جاتا ہو۔ دن رات میں لاکھوں نہیں کروڑوں انسان سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر سلام پہنچانے میں مصروف ہیں۔

پھر مشرق و مغرب، زمین و آسمان، ملکوت و جبروت کی مخلوقات ہر لمحہ سلام پہنچانے میں مصروف ہے۔ اس طرح اگر حضور کی روح ہر سلام کا جواب دینے کے لیے جسم اطہر کی طرف آئے پھر جائے، پھر آئے پھر جائے تو ایک غیر عقلی اور غیر عملی بات نظر آتی ہے۔ پھر جسم سے روح کا نکلنا بھی ایک مشکل ترین مرحلہ ہے، جو تکلیف دہ امر ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ کبھی گوارا نہیں کہ وہ اپنے حبیب مکرم کو ایک مسلسل تکلیف میں مبتلا رکھے۔

چنانچہ محدثین نے "رد اللہ علی روحی" کا یہ مطلب بیان فرمایا ہے کہ حضور کی روح مبارکہ جسم اطہر میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔ سلاموں کا جواب دیا جاتا ہے اور یہی دلیل حیات النبی بعد ممات النبی کے سلسلہ میں واضح ہے۔ شہدا کی روحیں ان کے جسموں سے جدا نہیں ہوتیں وہ زندہ جاوید ہوتے ہیں تو کیا امام المرسلین جن کے صدقے شہداء مراتب حاصل

کرتے ہیں۔ روح کی آمد و رفت کا مرکز بن سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور نبی کریم کی روح اس حدیث کی روشنی میں جسم اطہر میں آکر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے موجود ہے۔ آپ اپنے امتیوں' انسانوں' جنوں' ملائیکہ اور خود رب کریم کے سلام کا جواب عطا فرماتے رہتے ہیں دوسرا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے کہ جس طرح حضور حیات ظاہری میں دور و نزدیک' مشرق و مغرب ہر ایک کی بات سنتے تھے' آگے پیچھے یکساں دیکھتے تھے' اسی طرح قبر مبارک میں بھی اسی قوت کے ساتھ سنتے ہیں۔

ترمذی' ابن ماجہ اور مشکوۃ شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ حضور نبی کریم آسمانوں کے دروازوں کے کھلنے اور بند ہونے کی آوازوں کو سنا کرتے تھے۔ پھر زمین و آسمان کے درمیان جو مخلوق بھی ہے آپ ان کی باتیں سنتے تھے۔ پھر آپ فرمایا کرتے تھے میں جو کچھ دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھ سکتے۔ میں جو کچھ سنتا ہوں تم نہیں سن سکتے۔ اس حدیث کی روشنی میں بھی ہم اس مسئلہ میں کوئی تردد واقع نہیں کرتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں اپنے روح و جسم کے ساتھ ان امتیوں کے سلام کا جواب دیتے ہیں جو صبح و شام' مشرق و مغرب سے ہدیہ سلام پیش کرتے رہتے ہیں۔



حضور کے کشف اور علوم پر چند اشارات: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں آسمانوں پر خوف خدا سے روتے ہوئے فرشتوں کی آوازیں سنتا ہوں۔ ملائکہ کے ہجوم سے جب آسمانوں میں شور برپا ہوتا ہے میں اسے سنتا ہوں۔ میں آسمانوں کی وسعتوں پر نگاہ ڈالتا ہوں تو مجھے بے پناہ فرشتے سجدہ ریز نظر آتے ہیں۔ ان آسمانوں کی وسعتوں میں مجھے چار انگل جگہ خالی نظر نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا، مجھے جو علوم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں وہ تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے۔

ابو نعیم نے حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن آپ صحابہ کرام کے ایک مجمع میں بیان فرما رہے تھے اور فرمایا میں جن اسرار الہیہ کا اظہار کرنا چاہتا ہوں انہیں سنو! میں آسمانوں کے کانپنے کی چیخیں سن رہا ہوں، میں ملائکہ کو سجدہ ریز دیکھ رہا ہوں۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ "انموذج" میں فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام سدرہ کی ٹہنی سے اڑتے تھے تو حضور ان کے پروں کے پھڑپھڑانے کی آواز سن لیتے تھے۔ ابن عساکر بیہقی اور خطیب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضور کی بارگاہ میں حاضر تھا میں نے حضور سے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کی نبوت کی ایک نشانی یہ پائی ہے کہ آپ پنگھوڑے میں لیٹے آسمان پر چاند سے باتیں فرمایا کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا میں اس وقت چاند سے محو گفتگو ہوا کرتا تھا' جب میں تھک جاتا تھا۔ رونے کو جی چاہتا' تو چاند مجھے تسلی دیا کرتا۔

چناں نوں چن سوہنے لگدے چن چناں سنگ ہسدے
چن فلک دے عربی چنوں فیض اٹھائے وسدے

حضور فرماتے ہیں جب چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے تو مجھے سجدے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

طبرانی نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے اسناد بیان کی ہیں کہ ایک دن حضور کے ساتھ حضرت جبرئیل "کوہ صفا" پر جا رہے تھے اچانک آسمانوں سے ایک دہشت ناک دھماکہ ہوا۔ حضور نے فرمایا جبرئیل کیا یہ قیامت کا دھماکہ ہے؟ حضرت جبرئیل نے بتایا یہ اسرافیل کی آواز ہے جو عرش سے اٹھ کر زمین کی طرف آ رہے ہیں۔ آج یہ اپنی زندگی میں پہلی بار زمین پر آپ کی خدمت میں پیغام لا رہے ہیں۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ کسی نبی کی طرف پیغام نہیں لائے۔ چند لمحوں بعد اسرافیل حضور کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! میرے ہاتھ میں زمین کے تمام خزانوں' لعل و جواہرات کے ذخیروں کی کنجیاں ہیں۔ آپ حکم فرمائیں تو آپ کے حوالے کر دوں۔ اگر آپ چاہیں تو یہ پہاڑ آپ کے اشارے سے چلنے لگیں۔ لعل و زمرد' سونا چاندی اور دوسری معدنی دولتیں آپ کے حوالے کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ساری چیزیں آپ کے قبضہ میں دینا چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا مجھے فقر ہی پسند ہے اور تواضع و انکساری ہی میری دولت ہے۔ **اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ** (میں اپنے فقر پر فخر کرتا ہوں) میں اللہ تعالیٰ

کا بندہ ہونے کو ان تمام چیزوں سے زیادہ پسند کرتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے روایت بیان کی ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز سنی۔ حضرت جبرئیل آئے اور بتایا' یارسول اللہ! آج دوزخ کے ایک کنارے کے گرنے کی آواز آئی ہے وہ گرا اور ستر سال کے عرصہ میں اسفل السافلین تک پہنچا ہے۔ یہ اس کی آواز ہے آپ متفکر نہ ہوں۔

ان احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے حضور کے علوم پر شک وشبہ کرنے والوں سے سوال کیا جاتا ہے کہ جب نبی کریم ایسی چیزوں کی آوازوں کو سنتے تھے تو کیا اپنے دردمندوں کی فریاد سننے سے قاصر ہیں۔ آپ اپنی حیاتی اور بعد از حیات بھی سننے کی ویسے ہی قوت رکھتے ہیں۔ عرش سے تحت الثریٰ تک آپ ہر ایک کی بات آج بھی سنتے ہیں بلکہ **وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى** کہ آپ کی برزخی زندگی تو ظاہری زندگی سے بھی اعلیٰ ہوگی۔ آپ ظاہری زندگی سے آج زیادہ سنتے ہیں' زیادہ فریاد رسی کرتے ہیں' زیادہ فیضان پھیلاتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم **رب زدنی علما** کی اکثر دعا فرمایا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ درود پاک آپ کے مراتب بلند کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ ان دعاؤں سے حضور کی شان اور عظمت بڑھتی ہے۔ پہلے آپ ہر ایک کی فریاد سنتے تھے مگر اب اس سے بڑھ کر سنتے ہیں۔ قبر میں آپ کا علم بھی زیادہ ہے اور آپ کی قوت سماعت اور فریاد رسی بھی پہلے سے زیادہ ہے۔ اگر دنیا کی عورت کی بات آسمانی حور سننے کی قوت رکھتی ہے تو نبی کریم اپنے امتی کی بات سننے سے کیسے قاصر ہیں۔

جنت میں جنتی، آسمانوں پر ملائکہ، دوزخ میں دوزخی باتیں کریں تو حضور سن لیتے ہیں، تو آپ کے امتی فریاد کریں تو آپ کیوں کر نہ سنیں۔ یہ بات نجدی نظریات کی سمجھ میں کیوں نہیں آتی؟

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا الْمَاءَ۔ اگر دوزخی کہیں کہ ہمارے لیے پانی پھینکو تو جنتی سن سکتے ہیں اور پھر جنتیوں کے جواب جہنم کی گہرائیوں میں جلنے والے سن سکتے ہیں، تو حضور کا باتیں سننا کیسے ناممکن ہے۔ وہابیوں کے امام نواب صدیق حسن خان (نواب صدیق حسن خان بھوپالی قنوجی نے صاحب تفسیر "مدارک" جنہیں فوت ہوئے صدیاں گزر گئیں، ندا کر کے پکارا، اپنی تفسیر "فتح البیان" میں الرحمٰن علی العرش استویٰ کے تحت دور سے **اما الشعرت یا مِسْکِیْنُ** کر کے پکارا ہے۔) اپنے مرے ہوئے عالم کو ندا کر کے پکار سکتا ہے۔ اپنے مرے ہوئے قاضی شوکانی (نواب صدیق حسن خاں نے اپنے مرے ہوئے قاضی شوکانی کو دور سے پکارا اور مدد چاہی ہے۔ زمرہ رائے در افتاد، ارباب سخن، شیخ سنت مدد ے، قاضی شوکاں مددے۔) سے مدد مانگ سکتا ہے تو وہابی ذہن اسے شرک قرار نہ دے۔ اسی فرقے کا ایک اور مجتہد محدث وحید الزماں سماع موتی کے جواز میں حدیثیں بیان کر سکتا ہے تو اسے مشرک نہیں کہا جاتا۔

اگر اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ سارے جہاں کی خبریں سن سکتا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام حالات عالم پر خبردار ہونا کیوں شاق گزرتا ہے؟ ایک فرشتہ اللہ کے اوصاف میں شریک ہو جائے تو وہابی نظریات میں

شرک نہیں کہلاتا۔ مگر نبی کریم صاحب کوثر و تسنیم' اللہ کے اوصاف کے ساتھ متصف قرار دیے جائیں تو وہابی نظریات شرک کا فتویٰ دیتے ہیں ملک الموت کے سامنے ساری کائنات ایک تھال کی طرح سامنے رکھی ہوئی ہے۔ وہ تمام دنیا پر ایک نگاہ ڈال کر دیکھ سکتا ہے۔ شیطان ساری زمین پر ایک نظر دیکھ سکتا ہے۔ ہر شخص کے پاس بیک وقت وہ حاضر ہو سکتا ہے اور اپنی ساری شیطانیوں کے اثرات بیک وقت مرتب کرنے پر قادر ہے مگر یہ قدرت' یہ طاقت' یہ وسعت علمی اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تسلیم کی جائے تو وہابی نظریات تڑپ اٹھتے ہیں۔

حدیث رد علی روحی پر ایک نظریہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری روح سے مراد میری وہ نگاہ ہے جو عالم استغراق کے باوجود احوال امت کی خبر گیری کرتی رہتی ہے۔ نبی مکرم ایک طرف دیدار خداوندی میں مستغرق ہیں تو دوسری طرف معاملات امت کی خبر گیری کرتے ہیں۔ "رد علی روحی" سے مراد یہ ہے جب مجھے استغراق سے فراغت ملتی ہے تو امت کا سلام سنتا ہوں اور اپنے مشاقان دیدار کے خبر گیری کرتا ہوں۔

ایک اور نکتہ: روح موڑنے سے ایک مطلب یہ بھی لیا جاتا ہے کہ حبیب الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بارگاہ میں مشغول بہ مجلس خاص ہوتے ہیں۔ عشق مجازی میں تو ایسی مجالس میں پچھلے حالات یاد نہیں رہتے لیکن حضور کی عادت کریمہ کا یہ عالم ہے کہ ایسے استغراق و محویت میں بھی امت کے سلاموں کو سنتے اور اس کا جواب دیتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں اگر وصال خداوندی کے عالم میں میرا روح نہایت مسرور اور مطمئن رہتا ہے' پھر بھی امت کے سلام کو سن کر مسرور ہوتا ہوں۔ میری امت کے

احوال میرے سامنے پیش ہوتے ہیں پھر حضور روئے زمین پر سیر فرماتے ہیں اور چار دانگ عالم میں اپنے نام لینے والوں پر کرم فرماتے ہیں۔ ترمذی شریف میں آیا ہے کہ جس طرح امام حسین رضی اللہ عنہ کے جنازے پر حضور بہ نفس نفیس تشریف لائے تھے ویسے ہی صالحین امت اور عاشقان رسول کے جنازے پر حضور تشریف لاتے ہیں۔ نظر شفقت فرماتے ہیں آپ اپنے نیازمندوں کے سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں۔

بعض علماء کرام نے روح سے مراد مسرت اور خوشحالی لی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے امتیوں کے سلام سے خوشی ہوتی ہے اور آپ بھی اس کے جواب میں مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور یہ مفہوم "رد علی روحی" کو پورا کرتا ہے۔

لغوی معانی کی روشنی میں: ابن اثیر جزری رحمتہ اللہ علیہ اپنی تالیف لطیف "نہایہ" میں لکھتے ہیں کہ لغوی طور پر روح کے ہزاروں معانی بیان کیے گئے ہیں۔ روح کا ایک معنی راحت بھی ہے یعنی جب حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کیا جاتا ہے تو آپ کو اس سے راحت ہوتی ہے۔ حضور سلام کا جواب شفاعت کی شکل میں بھی عطا فرماتے ہیں۔

روح سے مراد وہ راحت ہے جو حضور کے قلب انور میں ہر وقت موجود ہوتی ہے جونہی کوئی شخص آپ کی امت میں داخل ہوتا ہے تو آپ کو قلبی راحت ہوتی ہے۔ آپ مومنین کے لیے "رؤف الرحیم" ہیں لیکن جب کوئی گنہگار حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کرتا ہے تو آپ کو راحت کے بجائے اس پر رحم اور ترس آتا ہے' اسی لیے حضور نے فرمایا' کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے سلام کہے اور مجھے اس پر رحم نہ آئے۔ روح

سے مراد وہ کلام ہے جو حضور شفقت کے اظہار کے طور پر فرماتے ہیں۔ حضور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہیں جب کوئی شخص سلام کہتا ہے تو حضور کو کلام کی قوت دی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ حضور کا کلام بھی وحی الٰہی ہے کیونکہ آپ کے لب مبارک اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہلتے اور آپ وحی الٰہی کی خاص زبان سے ہی دردمندان امت سے ہم کلام ہوتے ہیں۔

امام قسطلانی رحمہ اللہ نے اس ضمن میں ایک اور نکتہ پیش کیا ہے۔ آپ "مواہب الدنیا" میں لکھتے ہیں کہ روح سے مراد توجہ ہے یعنی جونہی کوئی شخص حضور کو سلام پیش کرتا ہے تو آپ التفات روحانی فرماتے ہیں۔ آپ کو یہ خصوصی مراعات حاصل ہیں کہ ہزاروں سلام ہر لمحہ پہنچیں، تو آپ اس کا جواب دیں۔ کروڑوں مخلوق آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتی ہے "آپ ہر ایک کو اپنی توجہ خاص سے نوازتے ہیں۔

ایک خوش بخت آدمی نے کیا اچھا جواب دیا جب لوگوں نے اس سے پوچھا کہ آپ کی مشکلات کس طرح حل ہوتی ہیں۔ مشرق و مغرب کے ہزاروں لوگ حضور کو سلام عرض کرتے، آپ اپنی توجہ خصوصی سے ان کی مشکلات کا حل فرماتے ہیں، جس طرح سورج کا ایک ہی نورانی وجود ہے جو کروڑوں زندگیوں کو بیک وقت نور اور زندگی بخشتا رہتا ہے وہ مشرق و مغرب میں اپنی شعاعوں سے معاملات ارضی کی اصلاح کرتا رہتا ہے۔ اگر کسی شخص میں معمولی سی بھی عقل ہے تو وہ حضور اکرم کے سلام کے جواب دینے کی قوت کو سورج کی قوت کی روشنی میں سمجھ پائے گا۔ عزرائیل ایک ہی لمحہ میں مشرق و مغرب میں لاکھوں لوگوں کی جان لیتا رہتا ہے۔ بایں ہمہ وہ اپنے اللہ کے حضور رکوع و سجود کرتے کرتے

عبادت سے غافل نہیں ہوتا۔ اگر اسے عبادت سے فارغ ہو کر روحوں کو قبض کرنا پڑے تو عبادت سے ہمیشہ کے لیے غافل ہو جائے۔ پھر بیک وقت لاکھوں روحوں کو قبض کرنا بھی امر محال ہو جائے لیکن وہ خداداد قوت سے تمام کام بیک وقت سرانجام دیتا جاتا ہے۔ اسی طرح حضور بارگاہ خداوندی میں عبادت میں بھی مشغول ہیں، محویت و استغراق میں بھی فرق نہیں آتا اور سلام کے جواب میں بھی کوتاہی نہیں ہوتی۔

روح موڑنے سے مراد ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی ظاہری حیات کے بعد آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے روح لوٹا دیا ہے۔ اب آپ ابدی زندگی کے مالک ہیں۔ آپ دن رات سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اس حدیث کی روشنی میں بھی آپ زندہ ہیں اور زندہ لوگوں پر سلام کا جواب دینا فرض ہوا اور ہر زندہ انسان سلام کا جواب دینے کو فرض جانتا ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضرت تاج الدین فاکہانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے حضور کا حیات النبی ہونا ماننا پڑتا ہے۔

"بحرالعلوم" میں اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے "شرح شفا" میں ملا علی قاری نے اس موضوع پر روشنی ڈالی ہے۔ "مواہب الدنیا" میں بھی اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضور ہر لمحہ ہر ایک کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضرت امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے "طبقات" میں یہ بات صراحت سے لکھی ہے کہ میں نے اس مسئلہ کو "عینی شرح بخاری" میں دیکھا ہے۔ آپ نے مزید لکھا ہے اس زمانے میں حضرت امام شاذلی رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ محقق میں نے کسی کو نہیں

دیکھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے جو شخص بھی حضور کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے' آپ اس کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔ خواہ درود و سلام پہنچانے والا دوران نماز سلام پیش کرتا ہے یا نماز سے باہر۔ ہر حالت میں سلام کا جواب دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص حضور کے جواب کو سننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو یہ اس کی اپنی کوتاہی اور نارسائی ہے ورنہ اہل اللہ تو حضور کا جواب بھی سنتے ہیں۔ سلام کا جواب کوئی مخصوص لوگوں کے لیے ہی نہیں ہے بلکہ ہر عام سے عام انسان بھی حضور سے سلام کا جواب پاتا ہے۔

سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں (آپ ایک مشہور تابعی بزرگ ہیں) کہ حضور کی امت کے تمام افراد حضور کی بارگاہ میں صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں۔ آپ ہر چہرے پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ آپ چہرہ دیکھ کر امتی کا اخلاص اور نفاق معلوم کر لیتے ہیں۔ **وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا**۔ (تاکہ تمہارا رسول تمہاری شہادت دے سکے) حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنی "تفسیر عزیزی" میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور اپنی امت کے تمام افراد کے حالات سے باخبر ہیں۔ روز حشر ہر ایک کے بارے میں آپ شہادت دے سکیں گے۔ قیامت تک کسی امتی نے جو کام بھی کرنا ہے وہ حضور سے پوشیدہ نہیں ہے۔

"شرح شفا" میں ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے اس حدیث کی اسناد حضرت حارث رضی اللہ عنہ تک بیان فرمائی ہیں۔ حضور نے فرمایا میری زندگی تمہارے لیے بہترین سرمایہ ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث کو "کتاب الجنائیز" میں بیان کیا ہے کہ حضور پر نور اپنی امت کا حال قبر میں

جلوہ فرما ہوتے ہوئے بھی دیکھتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں کے اعمال مجھے نظر آتے رہتے ہیں۔ میں نیک کام دیکھ کر شاباش کہتا ہوں برے کام دیکھ کر امت کے لیے استغفار طلب کرتا ہوں۔ بخاری کی یہ حدیث نجدیوں کی سمجھ میں خدا معلوم کیوں نہیں آتی؟

امام بیہقی نے امام اصفہانی کی یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور نے فرمایا' ظاہری زندگی سے موت کے بعد میرے علوم میں وسعت ہوئی ہے۔ "مرقاۃ شریف" میں ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ قبر میں سلام کا جواب یا احوال امت کا جاننا صرف حضور کی ذات اقدس سے ہی مخصوص نہیں بلکہ بہت سے نیک اور صالح مومنین بھی اس نعمت سے حصہ رکھتے ہیں۔ وہ اپنی قبروں میں بہت سی چیزوں کو سنتے ہیں اور جانتے ہیں۔ وہ عالم برزخ میں نیک اور برے اعمال کو دیکھتے ہیں دیگر انبیاء بھی اپنی زندگی کے بعد کی زندگی میں زندہ ہیں۔

وہابیوں کے امام شاہ اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب "صراط مستقیم" میں لکھتے ہیں کہ اولیاء اللہ بھی ملائیکہ کی طرح موت کے بعد حالات سے باخبر ہیں۔ آپ نے اپنے رسالہ "منصب امامت" میں بھی لکھا ہے۔ شاہ عبدالعزیز نے اپنی "تفسیر عزیزی" میں اسی کی تائید کی ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے "شرح حزب البحر" میں لکھا ہے کہ اولیاء امت بھی ملائیکہ کی طرح قوت سماعت کے مالک ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ میں ہم نے اپنی "تفسیر نبوی" میں بے شمار دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور تفسیر کی دوسری جلد میں تو اس موضوع پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کی ہے۔

حضور سرور کائنات ہمارے دلوں کے خیالات اور دلوں کی نیتوں کو

بھی جانتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک اعرابی حضور کے مزار پر انوار پر حاضر ہوا اور قبر مبارک سے لپٹ کر دھاڑیں مارنے لگا۔ اپنے آپ پر خاک ڈالنے لگا اور فریاد کرنے لگا کہ یا رسول اللہ آپ نے اللہ سے سنا اور میں نے آپ کی زبان سے سنا۔ **وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا** "کہ جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر لیتے ہیں جب وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے لیے بخشش طلب کریں تو میں ان لوگوں کو بخش دوں گا"۔ میں آج آپ کے دروازے پر آ گرا ہوں۔ میرے پاس بجز گناہوں کے کچھ نہیں۔ میں ظلم کے بوجھ میں پس رہا ہوں۔ میرے لیے آپ ہی سہارا ہیں۔ قبر سے آواز آئی جاؤ تمہیں اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ یہ واقعہ "تفسیر مدارک" میں اسی آیہ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

"نسائی شریف" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بیان کی گئی ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص مجھے ایک بار درود پاک بھیجے گا اس پر اللہ کی دس بار رحمت نازل ہوگی۔ اس کے دس گناہ معاف کر دیے جائیں گے جب کوئی شخص ایک بار درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ وہ آنکھ جھپکنے سے پہلے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہے کہ یا رسول اللہ! آج فلاں ابن فلاں نے آپ کے لیے درود کا یہ تحفہ بھیجا ہی۔ حضور یہ سن کر بہت مسرور ہوتے ہیں پھر حضور فرماتے ہیں میری طرف سے درود پڑھنے والے کو دس تحفے دیے جائیں۔

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت کو "صاحب نسائی" نے یوں بیان کیا ہے۔ ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر

سے ہنستے ہنستے نکلے۔ چہرے پر بڑی مسرت جھلک رہی تھی۔ آپ نے فرمایا آج اللہ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے پوچھنے لگے' یارسول اللہ جو شخص آپ پر ایک بار درود بھیجتا ہے آپ اس پر راضی ہوتے ہیں یا نہیں۔ میں نے مسکرا کر کہا' میں کیوں کر راضی نہیں ہوں گا۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے شہادت دی کہ ایسے شخص پر اللہ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں گی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری امت کے چند افراد ایک جگہ جمع ہوئے اور میری ذات پر درود بھیجنے کے بغیر ہی اٹھ گئے ہوں تو ان کے مونہوں سے بدبو آئے گی۔ جو خالی باتیں کریں گے اور ان کی باتوں میں مردوں کی سی بدبو آئے گی۔ (درود پاک ہماری مجلس کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ مجلس میں جو بری باتیں منہ سے نکلتی ہیں وہ درود کی برکت سے معاف کردی جاتی ہیں ورنہ بیہودہ باتوں کا بوجھ موجود رہتا ہے۔) آپ نے پھر فرمایا جو لوگ حج کریں گے اور وہ اللہ کی راہ میں چلتے چلتے مجھ پر درود پڑھیں گے انہیں چار سو حجوں کا ثواب ملے گا۔ شب معراج حضور نے ایک فرشتے کو دیکھا اس کے پانچ لاکھ منہ تھے اور ہر منہ سے جدا جدا آوازیں آتی تھیں اور ہر آواز کے ساتھ وہ تسبیح الٰہی بیان کرتا تھا۔ حضور نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ یہ فرشتہ کون ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا' یارسول اللہ جس طرح ایک پھولدار درخت پر بے شمار پھول لدے ہوتے ہیں' اگر کوئی شخص ان پھولوں کو دیکھ کر آپ پر درود پڑھتا جائے تو اسے ایک ایک درود کے بدلے اس فرشتے کی تسبیحوں کا ثواب ملے گا۔

"صاحب ترمذی" نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت بیان فرمائی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ذلیل ہو گا' وہ شخص تباہ ہو گا جس نے میرا نام سنا اور درود نہ پڑھا۔ آپ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھو تو اللہ کی رحمتیں تم پر نازل ہوں گی۔ یہ درود تمہاری زکوٰۃ ہے جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے اس میں برکت پڑ جاتی ہے' وہ آفات سے محفوظ رہتا ہے' وہ ہر طرح پاک ہو جاتا ہے' اسی طرح درود پڑھنے والے کا جسم و جان پاک' محفوظ اور بابرکت ہو جاتا ہے۔ آتش دوزخ اسے نہیں جلا سکتی' دنیا کی آفات اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتیں۔ حضور نے یہاں زکوٰۃ کا لفظ استعمال فرما کر ہزاروں حکمتیں بیان فرمادی ہیں۔ اس پر اہل فکر جس قدر غور کریں گے اس سے اسرار رموز حاصل کریں گے۔

حضور نے فرمایا تم مجھ پر درود بھیجو تمہیں قبر میں سوالات ہوں گے۔ ان میں ایک سوال یہ بھی ہو گا۔ **مَا تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ**۔ (تم اس شخص کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہو) جو شخص درود پاک پڑھتا ہے وہ میرا چہرہ دیکھتے ہی کہے گا' یہ میرے آقا و مولا حضرت محمد الرسول اللہ ہیں۔ اگر دل میں محبت رسول ہو گی تو آپ کو اسی وقت پہچان لیا جائے گا' مگر جس کے دل میں محبت رسول نہیں اسے پہچاننے میں مشکل آئے گی۔ جب حضور کے درود کے صدقے قبر میں راحت اور رحمت حاصل ہو سکتی ہے تو دوسرے مقامات پر حضور کی شفاعت کیوں نہیں آئے گی۔ کثرت درود سے حضور سے محبت بڑھتی ہے اور جس سے محبت زیادہ ہو اسے پہچاننے میں دقت نہیں ہوتی۔ امت مرحومہ کی مجالس کو درود پاک سے آباد

کرنے کا یہی مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو۔

خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا تحفہ: ہم ایک درود پاک اپنے تجربہ کی بنا پر لکھ رہے ہیں۔ یہ درود پاک کثرت سے پڑھنے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں اپنا دیدار مرحمت فرماتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَقَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ۔

ترجمہ: "اے اللہ درود بھیج روح سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، روح پر، آپ کے جسم پاک پر اور پھر آپ کی قبر پر"۔

حضور فرماتے ہیں جس شخص نے مجھے ایمان کی حالت میں دیکھا، میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اسے میرے حوض سے پانی ملے گا جو میرے حوض سے ایک بار بھی پانی پی لے گا، اس پر آتش دوزخ حرام کردی جائے گی۔ حضور نے مزید فرمایا، تمہاری طرف سے درود کی کثرت پل صراط پر روشنی کرے گی۔

پھر حضور نے اپنے صحابہ کو مخاطب فرمایا، مجھے ناقص درود نہ بھیجو۔ صحابہ کرام نے عرض کی، یارسول اللہ ناقص درود کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا، صرف اتنا درود پڑھنا۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ** ناقص ہے کامل درود یوں ہے۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ** ایک صحابی نے دریافت کیا، یارسول اللہ! آپ کی آل کون ہے؟ آپ نے فرمایا، علی، فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) میری آل ہیں، پھر

میری امت کا ہر متقی میری آل ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰکُمْ۔

مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس حدیث کی روشنی میں حضور کی امت کا ہر متقی حضور کی آل ہو گا۔ موچی' جولاہا اور جنہیں دنیادار لوگ کمی خیال کرتے ہیں' اپنے تقویٰ کی وجہ سے آل رسول کہلائیں گے مگر ایک رافضی سید جو تقویٰ سے محروم ہے' حضور کی آل نہیں کہلا سکتا۔ سید کفر کرے تو سید نہیں رہتا۔ حضرت نوح کا بیٹا کفر کی حالت میں آل کے مراتب سے محروم رہ گیا۔

حضور پر درود پڑھنے والے کا اعزاز: یہ واقعہ اور درود شریف "کشف الغمہ" میں لکھا ہوا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں جلوہ فرما تھے تو ایک شخص نے باہر سے آکر آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا۔ آپ نے اسے اپنے اور صدیق اکبر کے درمیان بیٹھنے کی جگہ دی۔ مجلس میں بیٹھے صحابہ کرام کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ اس شخص کو اتنی عزت ملی ہے۔ آپ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' مجھے ابھی ابھی جبرئیل نے خبر دی ہے کہ یہ شخص ایسا درود پڑھتا ہے جو آج تک کسی دوسرے نے نہیں پڑھا۔ صحابہ کرام نے عرض کی' یا رسول اللہ وہ کون سا درود ہے۔ آپ نے یہ درود سنایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّ لِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ۔

حضور نے یہ درود سنانے کے بعد فرمایا جو شخص یہ درود پڑھے گا میں اس کی ضرور شفاعت کروں گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ درود آداب و عقیدت سے پڑھے گا اسے بے پناہ ثواب دیا جائے گا۔ حضرت عبدالوہاب امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے "کشف الغمہ" میں ایسی نورانی احادیث نقل کی ہیں جن میں اس درود پاک پڑھنے کے مراتب بیان کیے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ۔ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِمَامَ الْخَيْرِ وَقَائِدَ الْخَيْرِ وَرَسُوْلُ الرَّحْمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ ٍالَّذِىْ يَخْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ○



درود پاک کا بہترین انداز: حضور نے فرمایا مجھ پر درود پڑھو' سابق پیغمبروں پر درود پڑھو کیونکہ جس طرح مجھے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے انہیں بھی اسی طرح مبعوث فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ایک سو بار درود پڑھے گا وہ نفاق کی بیماری سے پاک ہو جائے گا اور اس پر آتش دوزخ حرام کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے ساتھ اٹھائے گا۔

پھر فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اس کو دس غلام آزاد کرنے کا درجہ ملے گا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا کیا ہے جو میری قبر پر آتا ہے اور دنیا بھر کے مومنین سے درود سن کر مجھے پہچانتا رہتا ہے۔ میری امت میں سے اگر ایک شخص بھی دنیا کے کسی گوشے میں درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ آکر کہتا ہے' یا رسول اللہ یہ درود فلاں ابن فلاں کی طرف سے ہدیہ آیا ہے۔ اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے دس رحمتیں دوں۔ اسی طرح جب تک وہ شخص حضور پر درود پڑھتا رہے گا اللہ کے فرشتے بھی اس پر درود پڑھتے رہیں گے۔

یہ حدیث بہت سے محدثین نے نقل کی ہے۔ حتیٰ کہ وہابیوں کے مولوی وحید الزمان نے بھی اس حدیث کو مرفوع لکھا ہے۔ اس نے اپنی کتاب "ہدیتہ المہدی" میں لکھا ہے کہ ایک فرشتہ حضور کی قبر پر کھڑا رہتا

ہے' جو تمام مخلوق کی آوازیں سننے پر قادر ہے۔ اگرچہ غیر مقلد ایک فرشتے کو تمام مخلوق کی آوازیں سننا جائز جانتے ہیں مگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات کی آوازیں سننے پر معترض ہیں' ان کو پکار سکتی ہیں اور ان کو دیکھ سکتی ہیں۔ حافظ محمد لکھوی (غیر مقلد) نے اپنی کتاب "احوال الاخرت" میں یہ حدیث نقل کی ہے۔ پھر قرآن کی رو سے بھی لکھا ہے کہ دوزخی اہل جنت کو پکاریں گے اور پانی مانگیں گے اور جنت والے سنیں گے اور ان کا جواب دیں گے۔ حالانکہ دوزخ ساتویں زمین کے نیچے (تحت الثریٰ) ہے اور جنت ساتویں آسمان کے اوپر (علیین) میں ہے۔ اتنی دوری سے یہ آوازیں سننا نص صحیح سے ثابت ہے۔ حضرت عمر کی آواز ساریہ کو پہنچ جانا متفقہ علیہ ہے۔ حضرت سلیمان ایک چیونٹی کی آواز سن لیتے ہیں مگر غیر مقلدوں کے ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی امتی کی آواز سننا جائز نہیں۔ (یا للعجب / فقیر حلوائی)

مجالس درود پر انعامات: حضور نے فرمایا جب لوگ ایک مجلس میں جمع ہو کر مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو آسمانوں سے فرشتے اس مجلس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں چاندی کی قلمیں ہوتی ہیں۔ وہ ہر ایک کے منہ سے کہا ہوا درود لکھتے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی وہ اہل مجلس کو زیادہ سے زیادہ درود پڑھنے کی تلقین بھی کرتے جاتے ہیں۔ جونہی مجلس ختم ہوتی ہے وہ آسمانوں کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور اللہ کی رحمت کی بارشیں اہل مجلس پر برستی ہیں۔ جب تک یہ لوگ دنیاوی بات نہ کریں اس وقت تک ان کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے۔

حضور نے فرمایا جو شخص دن رات تین تین بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ

اس کے تمام گناہ مٹا دے گا۔ غلام آزاد کرنے سے حضور کی بارگاہ میں سلام پہنچانا افضل ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے حضور پر سلام پہنچانا افضل ہے۔ درود پڑھنے والے کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے' خلوص و محبت سے درود پڑھنے والے کے لیے کراماً کاتبین کو تین دن تک اس کی برائی لکھنے سے روک دیا جاتا ہے۔ درود پڑھنے والا میدان حشر میں خلاصی پائے گا۔

حضور پر کثرت سے درود کی تعداد بعض صوفیاء نے تین تین سو بار کہا ہے' بعض نے سات سات سو بار کی تعداد مقرر کی ہے۔ غرضیکہ کثرت کی حد مقرر نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر پر مختلف قومیں حاضر ہوں گی' جن لوگوں نے درود نہیں پڑھا انہیں پہچاننا مشکل ہو جائے گا۔ پل صراط سے گزرنے والے' بعض لوگ ڈگمگاتے گزریں گے۔ گرتے پڑتے آگے بڑھیں گے' ایسے لوگوں کی امداد کے لیے وہ لوگ آگے بڑھیں گے جو مجھے درود پڑھ کر مسرور کرتے رہتے ہیں۔ ایک حدیث میں آپ نے فرمایا' درود پڑھنے والے کو احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب ملے گا۔

درود پڑھنا صدقہ ہے: حضور نے فرمایا جس شخص کو تنگدستی کی وجہ سے صدقہ کرنے کی طاقت نہیں ہے وہ یہ درود پڑھے اسے اتنا ثواب ملے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک اس کا ثواب ختم نہیں ہو گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

یہ درود پاک "حصن حصین" اور "کشف الغمہ" میں موجود ہے۔ جو شخص تنگدستی سے نجات حاصل کر کے غنی یا دولت مند بننے کا خواہاں ہے' اس کے لیے نہایت مجرب اور مفید ہے۔ حضور نے فرمایا ایک سو سے زیادہ بار درود پڑھنے والا اپنی حاجات پوری کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ وہ دوزخ کے قہر سے بچ جائے گا اور اس کی سینکڑوں حاجتیں پوری ہو جائیں گی۔ حضور نے ایک اور حدیث میں فرمایا میرا ذکر سن کر جو بھی درود پڑھے گا اسے میری قربت حاصل ہو گی' اس کا دل پاک ہو گا' نفاق کی میل چھٹ جائے گی' اللہ کی رحمت کے ستر دروازے کھل جائیں گے' لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت کے جذبات بیدار ہونے لگیں گے۔

نہیں

درود پاک کے فوائد: قطب الاقطاب امام شعرانی نے "کشف الغمہ" میں ایسی احادیث بیان کی ہیں جن میں درود کے فوائد اور برکات بیان کیے گئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں غمزدہ اور پریشان حال لوگوں کو جمعہ کے دن یہ درود سو بار پڑھنا چاہیے۔ اس درود پاک کی برکات سے میدان حشر میں اس کی تیس باتیں مانی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ رحمت اس کے پاس کھڑا کر دے گا۔ اس کے نامہ اعمال میں اس درود کا اندراج ہو گا اور پھر درود پڑھنے والے کا نام ایک ایسے صحیفہ میں درج کیا جائے گا جو قیامت تک حضور کے پاس رہنا ہے۔ آپ نے فرمایا جمعہ کے روز یہ درود پاک ایک بار پڑھنے والے پر اللہ کی طرف سے ایک ہزار فرشتے نازل ہو کر رحمت الٰہی کی بشارت دیتے ہیں اگر اس درود کو سو بار پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ اسی سالہ گناہ معاف فرماتے ہیں۔

درود پاک دل کو صاف کر دیتا ہے: دیلمی نے ایک روایت میں اس

درود کی فضیلت لکھتے ہوئے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے روز بعد از نماز عصر اسی بار درود پڑھا جائے تو قلب کی صفائی ہو جاتی ہے۔ اسی سال تک اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ مندرجہ ذیل درود پاک امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

یہ درود پاک نیک عقیدے کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔

درود شفاعت: مندرجہ ذیل درود پاک جمعہ کے روز سات سات بار پڑھنے سے حضور کی شفاعت لازم ہو جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ وَ لِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّابْعَثْہُ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ لَہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَاجَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ درود پاک جمعہ کے دن ہزار بار پڑھے گا وہ اپنی زندگی میں ہی جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔ حضرت ابن مسعود نے یزید ابن وہب کو نصیحت کی تھی جمعہ کے دن یہ درود ایک ہزار بار پڑھا کرو۔ حصرت علی نے فرمایا جو شخص اس درود پاک کو تین ہزار بار جمعرات کو پڑھے گا' رات کو خواب میں زیارت رسول

مقبول سے مشرف ہو گا۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور سے بیشمار فرشتے تخلیق کرتا ہے۔ وہ جمعرات کو زمین پر اترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سنہری قلم ہوتے ہیں' ان کے پاس چاندی کی دواتیں ہوتی ہیں وہ نوری کاغذوں پر اس درود اک پڑھنے والوں کے نام لکھتے جاتے ہیں۔ یہ اہتمام حضور کے درود کی شان کے بڑھانے کے لیے کیا جاتا ہے۔

یہ درود پڑھنے والوں پر جہنم کی آگ حرام کردی جاتی ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے حضور کے روضہ منور پر حاضر ہوتے ہیں۔ گنبد خضرا پر اپنے پر مارتے ہیں اور یہ درود پڑھتے ہیں۔ وہ نماز عشاء کے وقت فارغ ہوتے ہیں اور اسی طرح فرشتوں کی ایک اور جماعت نازل ہوتی ہے جو یہ درود ساری رات پڑھتی ہے اور اپنے نورانی پروں سے گنبد خضریٰ کو ہوا دیتے رہتے ہیں۔

او پر مارن تے پڑھن درود شریف نبی تے سارے
وار انہاندی کدی نہ آوے آخر تک پڑ پیارے

بد عقیدہ لوگوں کا درود قبول نہیں ہوتا!: صاحب "ردالمختار" نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نقل کی ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر ایک بار بھی درود پڑھ لیا جائے اگر اسے اللہ تعالیٰ قبول فرمالے تو درود پڑھنے والے کے اسی سالہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اس حدیث پاک سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ بعض لوگوں کا پڑھا ہوا درود پاک اللہ کو قبول نہیں ہوتا۔ بد عقیدہ لوگ' جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت' شان اور مقام سے بغض ہے' درود کی قبولیت سے محروم رہتے ہیں۔ وہابی درود پڑھتا مگر

مرے دل سے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مر کر مٹی میں مل جانے والا کہتا ہے۔ (معاذ اللہ) رافضی درود پڑھتا ہے مگر سڑے دل سے وہ حضور کے صحابہ سے بغض رکھتا ہے اور گالیاں دیتا ہے۔ نیچری درود پڑھتا ہے مگر برے سے وہ حضور کی سنت اور افعال کو نظر انداز کرتا جاتا ہے۔ قادیانی بھی درود پڑھتا ہے مگر وہ حضور کی خاتم النبینی کا منکر ہے۔ وہ دوسرے نبی پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر زبانی درود پڑھ کر اپنے عقیدہ رکھنے کی وجہ سے قبولیت کے شرف سے محروم رہتے ہیں۔

ایک اہل سنت خواہ گناہ گار ہو۔ وہ حضور کے متعلق صحابہ کے متعلق' اہل بیت کے متعلق کسی قسم کا سوئے ظن نہیں رکھتا۔ اس کے گناہ درود پاک کی قبولیت سے پاک ہوتے رہتے ہیں۔ توحید کامل یہی ہے کہ خدائے وحدہ لاشریک کی توحید کے ساتھ اس کے محبوب کی رسالت کو تسلیم کیا جائے۔ حضور کی شان و عظمت کا اعتراف کیا جائے۔ ایک شخص جہالت میں گرفتار ہے مگر محبت رسول دل میں رکھتا ہے' اس کا درود اللہ کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کر سکتا ہے۔

ایک ایسا شخص جو علم و فضل سے مالامال ہے مگر محبت رسول سے خالی ہے یا کمالات مصطفوی کا منکر ہے' وہ درود کی قبولیت سے محروم رہے گا۔ حضور فرماتے ہیں اگر کوئی شخص ایک دن میں تین بار بھی درود پاک پڑھے گا تو اس کے دن رات کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ایک اور جگہ فرمایا' درود پڑھنے والے کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو درود کا اجر تقسیم ہوتا رہے گا۔ آپ نے ایک اور حدیث میں فرمایا جو شخص مجھے اپنی زندگی میں کثرت

سے درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی نیک مخلوق کو حکم دیتا ہے کہ اس پر کثرت سے رحمت کی دعائیں کرتے رہو۔

ستر ہزار فرشتے رحمت طلب کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے جبرئیل نے بتایا' یا رسول اللہ! جو شخص آپ پر درود پڑھتا ہے اللہ کے ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت طلب کرتے ہیں۔ یہ فرشتے ہر روز آتے ہیں اور پھر نئے فرشتے نازل ہوتے ہیں' پھر بتایا جو شخص آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے اس کی وفات کے بعد بھی اللہ کی مخلوق اس کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہے' جو درود پڑھتا ہے وہ دوسرے لوگوں کی نسبت اپنی قبر سے پہلے اٹھے گا۔ درود پاک سے جسم و جان کو پاکیزگی اور طہارت ملتی ہے' ظاہر و باطن پاکیزہ ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا' اگر تم کسی مجلس میں جاؤ اور **صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ** کہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور وہ تمہیں غیبت کرنے سے روک دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا' جس مجلس میں کسی کے خلاف غیبت ہو رہی ہو وہاں مجھ پر درود پڑھو' غیبت بند ہو جائے گی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب "جذب القلوب" میں لکھا ہے کہ احمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ جس کتاب میں حضور پر درود لکھا ہوا ہے' جب تک درود لکھا نظر آتا رہے گا لکھنے والے پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی رہے گی۔ جس دعا کے اول اور آخر درود پڑھا جائے وہ شرف قبولیت پاتی ہے۔ حضور نے فرمایا' میری عظمت بیان کرنے کے لیے اگر کوئی شخص درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ پیدا فرماتا

ہے۔ وہ فرشتہ اتنا عظیم البال و پر ہوتا ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق اور دوسرا مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے قدم ساتویں زمین کی تہہ پر ہوتے ہیں۔ اس کی گردن عرش کو چھو رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فرشتے کو حکم دیتا ہے، جس طرح میرا یہ بندہ میرے محبوب پر درود پڑھ رہا ہے تو بھی اس کے لیے اسی قدر رحمت طلب کرتا رہ۔ حضور نے فرمایا مجھ پر درود پڑھنے والے پل صراط پر پہنچیں گے تو ان کے آگے درود شریف کے انوار راستہ روشن کرتے رہیں گے۔ جنت میں اس کے محلات تیار ہوں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر دس بار درود پڑھے گا تو اس پر آسمان اول کے فرشتے سو بار درود پڑھتے ہیں۔ آسمان دوم کے فرشتے دو سو بار درود پڑھتے ہیں۔ تیسرے آسمان والے تین ہزار بار درود پڑھتے ہیں۔ چوتھے آسمان والے چار ہزار بار۔ پنجم آسمان والے پانچ ہزار بار۔ چھٹے آسمان والے چھ ہزار بار اور ساتویں آسمان والے سات ہزار بار درود پڑھتے ہیں اور یہ فضائل اس کے نامہ اعمال میں لکھ لیئے جاتے ہیں۔ ان درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس شخص کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

بسے سربلندم ز احسان دوست
دل و جان من ہر دو قربان است

(ترجمہ) میں اپنے محبوب کے احسان سے بے نہایت سربلند ہوں۔
میرے دل اور جان دونوں اس پر قربان ہوں۔

"شرح دلائل الخیرات" میں یہ حدیث تفصیل سے بیان کی گئی ہے

(فقیر حلوائی عفی عنہ) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے دریافت کیا' یارسول اللہ! آپ کے بعد جو لوگ پیدا ہوں گے اور آپ پر درود شریف پڑھیں گے 'کیا آپ ان کا درود بھی سنیں گے۔ آپ نے فرمایا' ہاں! میں قیامت تک محبت سے درود پڑھنے والوں کا درود سنوں گا۔

در راہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست
می بینمت عیاں و دعا می فرستمت

(ترجمہ) عشق کی راہ میں دور و نزدیک کے مرحلے کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ میں تمہیں ظاہر دیکھ رہا ہوں اور دعاؤں میں یاد کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا' جو لوگ محبت اور عقیدت سے درود پڑھتے ہیں ان کا درود میں خود سنتا ہوں اور جو لوگ عام حالات میں پڑھتے ہیں' ان کا درود شریف مقرر شدہ فرشتے میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (یہ حدیث دلائل الخیرات میں موجود ہے۔ فقیر حلوائی عفی عنہ)

بسر بار گناہ دارم اغثنی یارسول اللہ
شکستہ پشت زین بارم اغثنی یارسول اللہ
گناہ گارم گناہ گارم' سیاہ کارم سیاہ کارم
ز عصیاں دفترے دارم' اغثنی یارسول اللہ
توئی یار و مددگارم بہ تست آخر سروکارم
غیرسیم سخت لاچارم' اغثنی یارسول اللہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض فرشتے اس بات پر

مقرر ہیں کہ وہ روئے زمین کی سیر کرتے رہتے ہیں جہاں کہیں کوئی شخص مجھ پر صلوۃ وسلام پڑھتا ہے وہ مجھ پر پہنچاتے ہیں۔

صد سلامت می فرستم بر تو اے فخر انام
بو کہ آید یک علیکم در جواب صد سلام

اللہ تعالیٰ نے ایک بار حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو وحی بھیجی۔ "میں چاہتا ہوں کہ حشر میں شدید پیاس سے محفوظ رہنے کا ایک نسخہ بتا دوں"۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا "یاالٰہی! میں ضرور ایسا نسخہ چاہتا ہوں"۔ فرمایا "میرے حبیب (یہ حدیث مسند امام احمد رحمتہ اللہ علیہ میں موجود ہے۔ فقیر جلوائی عفی عنہ) پر کثرت سے درود پڑھا کرو"۔ حضور نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا کثرت سے درود پڑھنے والے کے ناک کی سانس سے ایک نہ نظر آنے والا جانور پیدا ہوتا ہے۔ یہ جانور مکھی سے بڑا اور ٹڈی سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔ وہ سیدھا عرش خداوندی تک چڑھتا ہے اور خدا کے حضور حاضر ہو کر کہتا ہے کہ اس شخص نے خدا کے حبیب پر درود پڑھا ہے۔

حضور نے فرمایا' اے عمر! خدا نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے جو تمام مخلوق کی آوازیں سنتا رہتا ہے۔ جب میں اس ظاہری زندگی سے علیحدہ ہو کر ابدی زندگی میں چلا جاؤں گا تو وہ فرشتہ میری قبر پر مقرر ہو جائے گا اگر میرا کوئی امتی مجھ پر درود پڑھے گا تو یہ فرشتہ میرے پاس عرض کرے گا۔ اے سرور عرب و عجم! فلاں شخص نے آپ پر درود پڑھا ہے' اس نے فلاں فلاں درود پڑھا ہے۔ ایک بار درود پڑھنے والے پر ستر بار درود پاک پڑھا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے میرا جو امتی جمعہ کے دن ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہزار ہزار بار اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں۔ ایک ایک ہزار نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائے گی اور پھر ایک ایک ہزار گناہ معاف فرمائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا اس شخص کے ہزار درجات بلند کیے جائیں۔ یہ حدیث پاک "روضۃ الاذکار" میں نقل کی گئی ہے۔

حضرت امام طبرانی نے "اوسط" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث بیان فرمائی ہے جس میں حضور نے فرمایا' جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص آج سے نفاق سے پاک کر دیا گیا ہے' اسے دوزخ کے عذاب سے نجات مل گئی ہے اور یہ میدان حشر میں شہداء کے مجمع میں اٹھایا جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ("اوسط" امام طبرانی رحمتہ اللہ علیہ) کہ میرا امتی جب مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے وہ درود کا یہ ہدیہ لے کر میرے پاس پہنچتا ہے اور کہتا ہے' یارسول اللہ! فلاں ابن فلاں نے یہ ہدیہ درود بھیجا ہے اسے قبول فرمائیے۔ حضور فرماتے ہیں کہ میری طرف سے اسے دس رحمتیں پہنچا دو۔ ان دس رحمتوں میں سے ایک رحمت کے بدلے اللہ تعالی اسے جنت عطا فرماتا ہے۔

حضور نے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے فرمایا' جس طرح میری انگلیوں کے ساتھ یہ انگوٹھا ملا ہوا ہے اور جدا نہیں ہو سکتا' قیامت کے روز یہ شخص میرے اتنا قریب ہو گا۔ یہی فرشتہ درود پاک کا تحفہ لے کر عرش کی بلندیوں

کی طرف پرواز کرے گا۔ بارگاہ الٰہی میں عرض کرے گا۔ یا اللہ! فلاں ابن فلاں نے تیرے محبوب پر درود پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوش ہو کر فرمائے گا میری دس رحمتیں اس درود خواں پر نازل کی جائیں۔ اللہ کی ایک رحمت بھی اسے دوزخ کے عذاب سے بری کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس شخص نے میرے حبیب لبیب پر عزت و تکریم کے ساتھ درود پہنچایا ہے۔ اب تمام فرشتے اس شخص کی عزت و تکریم بجالائیں گے۔ اسے اعلیٰ علیین میں مقام دیا جائے گا۔

درود پاک کے ایک حرف کے بدلے ایک فرشتہ تخلیق کیا جائے گا اس فرشتے کے بدن پر تین سو ساٹھ چہرے ہوں گے اور ہر چہرے پر تین سو ساٹھ زبانیں ہوں گی اور یہ زبانیں تسبیح و تقدیس بیان کریں گی۔ ان تمام تسبیحات کا ثواب اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ سے کوئی دعا کرو تو پہلے درود پڑھ لیا کرو۔ پھر حاجت طلب کیا کرو۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ اس حاجت کو رد نہیں کرتا کیونکہ درود پڑھنے سے ایک سوال تو نبی کریم کے لیے ہے اور دوسرا سوال اپنے لیے۔ اس طرح اللہ اپنے حبیب کے لیے حاجت نامنظور کرنا پسند نہیں فرماتا۔ وہ اس بندے کی حاجت بھی ساتھ ہی پوری کر دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا، قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش کے پاس سبز چادر اوڑھے کھڑے ہوں گے۔ آپ اپنی اس اولاد کا حال دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ کی طرف دھکیلی جا رہی ہوگی۔ اسی دوران حضرت آدم کی نگاہ ایک ایسے شخص پر پڑے گی جو میری امت کا ایک فرد

ہو گا۔ اسے فرشتے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے جا رہے ہوں گے۔ حضرت آدم اس کی حالت دیکھ کر بڑے غمزدہ ہوں گے اور زور سے آوازیں دیں گے 'یارسول اللہ! آپ اللہ کے حبیب ہیں۔ میں اسی وقت آواز دوں گا' یا ابوالبشر میں ابھی آیا۔ حضرت آدم کہیں گے کہ آپ کا امتی دوزخ میں پھینکا جا رہا ہے 'یارسول اللہ! آج آپ کے بغیر ان گناہگاروں کو کون چھڑا سکتا ہے' آپ کے بغیر ان کا کون پشت پناہ ہے۔ یہ مجرم اپنے گناہوں کی وجہ سے گرفتار ہے' آپ ہی نگاہ شفقت فرما سکتے ہیں اور آپ کی شفاعت ہی کام آ سکتی ہے۔ آپ اس وقت فرشتوں کو مخاطب کر کے فرمائیں گے۔ ٹھہرو! ٹھہرو! فرشتے کہیں گے ہمیں اللہ کا حکم ہوا ہے' ہم رک نہیں سکتے یارسول اللہ!

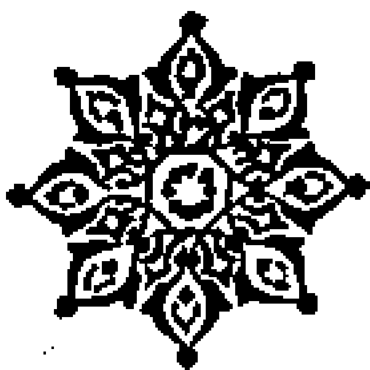
حضور بارگاہ رب العزت میں سجدہ ریز ہوں گے اور اپنی ریش مبارک پر ہاتھ رکھتے ہوئے شفاعت کریں گے 'اے اللہ! تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میدان حشر میں امت کا غم نہیں دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آئے گا اور فرشتوں کو حکم ہو گا' میرا حبیب جس طرح راضی ہوتا ہے اس پر عمل کرو۔ چنانچہ وہ گناہگار حضور کے پاس لے جایا جائے گا۔ میزان عدل کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور ایک پلڑے پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اس مقام پر

بحر کرم دا' دافع غم دا' حامی او گنہاراں
کاغذ اک نکالے جیبوں پوٹے دے مقداراں
نیکیاں پلے ڈالے اس نوں پڑھ کے نام خدا دا
پینڈیاں ہی اوہ نیکیاں ہویاں بدیاں کنوں زیادہ

اب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے اسے جنت میں لے جاؤ۔ وہ آدمی فرشتوں کو کہے گا۔ ذرا ٹھہرو! مجھے اپنے اس محسن اور مجسمہ رحمت سے ایک بات کرلینے دو۔ پھر وہ گناہگار امتی مخاطب ہو کر کہے گا۔

کیا ایہہ شکل نورانی جس تھیں چن سورج شرماندے
نا امیداں' محروماں نوں باامید بناندے
مائی باپ میرے قربانی تیرے تھیں سردارا
بدھیاں نوں چھڑوا کے دیوین نعمت امن سہارا
کردیویں حقدار جنت دا ناداراں' بدعملاں
کیا تدہ اسم مبارک حضرت فرماویں اک واراں
مٹھیاں لباں ہلا کے اس نوں کر شفقت فرماون
میں ہاں تیرا ہادی جس دا "احمد" اسم الاون!

وہ شخص پھر پوچھے گا' یارسول اللہ! اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا ٹکڑا تھا' اس پر کیا لکھا تھا جس کے رکھتے ہی میری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا تھا۔ آپ بتائیں گے' زندگی میں تو نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا تھا' آج وہی درود تیرے کام آگیا۔ یہ واقعہ پوری حدیث کے الفاظ کے ساتھ "درمنثور" میں علامہ جلال الدین سیوطی نے بھی نقل کیا ہے۔



قطعہ:

گر نہ تم اہل کبائر کی شفاعت کرتے   پوچھتا کون جہنم کے سزاواروں کو
ذات پاک شہہ لولاک حبیب یزداں   کیا وسیلہ ہے شفاعت کا گنہگاروں کو

مثنوی:

چوں سیاہ کردی تو نامہ عمر خویش   تو نہ کن زانہہ کہ کر رستی تو پیش
عمر اگر بگذشت بیخش ایں دم است   آب توبش دہ اگر ادنیٰ غم ست

ورد کن ہر دم درود پاک را   شاد کن برخود شہ لولاک را
تابیابید قطرہ از بحر کرم   محو ساز و جملہ عصیاں و جرم
از سیاہ کاری شدی گر بے نوا   پنجہ زن در دامن بحر صفا
چوں تو گم کشتی ز اعمال جہاں   برسر داری ز بس بار گراں

زین عمل غافل مشو اے جان جاں   کیمیا داں ذکر شاہ مرسلاں
بر زبان کن ورد صلواۃ و سلام   تا شود چو اہل ایمان اختتام
گرندانی ورد کردن از درود   پرس از "حلوائی" مسکین زود

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص درود پاک کے بعد کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے اس کے منہ سے 'ایک سبز پرندہ کی شکل کا' ایک پرندہ نکل کر پرواز کرتا ہے۔ وہ اپنا بدن پھیلانا شروع کرتا ہے پھر جب وہ اپنے پر

پھیلاتا ہے تو اس کا ایک پر مشرق اور ایک پر مغرب تک پھیلتا چلا جاتا ہے۔ پھر وہ رعد فرشتے کی طرح گرجتا ہے۔ اس کی گرج عرش بریں تک پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان آتا ہے۔ **اسکن** ٹھہرو! وہ پرندہ کہتا ہے' یا اللہ! میں کس طرح ٹھہروں جب تک میرے پڑھنے والے کو تیری مغفرت ڈھانپ نہ لے میں کیسے سکوں حاصل کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پھر اسے فرماتا ہے **اسکن** ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میں نے اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا ہے۔ حضور نے فرمایا' جو شخص ایک دن میں سو بار مجھ پر درود پڑھے گا اس پر میری شفاعت واجب ہو جائے گی' اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اس روایت کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے "مفتاح الجنان" میں بیان کیا گیا ہے۔

[illegible]

حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں۔ میں نے درود پاک کے علاوہ دعاؤں' وظیفوں اور تسبیح و تہلیل کے لیے اوقات تقسیم کر رکھے ہیں۔ حضور مجھے فرمائیے میں آپ پر کتنا درود پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا' جس قدر چاہو درود پڑھو۔ حضرت ابی کعب نے کہا' میرا دل چاہتا ہے تیسرا حصہ درود پاک میں صرف کروں۔ آپ نے فرمایا' جتنا وقت چاہو اتنا وقت یاد کرو۔ حضرت ابی کعب نے عرض کی' یا رسول اللہ! میں دو حصے درود کے لیے وقف کر دوں۔ آپ نے فرمایا جس حد تک تمہیں پسند ہو۔ حضرت ابی کعب نے کہا' میرا دل چاہتا ہے کہ میں سارا وقت درود پر صرف کر دوں۔ **حقت لک صلوتی کلہ**۔ میں سارا وقت درود پڑھتا رہوں۔ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی اور خوش ہو کر کہا' تمہارے تمام گناہ بخشے گئے۔ **اِذًا یُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُلَکَ ذَنْبُکَ** (یہ تمہارے لیے کافی ہے اور تمہارے سارے گناہ بخشے گئے) تمہاری دینی اور دنیاوی مرادیں پوری ہو گئیں۔ اب تمہاری کوئی حاجت باقی نہیں رہے گی اور تم ہمیشہ دلشاد اور خوش باش رہو گے۔ اس روایت کو احمد' حاکم اور امام ترمذی نے بیان فرمایا ہے۔ اس حدیث مبارکہ کو ہم بلفظہ درج کرتے ہیں:

وَعَنْ اَنَسٍ' عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَا اَبَاھُرَیْرَۃَ اِذَا کُنْتَ فِیْ قَرْیَۃٍ وَفِیْھَا جَمَاعَۃٌ لَا یُصَلُّوْنَ فِیْھَا صَلٰوۃً بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ بِکُلِّ وَاحِدٍ مِأَۃَ مَرَّۃً فَاحْذَرْ عَنْھَا لِاَنَّ فِیْ تِلْکَ الْقَرْیَۃِ یَاتِیْ غَضَبُ الرَّبِّ فِی الْاَیَّامِ الْقَلِیْلِ وَکَانَ عَلٰی تِلْکَ الْجَمَاعَۃِ خَمْسَۃَ عَشَرَ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ۔

خَمْسَۃٌ فِی الدُّنْیَا وَخَمْسَۃٌ فِیْ حَالَۃِ النَّزْعِ۔ وَخَمْسَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ اَمَّا الْخَمْسَۃُ الَّتِیْ فِی الدُّنْیَا کَانَ ضِیْقَ الْعَیْشِ عَلَیْھِمْ وَسَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الطَّاعُوْنَ وَالْمَوْتَ بَغْتَۃً وَلَا یَنْزِلُ فِیْ تِلْکَ الْقَرْیَۃِ مَطَرٌ فَیَبِیْعُوْنَ اَوْلَادَھُمْ بِدِرْھَمٍ اَوْ یَمْزِقُوْنَ فِیْ کُلِّ اَطْرَافِ الْبَلَادِ وَیَرْفَعُ عَنْھُمْ تَوْفِیْقَ السَّخَاوَۃِ فَالْخَمْسَۃُ الَّتِیْ فِی النَّزْعِ اَوَّلُھُمْ لَا یَقْرَأُ مِنْھُمْ وَاحِدٌ بِکَلِمَۃِ الشَّھَادَۃِ عِنْدَ

مَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ عَلَيْهِ سَكَرَاتُ الْمَوْتِ وَيَمُوْتُ فِیْ حَالَةِ الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَيَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا بِغَيْرِ الْإِيْمَانِ وَتَسْوَدُّ وَجْهُهٗ وَشَفَتَيْنِ فِی الْقَلْبِ۔ فَاَمَّا الْخَمْسَةُ الَّتِیْ فِی الْاٰخِرَةِ۔ اَوَّلُهُمْ يَحْشُرُهُمْ فِیْ زُمْرَةِ الْفُسَّاقِ وَيُعْطٰی كِتَابُهٗ فِیْ يَدِ الْيُسْرٰی وَيَثْقُلُ حِسَابُهٗ فِی السَّيِّئَاتِ وَاِذَا يَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ فَيَحْرُقُ عَلَيْهَا خَمْسُوْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فَكَانَ فِی الْجَحِيْمِ مَعَ الْفِرْعَوْنَ اَبَدًا۔

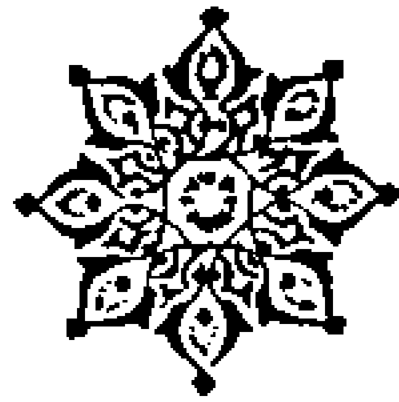
ترجمہ: حضرت محمد جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے تذکرہ میں یہ حدیث نقل فرماتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ مجھے رسول اللہ علیہم السلام نے فرمایا کہ اگر تم ایسی بستی میں جاؤ جہاں کے رہنے والے میری ذات پر درود نہیں پڑھتے تو اس بستی کو فوراً خالی کر دو کیونکہ ایسی بستی میں اللہ کا غضب نازل ہونے والا ہے۔

تھوڑے عرصے میں اس بستی پر اللہ کا عذاب نازل ہو گا۔

اس طرح یہ بستی پندرہ عذابوں میں مبتلا ہو گی۔ پانچ دنیا میں، پانچ نزع کے وقت اور پانچ حشر کے میدان میں عذاب ہوں گے۔ دنیا میں ان کا سکون ختم ہو جائے گا، تنگدستی مسلط ہو گی، فاقہ و بھوک نازل ہو گی، طاعون پھیلے گی اور اچانک موتیں واقع ہونے لگیں گی۔ اللہ کی رحمت کی بارشیں بند ہو جائیں گی، قحط سالی ہو گی، ان کی اولاد آپس میں لڑنے جھگڑنے میں مصروف

رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سخاوت کے وصف سے محروم کر دے گا۔

مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو گا، جس سے جاں کندن کی سختی بڑھ جائے گی۔ وہ بخل کی وجہ سے پیاس اور بھوک سے مرنے لگیں گے اور عام طور پر وہ ایمان سے خالی ہو جائیں گے۔ مرتے وقت چہروں کی رنگت بدل جائے گی۔ میدان حشر میں وہ فاسق اور فاجر لوگوں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ ان کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا۔ برائیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ پل صراط پر ان کا گزرنا مشکل ہو جائے گا۔ وہ فرعون کے ساتھ دوزخ میں جلیں گے۔ العیاذ باللہ!



مثنوی

ہے بڑا افضل یہ درود وسیلہ
تحفہ یہ اکمل ہے درود وسیلہ

بعد فرائض کے اے مومنو
جملہ عبادات سے بہتر گنو

ہے یہی تحفہ بجناب رسول
سارے تحائف سے زیادہ قبول

اس کے سر سے وہی آگاہ ہے
جو کوئی حضرت کا ہوا خواہ ہے

قفل کشاء در رحمت ہے یہ
نور فزائے رخ ظلمت ہے یہ

ہے یہی مصباح دل اہل دید
ہے یہی مفتاح کنوز امید

ہے درفردوس کی کنجی یہی
آتش دوزخ سے ہے منجی یہی

ہے یہی مقبول خدا و رسول
اس سے ہی ہوتی ہیں مرادیں حصول

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو سخت مصائب یا تفکرات کا سامنا ہو، تنگدستی غالب آجائے، اس درود پاک کے پڑھنے سے یہ مصائب اور تفکرات دور ہو جاتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ ہر کام میں برکات نازل ہوتی ہیں اور دنیا کے تمام کام آسان ہوتے رہتے ہیں۔

حضرت شیخ ابو العباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے مسئلہ پوچھا کہ آیا میں قرآن کی تلاوت زیادہ کیا کروں یا درود پاک۔ آپ نے فرمایا، قرآن کا قرآن تو درود ہے فرقان کا فرقان تو درود ہے اس لیے درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو۔ شیخ سنوسی رحمتہ اللہ علیہ "صغراوی" میں فرماتے ہیں، میں نے بعض ایسے صوفیاء دیکھے ہیں جنہیں مرشد کامل نہیں مل سکا

مگر ایسے صوفیاء نے کثرت درود سے ہی وہ مقامات حاصل کیے جو مرشد کامل کی راہنمائی میں حاصل ہوتے ہیں۔

خواجہ حضرمی کے پیرو مرشد نے جب انہیں الوداع کیا تو فرمانے لگے ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہنا۔ درود فقر کی سیڑھی ہے' درود سلوک کا معراج ہے' اس کے بغیر بلندیاں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ درود کا نور دل کی سیاہیوں کو دور کر دیتا ہے' طالب اسی کی روشنی میں قدم بڑھاتا رہتا ہے۔ دن بدن قرب خداوندی حاصل ہوتا جاتا ہے اور پھر رسول اللہ کے قرب نصیب ہوتے رہتے ہیں۔ ابو زید محقق رحمتہ اللہ علیہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ سے ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں' میں نے ایک رات خواب میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں نے عرض کی' یارسول اللہ! امام غزالی' بو علی سینا اور ابن خطیب کس کس مقام پر ہیں۔ آپ نے فرمایا' ابن خطیب تو عذاب میں ہے اور بو علی سینا پریشان ہے۔ یہ لوگ میرے بغیر ہی اللہ کے قرب کی تلاش میں رہے۔ میرے وسیلے کے بغیر کوئی شخص منزل مقصود نہیں پا سکا۔ حضور نے امام غزالی کی بے حد تعریف فرمائی۔ اس واقعہ کو "مجلی الاسرار" میں بھی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔ قرطبی نے اپنی "شرح دلیل" میں بھی بیان کیا ہے۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درود کی دس خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔

"مجلی الاسرار" صفحہ نمبر ۱۰' مطبوعہ مصر' میں یہ خصوصیات ان الفاظ میں بیان کی گئی ہیں۔

اِحْدا ھُنَّ صَلٰوۃِ الْمَلِکِ الْجَبَّارِ وَالثَّانِیَۃَ

اَلشَّفَاعَةِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ وَالثَّالِثَةُ اِقْتِدَاءِ الْمَلٰئِکَةِ الْاَبْرَارِ۔ وَالرَّابِعَةُ مُخَالَفَةِ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْکُفَّارِ وَالْخَامِسَةُ مَحْوَالْخَطَایَا وَالْاَوْزَارِ۔ وَالسَّادِسَةُ عَوْنٍ عَلَی الْقَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَالْاَوْطَارِ وَالسَّابِعَةُ تَنْوِیْرِ الظَّاھِرِ وَالْاَسْرَارِ وَالثَّمَانِیَةُ اَلنَّجَاۃِ مِنْ دَارِالْبَوَارِ وَالتَّاسِعَةُ دُخُوْلِ دَارِالْقَرَارِ وَالْعَاشِرَۃُ سَلَامِ الرَّحِیْمِ الْغَفَّارِ فضلھا کلھا وذکروہ مکھا۔

(۱) اللہ تعالیٰ کا درود (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت (۳) اقتداء ملائکہ (۴) مخالفت کفار (۵) گناہوں کا دور ہونا (۶) مشکلات و مصائب کا رد ہونا۔ (۷) دل کی روشنی اور اسرار حاصل ہونا (۸) ہلاکت و عذاب سے نجات (۹) بہشت میں داخل ہونا (۱۰) اللہ تعالیٰ کے درود خوان پر انعامات۔ (فقیر حلوائی عفی عنہ)

درود شریف کے فوائد و نتائج: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا، کثرت سے درود پڑھا کرو۔ درود قبر کا نور اور پل صراط کا راہنما ہے۔ (عَنِ ابْنِ وَدَاعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔ رَفَعَهٗ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَنُوْرٌ فِی الْجَنَّةِ۔

یعنی مجھ پر درود ایک نور ہے جو قبر میں، قیامت میں اور پل صراط میں روشنی کرے گا۔ مجلی الاسرار، صفحہ نمبر ۱۲، فقیر حلوائی) درود دلوں کا نور ہے جس سے نیکیاں جگمگا اٹھتی ہیں اور ان نیکیوں کی قبولیت کے

دروازے کھل جاتے ہیں پھر ان نیکیوں پر ثابت قدمی ہو جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس نور سے ایک نور حسی پیدا فرماتا ہے۔ یہ نور قبر' پل صراط' دل و دماغ غرضیکہ ہر مقام پر مددگار ہوتا ہے۔

جس طرح پانی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے (قال ابو بکر رضی اللہ عنہ اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُصْطَفٰی لَمَحِقَ الذُّنُوْبَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلنَّارِ۔ مجلس الاسرار) ایسے ہی درود کا نور گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ دل نفاق و بخل کی میل سے پاک ہو جاتے ہیں' غم و اندوہ کٹ جاتے ہیں اور حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔ مَنْ عَسَرَتْ عَلَیْهِ حِجَّتُهٗ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ۔ (حدیث) جسے غربت اور تنگی آئے اسے درود پاک کی کثرت کرنی چاہیے' گناہوں سے نجات ملتی ہے اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے' جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں۔ (عَنْ اَحْمَدَ۔ عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلٰوۃٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشَرَ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ حصن حصین)

درود پڑھنے والا غیروں کی محبت دل سے دور کر دے تو اس کے دل میں حسی نور کی جلوہ نمائی ہوتی ہے۔ وہ حقائق پر غور کرنا شروع کر دیتا ہے اور حقائق پالیتا ہے اور درود کے نور سے اس کے ساتھ زندگی کی راہیں روشن ہو جاتی ہیں۔ وہ اس نور کی برکت سے حق کو پہچاننا شروع کر دیتا ہے اور باطل کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ جس طرح صاف شیشے سے ہر چیز دکھائی دینے لگتی ہے' ویسے ہی اچھے برے کی تمیز ہو جاتی ہے۔ اس کی خواہشات نفسانی دور ہو جاتی ہیں اور دل میں یقین کی قوت بڑھنے لگتی ہے۔ نفس

امارہ اور نفس لوامہ کی قوتیں کمزور پڑنے لگتی ہیں اور گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے' تو نفس مطمئنہ کو قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

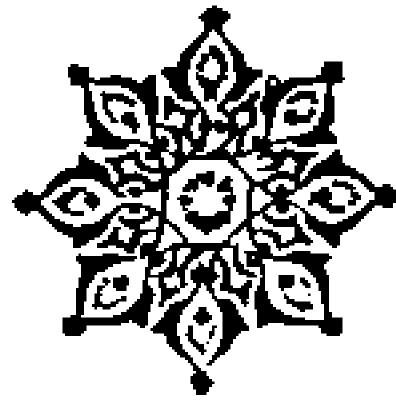
پھر وہ نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے بلکہ شریعت کے مطابق چلتا ہے وہ زر خالص کی طرح چمکتا ہے۔ وہ **یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً** کی تصویر بن جاتا ہے۔ اس مقام پر رحمت خداوندی کا نزول ہوتا ہے اور دولت سکینہ حاصل ہوتی ہے۔ جب عام نیک لوگوں کے ذکر سے دعائیں قبول ہونا شروع ہو جاتی ہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے دعاؤں کے قبول ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے۔

حضرت خالد عمران بیان کرتے ہیں' ایک بار ایک ندی کے کنارے ہم تین شخص ملے۔ ایک نے بتایا کہ بیس سال سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ میری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوئی۔ دوسرے نے بتایا کہ سابقہ آٹھ سالوں سے میں حضور سرور کائنات کی شکل وصورت کو اپنے سامنے پاتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے درود پاک میں ایک دن بھی ناغہ نہیں کیا۔

تیسرے نے دریافت کیا' اس کثرت درود کی اور تاثیر کیا دیکھی گئی ہے۔ اس نے کھڑے کھڑے اپنے ہاتھ پر ایک پھونک ماری تو اس سے کستوری کی خوشبو پھیلنے لگی۔ پھر یہ خوشبو کئی دن رات اسی مقام پر آتی رہی۔ اس کامل مرد نے مزید بتایا کہ دراصل یہ صحابہ رسول کا ورثہ ہے' یہ صحابہ کرام کے طفیل سلسلہ فیض جاری ہے۔ اس روایت کو "شرح عقود و الفاتحہ" میں ابن حاج نے بیان کیا ہے اور کتاب "تجلی الاسرار" کے صفحہ

نمبر ۱۳ میں درج ہے۔

حضرت امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے کثرت سے درود پاک کے فوائد لکھے ہیں تاکہ لوگ محبت سے پڑھ سکیں۔ جس طرح حضرت ابی کعب کی حدیث سے یہ حکم ملا ہے کہ **اِجْعَلُ صَلوَاتِیُ کُلَّھَا**۔ (میرے لیے ہر وقت درود پڑھا کرو) اس سے دونوں جہانوں کے غم دور ہو جاتے ہیں۔ اس درود پاک کی کثرت سے دین و دنیا کی تمام حاجات پوری ہوتی جاتی ہیں۔



احادیث نبوی میں درود پاک کے فوائد

(۱) درود پاک اعمال کو پاکیزہ کرتا ہے۔
(۲) درود پاک گناہوں کو مٹاتا ہے۔
(۳) پڑھنے والے کے درجات بلند کرتا ہے۔
(۴) بخشش کے دروازے کھول دیتا ہے۔
(۵) اس کا ثواب احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔
(۶) اس کی نیکیوں کا پورا وزن دیا جائے گا۔
(۷) دنیا کے تمام امور صحیح ہوتے ہیں۔
(۸) غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
(۹) غم و فکر سے محفوظ رہتا ہے۔
(۱۰) دہشت سے مبرا ہوتا ہے۔
(۱۱) حضور میدان حشر میں اس کی شفاعت فرمائیں گے۔
(۱۲) اللہ کی رحمت اور خوشنودی حاصل ہوگی۔
(۱۳) اللہ کے غضب سے محفوظ رہے گا۔
(۱۴) میزان میں اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔

(۱۵) وہ حوض کوثر سے پانی پی سکے گا۔
(۱۶) دوزخ کے قہر اور غضب سے بچ جائے گا۔
(۱۷) پل صراط سے بجلی کی رفتار سے گزرے گا۔
(۱۸) مرنے سے پہلے ہی جنت میسر ہو گی۔
(۱۹) جنت میں حوروں کی خدمت میسر ہو گی۔
(۲۰) اللہ کے راستے میں بیس جنگ لڑنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔
(۲۱) وہ پاک و طاہر ہو گا۔
(۲۲) ایک درود سے ایک سو حاجتیں پوری ہوں گی۔
(۲۳) وہ اہل سنت میں شامل ہو گا۔
(۲۴) فرشتے اس پر درود پڑھتے رہیں گے۔
(۲۵) رزق کی تنگ دستی سے محفوظ رہے گا۔
(۲۶) ہر مجلس میں وہ زیب و زینت حاصل کرے گا۔
(۲۷) میدان حشر میں حضور کی نگاہ میں ممتاز رہے گا۔
(۲۸) حضور کی شفاعت لازمی ہو گی۔
(۲۹) اللہ کی قربت اور حضور کی بارگاہ میں رسائی ہو گی۔
(۳۰) پل صراط پر نور کی روشنی میسر ہو گی۔
(۳۱) ہر دشمن پر فتح پائے گا۔
(۳۲) لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت بڑھ جائے گی۔
(۳۳) ہر جگہ اتفاق کی دولت میسر آئے گی۔
(۳۴) ہر منافق اس سے حسد کرے گا۔
(۳۵) وہ خواب میں سید الانبیاء کی زیارت سے مشرف ہو گا۔

(۳۶) اس کی غیبت کم ہوگی۔
(۳۷) دنیاوی فائدے حاصل ہوتے رہیں گے۔
(۳۸) درود میں اللہ کی فرمانبرداری ملے گی۔
(۳۹) اللہ کی موافقت میں حضور پر درود بھیجے گا۔
(۴۰) اللہ اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔
(۴۱) وہ حسرت کی موت نہیں مرے گا۔
(۴۲) وہ بخل کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔
(۴۳) اس کی دعا سے معاندین کی ناک کٹے گی۔
(۴۴) میدان حشر میں اسے بہشت کی راہیں کھلی ملیں گی۔
(۴۵) اس کے بدن سے خوشبو آیا کرے گی۔
(۴۶) جو لوگ درود نہیں پڑھتے وہ حضور پر ظلم کرتے ہیں ان سے اللہ کی رحمت دور رہے گی۔
(۴۷) حضور کی محبت میں اضافہ ہوگا۔
(۴۸) اسے نیکی کی خواہش ہر وقت رہے گی۔
(۴۹) حضور کی بارگاہ میں اس کا نام پکارا جائے گا۔
(۵۰) وہ مرنے تک ایمان پر سلامت و قائم رہے گا۔
(۵۱) اللہ کے احسانات وارد ہوں گے۔
(۵۲) دل میں حضور کی صورت مبارک نقش ہو جائے گی۔
(۵۳) اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا رہے گا۔
(۵۴) اس میں مرشد کامل کی خصوصیات پیدا ہوں گی۔
(۵۵) اس کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔

(۵۶) اس کی دعائیں بارگاہ الٰہی میں قبول ہوں گی۔
(۵۷) میدان حشر میں حضور کا دیدار نصیب ہوگا۔
(۵۸) بھولی ہوئی چیزیں یاد آجایا کریں گی۔
(۵۹) جنت میں بلند درجات نصیب ہوں گے۔
(۶۰) اللہ کی حمد کے ساتھ حضور کا درود اس کو ایک ممتاز مقام لے کر دے گا۔
(۶۱) زمین و آسمان والوں کی دعائیں اور محبتیں اس کے لیے وقف ہوں گی۔
(۶۲) اللہ تعالیٰ اس کی ذات میں برکات دے گا۔
(۶۳) اس کے اعمال میں برکت ہوگی۔
(۶۴) اس کی عمر میں برکت ہوگی۔
(۶۵) اس کی اولاد میں برکت ہوگی۔
(۶۶) اس کے مال اور اسباب میں برکت ہوگی۔
(۶۷) چار پشتوں تک برکت کے آثار ظاہر ہوتے رہیں گے۔
(۶۸) حضور کی محبت میں روز بروز اضافہ ہوتا رہے گا۔
(۶۹) حضور کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاضر پائے گا۔
(۷۰) اس کی زبان پر حضور کا ذکر جاری رہے گا۔
(۷۱) دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔
(۷۲) گناہوں کا کفارہ ہوگا۔
(۷۳) اس کے گناہوں پر پردہ پڑا رہے گا۔
(۷۴) ملائکہ اس کے درود کو سنہری حروف میں لکھ کر بارگاہ رسالت

میں پیش کریں گے۔

(۷۵) حضور اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔

(۷۶) موت سے پہلے اسے توبہ کی توفیق ملے گی۔

(۷۷) جان کندن کی سختی سے محفوظ رہے گا۔

(۷۸) اللہ کی رضا اور محبت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

(۷۹) اس کا گھر روشن رہے گا۔

(۸۰) اس کے چہرے پر نور اور گفتار میں حلاوت پیدا ہو گی۔

(۸۱) اس کی مجلس میں بیٹھنے والے بھی مسرور رہیں گے۔

(۸۲) اس کی دعوت کا ثواب دس گنا ہو گا۔

(۸۳) وہ اللہ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا رہے گا۔

(۸۴) وہ فرشتوں کا امام بنے گا۔

(۸۵) اوامر و نواہی کا احترام کرے گا۔

(۸۶) حضور کی قولی اور فعلی اتباع کرے گا۔

(۸۷) اس کی کشتی طوفان سے پار ہو گی۔

(۸۸) وہ ہمیشہ نیک ہدایت حاصل کرے گا۔

(۸۹) وہ دنیا کے مشاغل سے فارغ رہے گا۔

(۹۰) اس کو فوز و فلاح کے مراتب حاصل ہوں گے۔

(۹۱) حضور کے احسانات کا بدلہ درود پڑھنے والا چکاتا رہتا ہے۔

(۹۲) حضور ہی میدان حشر میں اس کے کفیل ہوں گے۔

(۹۳) جنت میں اس کا گھر حضور کے گھر کے قریب ہو گا۔

(۹۴) لوگوں کی زبانیں اس کی غیبت سے بند ہو جائیں گی۔

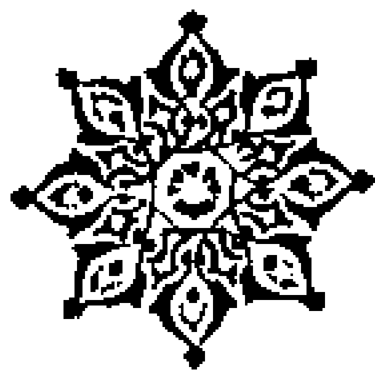
(۹۵) درود کی کثرت سے بہشتی رہن سہن میں وسعت ہوگی۔
(۹۶) درود پڑھنے والا طاعون کی بیماری میں مبتلا نہیں ہو گا۔
(۹۷) اس سے تمام بلائیں دور رہیں گی۔
(۹۸) اگر کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے بسم اللہ کے بعد درود پاک کو پڑھ لیا جائے تو اہل مجلس اس کی غیبت سے زبانوں کو بند رکھیں گے۔ اس عمل کے بغیر عام طور پر لوگوں کی زبانوں پر غیبت آتی رہتی ہے۔
(۹۹) درود پڑھنے والا' تھوڑے ہی عرصہ میں غنی ہو جاتا ہے۔
(۱۰۰) دنیا میں معروف و مشہور ہو جاتا ہے۔
(۱۰۱) اگر درود پڑھنے والا دوزخ میں بھی ڈال دیا جائے تو درود پاک اس کی شفاعت کو پہنچ جاتا ہے۔
(۱۰۲) میدان حشر میں درود پڑھنے والے کی زبان سے نور کی کرنیں نکلیں گی۔
(۱۰۳) درود نہ پڑھنے والے کی زبان سیاہ ہوگی اور اس کی قیامت میں کوئی شنوائی نہیں ہوگی۔
(۱۰۴) جو شخص ہر روز ہزار بار درود پڑھے گا اسے موت سے پہلے جنت میں اپنا مقام نظر آجائے گا۔

مندرجہ بالا فضائل کی تفصیل دیگر کتابوں کے علاوہ "ابن حجر" اور شمس الدین ہروی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں درج کی ہے۔ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ ان فضائل کے لیے سند ہیں۔ جب اس نے حضور سے عرض کی' **اِجْعَلُ لَکَ صَلٰوَاتِیْ کُلَّهَا** - (یا رسول اللہ! میں اپنا تمام وقت آپ پر درود پڑھنے کے لیے صرف کرتا ہوں) حاکم رضی

اللہ عنہ نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور اس کی سند کو قوی بتایا ہے۔
علامہ بوصیری رحمتہ اللہ علیہ اور امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ان احادیث کی اسناد قوی بیان کی ہیں۔

وَتَـزَوَّدُوْا التَّقْوٰی فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعُ ۔ فَمِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ
اِنْ شِئْتَ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَۃِ تَھْتَدِیْ ۔ صَلِّ عَلٰی ھَادِی الْبَشِیْرِ مُحَمَّدٍ
یَافَوْزُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ ۔ یَحْوِ الْاَمَانِیْ بِالنَّعِیْمِ السَّرْمَدِیْ
یَاقَوْمَنَا صَلُّوْا عَلَیْہِ فَتَظْفَرُوْا ۔ بِالْبُشْرٰی وَ نُعَیْشُ الْھَنِیِّ الْاَرْغَدِ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَارْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ ۔ یَغْفِرْلَکُمْ مِنْ یَّوْمِکُمْ قَبْلَ ارْغَدِ
وَیُخْصُّکُمْ رَبُّ الْاَنَامِ بِفَضْلِہٖ ۔ یَافَاضِلَ الْجَنَّاتِ یَوْمَ الْمَوْعِدِ
صَلَّی عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالَہٗ ۔ مَالَاحَ فِی الْاٰفَاقِ نَجْمَ فَرْقَدٍ

یاد رہے جس مجلس سے درود کے بغیر اٹھا جائے اس مجلس سے گندی بدبو اٹھتی ہے' جو خدا کے فرشتوں کو ناپسند ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ سفر و حضر میں درود پاک پڑھتا رہوں۔ اللہ کے فرشتے جنت کی دیواروں پر بیٹھے درود پاک پڑھتے ہیں۔ ان فضائل کی روشنی میں ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ درود پاک تمام عبادات سے افضل ترین عبادت ہے۔



درود شریف پڑھنے والے بزرگان دین کے ایمان افروز واقعات

بغداد میں کسی زمانے میں ابوبکر نامی ایک زبردست عالم دین بزرگ رہتے تھے۔ ایک دن حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شبلی کو دیکھتے ہی وہ بزرگ ازراہ ادب اٹھے اور ان کی پیشانی اور آنکھیں چوم لیں۔ شبلی ان دنوں حالت سکر اور جذب میں رہتے تھے۔ شبلی چلے گئے تو لوگوں نے جناب ابوبکر سے ازراہ تعجب پوچھا' حضرت آج آپ نے خلاف معمول ایک مجذوب کی بہت عزت کی اور بلا تکلف اٹھ کر پیشانی چومنی شروع کر دی حالانکہ اس سے پہلے آپ نے کبھی شبلی کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔

ابوبکر نے لوگوں کو بتایا گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ شبلی رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شبلی کو اپنے پاس بٹھایا اور اپنے گلے لگایا۔ میں نے حضور سے نہایت ادب سے عرض کی' یارسول اللہ! شبلی پر کس وجہ سے اتنی شفقت فرمائی جا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ شخص بعد از نماز سورۃ توبہ (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ○ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ ہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ○) کی آخرین آیت کے بعد مجھے اس درود کا ہدیہ بھیجتا ہے اور وہ درود یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
مِّلَاءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلَاءَ الۡاَرۡضِ
وَمِلَاءَ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ○

حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میری زندگی کی سیاہ راتوں میں ماہ مدینہ نے روشنی کردی۔ مجھے ہدایت کے آفتاب کی شعاعوں نے نوازا۔ مجھے دافع غم اور بحر کرم نے نوازتے ہوئے فرمایا، شبلی! وہ منہ میرے نزدیک لاؤ جس سے تم میرے لیے درود پڑھتے ہو۔ میں اس منہ کو چومنا چاہتا ہوں۔ میں حضور کی یہ شفقت دیکھ کر شرما گیا۔ میرے جیسے گندے منہ کو نور مجسم چومیں۔ میں کانپنے لگا۔ حضور کے لب شیریں اطہر مجھ جیسے گناہگار کے منہ پر لگیں لیکن حکم کی اتباع میں، میں نے اپنا منہ آگے بڑھا دیا اور اپنے رخسار پیش کردیے۔

تا شیریں لباں، لباں شبلی سنگ لایاں چن چناندے
نال کمال محبت چمیا منہ، شفقت فرماندے

صبح نیند سے بیدار ہوا تو رات کے خواب کے اثرات سے میرا گھر خوشبوؤں سے بسا ہوا تھا۔ میرے گھر میں آٹھ دن تک خوشبو رہی۔ میرے رخسار ایک سرور کی کیفیت میں مہکتے رہے۔ مجھے آج تک یاد ہے کہ میرے گھر کی خوشبو کے سامنے عنبر اور کستوری کی خوشبو ہیچ تھی۔

مجدد الدین فیروز آبادی رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مدینہ پاک میں ایک شخص یہ درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ میں نے ایک رات نگاہ ڈالی تو مجھے مدینہ کی سرزمین پر فرشتوں کے انبوہ نظر آئے۔ فرشتوں کی قطاریں زمین سے لے کر آسمان تک دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ برکات تھیں اس درود پاک کی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حکایت: ایک بزرگ حکایت کرتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ، جسے میں دل و جان سے محبت کرتا تھا، فوت ہو گیا۔ مرنے کے دوسرے دن مجھے خواب میں ملا۔ میں نے اس کی خیریت دریافت کی اور پوچھا، سناؤ! مرنے کے بعد کیا سلوک ہوا۔ کہنے لگا، میرے اللہ کریم نے مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا، اللہ کو کون سا عمل پسند آیا۔ کہنے لگا، زندگی بھر میرا معمول رہا ہے کہ جب کبھی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھتا تو ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھ دیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا انعام بخشا ہے۔

دشمن کی تباہی کے لیے: یہ درود پاک دشمن کی تباہی کے لیے نہایت مجرب ہے۔ اس کو "سورۂ توبہ" کے آخریں آیت کے بعد ایک سو بار پڑھنا چاہیے مگر یاد رہے بلاوجہ اور بلا ضرورت عمل کرنے سے الٹا نقصان ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ لَّا يَبْقٰى مِنَ الصَّلٰوةِ شَيْءٌ وَارْحَمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنَ

الرَّحْمَةِ شَیْئٌ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الْبَرَکَةِ شَیْئٌ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ شَیْئٌ ○

مندرجہ ذیل درود پاک کے فضائل "مسبعات عشر" میں درج کیے گئے ہیں مگر اس کی ایک فضیلت یہ ہے کہ جو شخص اس درود پاک کو متواتر پڑھے گا اس کا مطلب پورا ہو جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ صَلٰوۃً دَائِمًا بِدَوَامِکَ بَاقِیَةً بِبَقَائِکَ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّ بِحَقِّهٖ اَدَاءً صَلٰوۃً مَّقْبُوْلَةً مِّنْ رَّبِّکَ مَعْرُوْضَةً عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ○

مقروض کا قرضہ ادا ہو گیا: "جذب القلوب" میں ایک نیک آدمی کی حکایت بیان کی گئی ہے کہ اس پر تین ہزار درہم قرضہ تھا۔ قرض خواہوں نے اسے بڑا تنگ کیا۔ بعض نے عدالتوں میں دعوے کر دیے۔ قاضی نے اسے ایک ماہ کی مہلت دی کہ جہاں کہیں سے بھی ہو سکے روپے لا کر قرض بیباق کرو۔ وہ اس فیصلہ سے بہت پریشان ہوا۔ پریشانی کے عالم میں مسجد میں آ گیا اور نہایت عجز و انکساری سے درود پاک پڑھنے لگا۔ اس مہینے کی ستائیسویں رات اس نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اسے کہہ رہا ہے کہ

اٹھو! اور اس ملک کے وزیر کے پاس جاؤ اور اسے کہو سید الرسل جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میرا تین ہزار قرضہ ادا کرو۔ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ میں صبح بیدار ہوا تو مجھے فکر لاحق ہوئی کہ اگر وزیر نے مجھ سے اس حکم کی کوئی نشانی طلب کی تو میں کیا کروں گا۔ اس فکر کے باوجود مجھے رات کی خواب نے اتنا مسرور کیا تھا کہ میرے بدن کے بال بال میں اعتماد اور خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی۔ تاہم میں نے سارا دن اسی سوچ میں گزار دیا۔

دوسری رات مجھے سرکار دو جہاں پھر خواب میں ملے۔ فرمایا، تم نے کل والی بات پر عمل نہیں کیا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ میری بات پر کیسے اعتبار کرے گا، کوئی دلیل یا نشانی تو ہونی چاہیے! حضور نے فرمایا، اگر وہ تمہاری بات پر شک کرے تو اسے کہنا کہ تم نماز فجر کے بعد کسی آدمی سے بات کرنے سے پہلے ہم پر ایک ہزار بار درود پاک پڑھتے ہو تمہارے اس راز کو صرف اللہ جانتا ہے یا دو فرشتے! وہ شخص دوسرے روز وزیر کے دربار میں پہنچا اور اسے خواب کا واقعہ بیان کیا۔ وزیر نے سنتے ہی اسے مرحبا کہا اور گلے لگالیا۔ حضور نے سچ فرمایا ہے، تین ہزار درہم کے بدلے نو ہزار درہم پیش کر رہا ہوں۔ تین ہزار قرض خواہوں کو ادا کرو، تین ہزار اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو اور تین ہزار سے کوئی کاروبار کرو۔ لیکن مجھے کبھی کبھی ملتے رہا کرو۔ تمہارے ملنے سے مجھے راحت ہوتی ہے۔

دلبر دی جو خبر لیاون سب تھیں پیارے سوئی
سگ لیلیٰ در مجنوں نوں پچھ غیر نہ جانے کوئی

وہ شخص تین ہزار روپیہ لے کر قاضی کی عدالت میں حاضر ہوا اور قرضہ عدالت میں ادا کر دیا۔ ساتھ ہی اس نے قاضی کو واقعہ اور اس پر وزیر کا عمل سنا دیا۔ قاضی نے اسی وقت کہا، تمہارا قرضہ اب میرے ذمہ ہے اسے میں ادا کروں گا لیکن جب قرض خواہوں نے یہ واقعہ سنا تو انہوں نے عدالت میں اعلان کیا کہ ہم قرضے سے دستبردار ہوتے ہیں۔ ہم اللہ اور رسول کے لیے اس شخص کا قرضہ معاف کرتے ہیں لیکن قاضی نے اصرار کیا کہ یہ قرضہ ادا کرنے کی مجھے سعادت ملنی چاہیے۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور رقم لا کر قرض خواہ کو نہایت شکریہ سے ادا کر دی۔

ورد جس نے کیا درود شریف!
خوب دل سے پڑھا درود شریف
حاجتیں سب روا ہوئیں اس کی
ہے عجب کیمیا، درود شریف

درود غوثیہ: حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا اس کا دل روشن ہو جائے گا اور سینہ کھل جائے گا اور دینی و دنیاوی حاجات پوری ہوں گی۔ اس کے نزدیک کوئی دکھ اور مصیبت نہیں آئے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الزَّکِیِّ صَلٰوۃً تَحِلُّ بِھَا الْعُقَدُ وَتُکْشَفُ بِھَا الْکُرَبُ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۝

درود اکسیر اعظم: حضرت پیر قصوری دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے (فقیر حلوائی) اس درود پاک کے پڑھنے کی تلقین کی ہے اور آپ کے ایک واقف کار نے مجھے اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے بتایا' میں اس درود پاک کی برکت سے اپنی تمام حاجات پوری کرا لیتا ہوں' کوئی مشکل سامنے نہیں آتی۔ یہ ایک اکسیر اعظم ہے جو کبھی خطا نہیں گئی۔

فضیلت درود میزان عدل: اگر یہ درود پڑھا جائے تو قیامت کے دن میزان عدل میں سختی سے محفوظ رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

جمعہ کے دن بعد از نماز عصر یہ درود پاک ایک سو بار اخلاص و محبت سے پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ اسی سالہ گناہ معاف فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ○

شب معراج کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرشتے کو دیکھا کہ اس کے پر جلے ہوئے ہیں اور بازو ٹوٹے ہوئے ہیں۔ آپ نے حضرت جبرئیل سے دریافت فرمایا' تو جبرئیل نے بتایا' یارسول اللہ! یہ فرشتہ عزرائیل کے ماتحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک بستی میں بھیجا تاکہ وہاں کی ایک عورت کی جان قبض کر آئے۔ یہ بستی میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ وہ عورت اپنے نوزاد بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ اسے اس کی

حالت دیکھ کر ترس آ گیا اور چند لمحے حکم کی تعمیل میں رک گیا۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ غضب نے اس کے پر جلا کر رکھ دیے۔ حضور نے پوچھا کیا اس کی توبہ قبول نہیں ہو سکی۔ حضرت جبرئیل نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی تو اللہ جل جلالہ نے فرمایا' اگرچہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے مگر اس کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوگی جب تک یہ میرے محبوب پر دس بار درود نہیں پڑھ لیتا۔ حضور نے اسے خوشخبری سنائی۔ اس نے توبہ کرنے سے پہلے حضور پر دس مرتبہ درود شریف پڑھا اور اللہ نے اس کو معافی دے دی اور اصلی حالت میں آگیا۔

اگر کوئی دشمن تکلیف دے رہا ہو تو مظلوم کو چاہیے کہ یہ درود پاک جمعرات کو بعد از نماز عشاء ایک ہزار بار پڑھے۔ ہر تسبیح کے بعد تین بار دعا کرے۔ یاد رہے اس دعا کے دوران دشمن کی شکل کا تصور ذہن میں رکھے تو دشمن اپنے مذموم ارادوں میں ناکام رہے گا۔ اس کام کو چاند کے آخری ایام میں ہفتے یا منگل کے روز سے بھی شروع کر سکتا ہے اور متواتر اس دن تک پڑھتا رہے جب تک دشمن تائب نہیں ہو جاتا۔ درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَجِیْرُبِکَ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَۃَ (یہاں دشمن کا اور اس کی والدہ کا نام لے) **فَخُذْ اِلٰی حَقِّیْ مِنْهُ۔**

حضرت آدم علیہ السلام نے درود سے حق مہر ادا کیا

حضرت حوا کے حسن و جمال نے آدم علیہ السلام کو متاثر کیا تو آپ کے دل میں ان کی خواہش وصل ہوئی مگر فرشتوں نے آپ کو یہ کہہ کر روک دیا کہ پہلے ان کا حق مہر ادا کریں۔ حضرت آدم کے پاس اس عالم میں کچھ نہ تھا۔ حکم ہوا کہ دس بار میرے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ لو اور اس کو حق مہر کے طور پر پیش کرو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض کی 'یاالٰہی! وہ کون اتنا پیارا محبوب ہے جس کا نام حق مہر کے طور پر لیا جارہا ہے۔ فرمایا' وہ تیری ہی اولاد میں سے سردار دو عالم ہوگا۔ میں نے یہ ساری کائنات اسی کی خاطر بنائی ہے اگر مجھے اسے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں کوئی چیز ہی پیدا نہ کرتا۔ اس واقعہ کو قرطبی نے اپنی تصنیف میں لکھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

مندرجہ بالا درود پاک کو ایک ہزار بار پڑھنے سے اللہ کی ایک سو رحمت نازل ہوتی ہے جس سے پڑھنے والے کی ہر حاجت پوری ہوتی ہے' اس کے غم واندوہ ختم ہوجاتے ہیں اور لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

آنکھوں کی روشنی کے لیے درود: آنکھوں میں سرمہ ڈالتے وقت مندرجہ ذیل درود پاک پڑھنے سے آنکھیں روشن رہتی ہیں اور تمام بیماریوں سے محفوظ رہتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبَّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا

درود پاک کو جو شخص ادب و احترام سے قبلہ رو ہو کر ہر روز تین سو بار پڑھے گا اللہ کے فضل سے اس کی سخت سے سخت مشکل حل ہو جائے گی۔

"شرح دلائل الخیرات" کے مؤلف نے لکھا ہے کہ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق ہو وہ خالص نیت سے یہ درود پڑھے اور بعد از نماز عشاء ایک ہزار بار پورا کرے اور تو کو معطر کر کے باوضو ہی سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ چالیس روز کے اندر اندر ہی زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہو گی۔ اگر اللہ کرم کرے تو ہو سکتا ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر ہی زیارت ہو جائے۔

حضور کے ایک عاشق صادق حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اس درود پاک کو صبح و شام دس دس بار پڑھے گا تو اس پر اللہ کی رضامندی نازل ہو گی۔ اللہ کے قہر سے نجات ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے برائیوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے غم واندوہ مٹ جائیں گے۔

درود تنجینا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ

عَلٰی کُلِّ شَیۡئٍ قَدِیۡرٌ ○

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے کہ اس مقام پر **وَتَغْفِرُ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الزَّلَّاتِ وَتُكَفِّرُ عَنَّا بِهَا جَمِيْعَ الْخَطِيَّاتِ** کا اضافہ کیا جائے۔(فقیر حلوائی عفی عنہ)

درود شفاء: جو شخص بیماریوں سے تنگ آکر حکیموں اور ڈاکٹروں سے مایوس ہو گیا ہو اسے نہایت خلوص نیت سے جمعرات کو اس درود پاک (درود شفاء) کو آٹھ منزلوں میں مکمل کرے۔ ہر ایک منزل ایک دن میں مکمل کرے اور شرائط ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کا آغاز کرے۔ انشاءاللہ وہ کتنی ہی مصیبت میں کیوں نہ ہو نجات پائے گا۔

یہ درود پاک حضرت پیر غفار شاہ کاشمیری جامع مسجد تکیہ سادھواں اندرون شہر لاہور چھپوا کر عام لوگوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ شاہ صاحب کے انتقال کے بعد ان کی اولاد اور خلفاء بھی تقسیم کرتے رہے۔ (افسوس! اب یہ سلسلہ بھی بند ہو چکا ہے۔)

درود نجات وبا: ایک دفعہ مولانا شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ کے وطن میں ایک وبا پھوٹ پڑی۔ بہت سی اموات واقع ہوئیں۔ ایک رات انہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے حضور کی بارگاہ میں ہاتھ باندھ کر عرض کی' یارسول اللہ اس علاقہ میں وبا پھیل گئی ہے۔ حضور نے فرمایا' اگر یہ درود میری ذات پر پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ علاقہ بھر کو وبا سے محفوظ رکھے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَّبِعَدَدِ

كُلِّ عِلَّةٍ وَّ شِفَاءٍ ○

درود پاک اور بابا فرید شکر گنج: "راحت القلوب" میں فضائل درود پاک میں ایک حکایت یہاں نقل کی جاتی ہے کہ حضرت نظام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ ایک دن حضرت گنج شکر قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک نوجوان رئیس زادہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے بتایا۔ حضرت میں نے کل رات خواب دیکھا ہے' مجھے ایک نورانی قبہ دکھائی دیا اس قبے سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں اور اس کے ارد گرد بے پناہ لوگ جمع تھے۔

مجھے ایک نہایت ہی خوبصورت نوجوان قبے کے اندر باہر آتا جاتا نظر آتا اور لوگوں کے لیے اندر سے جوابات لا کر دیتا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ میانے قد والا خوبصورت نوجوان کون ہے اور اس قبے کے اندر کون تشریف فرما ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ اس قبہ میں سید الانبیاء حضرت محمد الرسول اللہ تشریف فرما ہیں اور یہ نوجوان عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں آگے بڑھا اور حضرت عبداللہ سے عرض کی' حضرت مجھے حضور کی زیارت کا بے حد شوق ہے اگر اجازت لے دیں تو میں بھی حاضر ہو جاؤں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود اسی وقت اندر گئے۔ تھوڑی دیر بعد واپس آکر کہنے لگے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ "ابھی تم ہماری زیارت کی تاب لانے کے قابل نہیں ہو' لیکن قطب عالم گنج شکر کے پاس جا کر کہنا کہ آپ ہر روز ہمیں درود پاک کا تحفہ بھیجا کرتے تھے کیا وجہ ہے کہ تین روز سے وہ تحفہ نہیں پہنچا"۔

حضرت خواجہ فرید شکر گنج کی عادت تھی کہ ہر روز تین ہزار بار درود

پڑھتے تھے اور حضور کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کرتے تھے مگر تین روز سے یہ تحفہ پیش نہ کر سکے۔ یہ کوتاہی اس وجہ سے ہوئی تھی کہ آپ کی شادی کو تین دن ہوئے۔ آپ اپنی بیوی کے پاس رات گزارتے اور اس طرح آپ درود پاک نہ پڑھ سکے۔ حضرت خواجہ فرید رحمتہ اللہ علیہ نے جونہی یہ بات سنی اپنی بیوی کے پاس گئے اور اسے تین طلاقیں دے کر آزاد کر دیا اور کہنے لگے جو چیز محبوب کی بارگاہ میں حاضری میں رکاوٹ ڈالتی ہے اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ ("خزینتہ الاصفیاء" کے مؤلف نے اس واقعہ کی نسبت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ سے بیان کی ہے۔)

زلف سجن دی اندر جنہاں اپنی جان پھسائی
زن فرزنداں تے دنیا دی رکھن چاہ نہ کائی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ○

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے "جو مجھے یاد کرتا ہے میں بھی اسے یاد کرتا ہوں"۔ اور ایک اور جگہ فرمایا اگر کوئی ایک بار درود بھیجے میں اس پر دس بار اپنی رحمت نازل فرماتا ہوں۔ جس شخص نے میری ایک بار تعریف کی میں بھی اس کی ایک بار تعریف کرتا ہوں۔ **فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ** (تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا) لیکن **مَنْ صَلّٰى**

عَلَيْكَ وَاحِدَةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (جو شخص آپ پر ایک بار درود پڑھے گا میں اس پر دس بار درود پڑھوں گا) اس طرح جو شخص حضور کی تعظیم کرتا ہے' اللہ تعالٰی اس کو کئی بار تعظیم و تکریم سے نوازتا ہے۔ اسے دس نیکیاں ملتی ہیں' دس برائیاں دور ہوتی ہیں اور پھر اس کے دس درجے بلند ہوتے ہیں۔

ایک نکتہ: قرآن میں حضور کی اطاعت کو خدا کی اطاعت بتایا گیا ہے۔ ایسے ہی جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ساری عمر پڑھتا رہے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا ایک بار مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ ساتھ ملا کر کلمہ پڑھے تو ایمان کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت خواجہ فرید شکر گنج رحمہ اللہ کی مجلس میں پانچ مسافر حاضر ہوئے اور کہنے لگے' حضرت ہم بہت دور سے سفر کر کے یہاں پہنچے ہیں' راستے میں ہمیں بڑی سختیاں اٹھانا پڑیں۔ ہم حج بیت اللہ کو جا رہے ہیں مگر زاد راہ ختم ہے۔ آپ ہمارے اخراجات کے لیے امداد فرمائیں۔

حضرت خواجہ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ان کی دردناک حالت دیکھ کر سجدہ ریز ہوئے اور کافی دیر کے بعد سر سجدے سے اٹھایا۔ آپ کے پاس ہی کچھ ٹھیکریاں پڑی تھیں ان پر "صلوۃ خمسہ" پڑھ کر دم کیا اور مسافروں کے ہاتھ پر رکھ دیں۔ حضرت کا یہ عمل دیکھ کر مسافر حیران ہوئے اور ایک دوسرے کو مایوسی سے دیکھنے لگے۔ آپ نے نور باطن سے ان کی قلبی کیفیت کو پا لیا۔ وہ ٹھیکریاں دیکھتے دیکھتے خالص سونے کے دینار بن گئیں۔ یہ دراصل اس درود پاک کی برکت تھی کہ نگاہ اکسیر کا کام کرنے لگی۔ وہ درویش حضور کی یہ کرامت دیکھ کر خوشی خوشی سفر کو روانہ ہوئے۔

تفسیر "روح البیان" میں لکھا ہے کہ جو شخص اس درود پاک کو وظیفے کے طور پر پڑھتا ہے اسے میدان حشر میں بلا حساب ثواب ملے گا۔ یہ درود پڑھنے والا حضور کے ساتھ ہوگا اور جنت میں بڑے درجات پائے گا۔ دین و دنیا کے تمام خطرات سے بچا رہے گا۔ حضرت خواجہ گنج شکر فرماتے ہیں کہ یہ درود تمام درودوں سے افضل ہے۔ اس درود پاک کو بلا ناغہ پڑھنے سے حضور کی محبت دائمی حاصل ہو جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ ○

ایک بزرگ عبداللہ نامی حکایت بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک خوش نویس (کاتب) ہمسایہ فوت ہو گیا۔ میں نے چند دن بعد اسے خواب میں دیکھا تو اس نے بتایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا۔ میں نے پوچھا کہ تمہارا کون سا عمل پسند آ گیا۔ اس نے بتایا کہ میری یہ عادت تھی کہ جہاں کہیں مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھنے کا موقعہ ملتا میں اپنی طرف سے ہی صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا' اسی طرح میں منہ سے بھی یہ درود پاک پڑھتا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بات پر بخش دیا۔

درود کی برکات: فضائل درود پاک میں ایک اور بات نظر سے گزری

ہے کہ جسے صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو اسے چاہیے کہ مندرجہ ذیل درود پاک پڑھے۔ اس درود پاک کو حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی روایت کی ہے کہ یہ درود زکوٰۃ نہ دے سکنے والوں کے لیے زکوٰۃ کا ثواب بہم پہنچاتا ہے۔ اسی درود پاک کو صاحب تفسیر "روح البیان" نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس سے مال و دولت میں برکت آجاتی ہے۔ "حصن حصین" میں اس درود پاک کو بڑی برکتوں اور رحمتوں والا قرار دیا گیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ○

اصحاب صفہ میں سے ایک صحابی نے بیان کیا ہے کہ جو شخص یہ درود پڑھ کر اللہ سے ستر بار بخشش مانگے گا اس کی دعائیں قبول ہوں گی اور اسے اولیاء اللہ کے درجات ملیں گے۔ جس مال سے زکوٰۃ ادا کر دی جائے اسے آگ نہیں جلاتی۔ اسی طرح جس جسم و زبان سے یہ درود پڑھا جائے گا' اسے آتش دوزخ نہیں جلا سکے گی۔

حکایت لطیف: حضرت امام سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ نے حج بیت اللہ کے موقعہ پر ایک ایسے شخص کو دیکھا جو دعاؤں کے بجائے بھی درود پاک ہی پڑھتا جاتا ہے۔ حالانکہ دوسرے لوگ مقررہ دعائیں پڑھتے ہیں۔ آپ نے اسے پوچھا کہ دعاؤں کے موقعہ پر یہ درود کیوں پڑھتے ہو۔ اس شخص نے نظریں اٹھا کر حضرت ثوری رحمہ اللہ کے چہرے کو دیکھا اور پوچھا' تمہارا نام کیا ہے۔ آپ نے بتایا' مجھے ثوری کہتے ہیں۔ وہ کہنے لگا'

آپ اس وقت کے ممتاز امام ہیں، اس لیے میں ایک راز کی بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ میں حج کے لیے آ رہا تھا، اس سفر میں میرا باپ بھی میرا ہم سفر تھا۔ وہ دوران سفر بیمار ہو گیا۔ میں نے بہت علاج کرایا مگر وہ کمزور سے کمزور تر ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ ہم قافلہ حجاج سے پیچھے رہ گئے۔ اسی دوران میرے والد کا انتقال ہو گیا۔

میں یکہ و تنہا ایک بیابان میں رہ گیا۔ بڑا پریشان تھا کہ کدھر جاؤں کیا کروں؟ میں نے دیکھا کہ میرے والد کا چہرہ پہلے سیاہ ہوا پھر شکل بدلنے لگی۔ حتیٰ کہ اس کا منہ خنزیر کی طرح ہو گیا۔ میرے لیے یہ واقعہ بڑا دل شکن تھا۔ میری سمجھ میں نہ آیا کہ میرے والد پر یہ سختی کیوں ہو رہی ہے۔ وہ کون سی بد عملی تھی جس کی وجہ سے یہ مصیبت آ گئی۔ ایک سفر دوسرے موت اور تیسرے یہ حادثہ۔ نہ کوئی واقف نہ آشنا، بیگانہ دیس، سفر درپیش، میں غم واندوہ میں ڈوب گیا۔ میں اسی غم میں سو گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک عربی نوجوان چاند کو شرما دینے والے حسن کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔ اس نے میرے والد کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور اپنا دست مبارک پھیرا تو چہرہ اصل حالت میں آ گیا۔ سیاہ رنگ درست ہو گیا۔ چند لمحوں بعد میرے والد کا چہرہ نور سے دمکنے لگا۔ وہ نوجوان جانے ہی لگا تھا میں نے دامن پکڑ لیا اور قسم کھا کر التجا کی، خدا کے لیے مجھے بتائیے آپ کون ہیں، نام کیا ہے؟ کہاں سے آئے ہیں؟

اس نوجوان نے بتایا، میرا نام محمد، احمد مکی المدنی ہے۔ میں ادب سے جھک گیا اور پوچھا کہ حضور میرے والد سے کیا بے ادبی ہوئی تھی کہ مرنے کے بعد اس کی شکل بدل گئی۔ آپ نے فرمایا، تمہارا باپ سود خوار تھا اور

اس بری عادت سے باز نہیں آتا تھا مگر رات سوتے وقت سو سو بار مجھ پر درود پڑھ لیا کرتا تھا۔ آج کی رات اس کا درود مجھے نہیں پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ وہ اللہ کے عذاب میں گرفتار ہے، شکل بدل گئی ہے۔ میں نے اس کی دستگیری کے لیے شفاعت کی اور اللہ نے اپنے فضل سے اسے معاف کر دیا۔

جونہی میری آنکھ کھلی میں نے والد کو دیکھا تو اس کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ جب میں نے دفن کیا تو جنگل سے آواز آئی۔ تمہارے باپ کو درود پاک کی برکت نے ڈھانپ لیا ہے اور اسے بخش دیا گیا ہے۔ حضرت میں نے اس دن سے عہد کر لیا ہے کہ درود پاک کے بغیر کوئی وظیفہ نہیں پڑھوں گا۔ صاحب "روح البیان" نے لکھا ہے، حضرت امام ثوری اپنے شاگردوں کو تلقین کیا کرتے تھے کہ ہر مصیبت، دکھ، درد کے لیے صرف درود پاک ہی پڑھا کرو۔

تشہد میں جو درود پاک پڑھا جاتا ہے اگر اسے سات بار مٹی پر دم کر کے سانپ پر پھینکی جائے تو وہ اندھا ہو جائے گا۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ اگر اس درود پاک کو کثرت سے پڑھا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

ابو رواعہ کا واقعہ: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور تاج الدین فاکہانی رحمتہ اللہ علیہما نے اپنی کتاب "مدارج النبوت" اور "قمر منیر" میں لکھا ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابو رواعہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ آپ آسمان اول پر فرشتوں کی امامت فرما رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یا حضرت یہ مقام کس عمل سے ملا ہے۔ انہوں نے بتایا

میں نے کئی ہزار حدیثیں لکھی ہیں ان میں جہاں بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آیا' میں نے درود پاک ساتھ ضرور لکھا۔

درود زیارت رسول: حضرت عبدالعلی محدث لکھتے ہیں جو شخص حضور کی زیارت کا خواہش مند ہو اسے چاہیے کہ ایک پاک بستر بچھا کر اسے معطر کرے اور خود بھی پاک صاف کپڑوں کے ساتھ قبلہ رو ہو کر یہ درود پاک پڑھے۔ نیند آئے تو سر قطب کی طرف رکھ کر قبلہ رو ہو کر لیٹ جائے اور درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جائے۔ انشاء اللہ زیارت سے مشرف ہو گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنُّوْرِ الذَّاتِیِّ السَّارِیِّ فِیْ جَمِیْعِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

حکایت: حضرت ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ہیں کہ کسی نے خواب میں ایک نیک سیرت انسان کو دیکھا اس کا حال پوچھا تو اس نے بتایا اللہ نے مجھے بخش دیا ہے۔ اس نے پوچھا' کس عمل سے اس نے بتایا کہ جب فرشتوں نے میرے گناہ تولے تو درود پاک کا پلڑا بہت بھاری تھا۔ اللہ نے حکم دیا کہ درود پاک کی برکت سے اسے جنت میں لے جاؤ۔

فضیلت درود پاک: حضرت تلمسانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے "محشی" کے صفحہ ساٹھ پر لکھتے ہیں کہ جو شخص تین تین بار صبح و شام اس درود پاک کو

پڑھتا ہے اس کے سارے گناہ مٹ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں قبول فرمائے گا۔ اسے ہر کام میں فتح حاصل ہوگی۔ جنت میں آل اصحاب اور رسول اللہ کے قریب جگہ ملے گی۔ جنت میں اعلیٰ درجات ملیں گے۔ وہ درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَسَھٰی عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ○

فاکہانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں اس درود پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے جو شخص اس درود پاک کو ستر بار پڑھے گا اسے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ حضور فرماتے ہیں جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ قیامت کے دن مجھے پہچان لے گا۔ حشر میں میری شفاعت کا حقدار ہو گا۔ حوض کوثر پر میرے ہاتھ سے پانی پیئے گا۔ اس درود پاک کو "حاشیہ منزل سوم دلائل الخیرات" میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ○

مندرجہ ذیل درود پاک کے متواتر پڑھنے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ یہ درود کتاب "مطالع المسرات

شرح دلائل الخیرات" میں درج ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ عَنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا ○

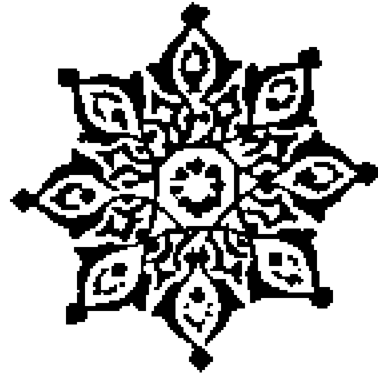
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درود پڑھنے والے کی شفاعت کو اپنے ذمہ لیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ مُنْزِلَ الْمُقَرَّبِ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ○

یہ درود پاک چودہ ہزار درود پاک جیسا ایک ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے پتھروں پر نقش کیا تھا۔ بعض اولیاء اللہ نے اس درود پاک کو تواتر سے وظیفہ بنایا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِکَ وَ لِسَانِ حُجَّتِکَ وَعَرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیُنِ مِّنْ نُوْرِ ضِیَاءِکَ مَعَ صَلٰوۃٍ تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَیَبْقٰی بِلِقَائِکَ لَامُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ

صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا
یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ○



حکایت: یہ واقعہ "حصن حصین" میں صحیح حدیث سے نقل کیا گیا ہے۔ حضرت شیخ محمد رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "ہدایت المسلمین" میں بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت عثمان غنی امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص کو ایک بڑی سخت حاجت درپیش ہوئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی اس شخص پر نظر شفقت فرمایا کرتے تھے۔ ابن حنیف رضی اللہ عنہ کے سامنے اس شخص نے اپنی دکھ بھری کہانی بیان کی کہ چند روز سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نظر شفقت میں تبدیلی آ گئی ہے اور وہ میری طرف التفات نہیں فرماتے۔ ابن حنیف نے اس شخص کو ایک دعا پڑھنے کو کہا۔ اور کہا اسے بہ وسیلہ نبی پاک گڑگڑا کر مانگو انشاء اللہ تمام امور بہ حسن وخوبی انجام پائیں گے۔

وہ دعا کرنے کے بعد جب خلیفتہ المسلمین کے دربار میں حاضر ہوا تو دربانوں نے اس کا استقبال کیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بڑی شفقت سے اسے اپنے پاس بٹھایا اور پوچھا تمہیں کوئی کام ہو تو بتاؤ۔ اس نے جو بھی کام تھا، عرضی کی۔ حضرت عثمان نے کر دیا۔ وہ دوسرے دن نہایت مسرور ہو کر حضرت ابن حنیف کے پاس آیا اور آ کر شکریہ ادا کرکے کہنے لگا، آپ نے امیرالمومنین کے پاس میری سفارش کی ہے، انہوں نے میرا کام کر دیا اور بے پناہ شفقت فرمائی۔

حضرت ابن حنیف نے بتایا میں نے تو کوئی سفارش نہیں کی اور نہ ہی تمہارا ذکر کیا لیکن میں نے ایک بار حضور نبی کریم کی بارگاہ میں ایک نابینے شخص کو دیکھا کہ وہ دربار رسالت میں حاضر ہوا اور اپنی حاجت بیان کرنے لگا۔ یہ دعا حضور نے اسے پڑھنے کو کہا تھا۔ میں نے بھی تمہیں وہ دعا پڑھنے

کو کہا ہے جس سے حضرت عثمان کا دل مہربان ہو گیا۔

نبی ولی نوں سچ کر جانوں مظہر عون الٰہی
پھڑو وسیلہ کر کر حیلہ ایہہ واصل درگاہی

حضرت ملا علی قاری "شرح شفا" (نسیم الریاض) میں لکھتے ہیں کہ یہ عمل ہر مشکل کام میں آتا ہے۔ ابن حنیف اس دعا کو ہر کام کے لیے سکھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ "جذب القلوب" میں لکھتے ہیں جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کا وسیلہ پکڑتا ہے وہ اپنا مطلب حاصل کر لیتا ہے۔ حضور کی رحلت کے بعد صحابہ کبار ہی وسیلے سے مشکلات حل کرتے تھے۔ تابعین اور تبع تابعین کا بھی یہی عمل رہا۔ اگر حضور کی زندگی کے بعد ندا جائز نہ ہوتی تو تابعین اور تبع تابعین کبھی ایسا کام نہ کرتے۔ "آثار السنن" میں لکھا ہے اس میں ذرہ بھر شک نہیں کرنا چاہیے۔ امام طبرانی نے "کبیر" میں یہی لکھا ہے۔ یہ وظیفہ ہم قارئین کے لیے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

دعائے معظم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحۡمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیۡ اَتَوَجَّہُ بِکَ فِیۡ حَاجَتِیۡ ھٰذِہٖ لِتُقۡضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡہُ فِیَّ ○

اس دعاء معظم کو "ترمذی شریف"۔ "نسائی شریف" اور "حصن حصین شریف" میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ اس دعا کے آداب اور طریقہ

میں یہ بات مزید لکھی ہوئی ہے وَمَنْ كَانَ لَهٗ ضَرُوْرَةٌ فَلْيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَاءَ (اگر کسی کو کوئی سخت ضرورت درپیش ہو تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے اور پاک صاف ہو کر دو رکعت نوافل ادا کرے پھر اس دعا کو پڑھے)

"اے اللہ! میں بیچارہ اور عاجز بندہ دلی درد کے ساتھ تجھ سے متوجہ ہوتا ہوں اور اس دعا کے لیے تیرے حبیب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بناتا ہوں۔ وہ نبی رحمت عاموں اور خاصوں کے لیے باعث رحمت ہیں۔ انہیں کے وسیلے سے بے پناہ بخشش عطا فرما۔ اے اللہ کے حبیب! آپ بھی میری طرف توجہ فرمائیں میں آپ کے وسیلہ سے ہی اللہ سے التجا کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے تیرے نبی کا وسیلہ ہی کافی ہے' اسی وسیلے سے ایک نابینا نے التجا کی تھی تو اس نے اسے بینائی عطا فرمادی"۔ آمین ثم آمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت یا مصیبت کے وقت درود سے پکارنا تو حدیث سے ثابت ہوا ہے اور "یا عباد اللہ" کی صدا لگانا بھی حدیث سے ثابت ہے۔

فَاِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْيَقُلْ "يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ"○

ترجمہ: "امداد کی ضرورت پڑے تو پکارا کرو اے اللہ کے بندو میری امداد کو پہنچو"۔

اس حدیث کو "بیہقی" نے بھی لکھا ہے۔ "ترمذی" اور "نسائی" نے بھی بیان کیا ہے۔ ابن حنیف نے حاکم سے اسے روایت کیا ہے۔

ایک دن ایک نابینے نے حضور کے پاس عرض کی، یارسول اللہ میری بینائی کے لیے دعا فرمائیں۔ حضور نے فرمایا، اگر صبر کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے نہیں تو مجھے دعا کرنا پڑے گی۔ نابینے نے کہا حضور اگر آپ نے مجھے اختیار دیا ہے تو میں پھر عرض کروں گا کہ میرے لیے آپ بینائی کی دعا کریں۔ حضور نے فرمایا جاؤ دور کہیں تنہائی میں چلے جاؤ، وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھو اور اللہ کے حضور یوں کہو۔

اِنَّ اَعمٰی آتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّاتِیَنِیْ ضُوْءً قَالَ اِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌلَّکَ قَالَ فَادْعُہُ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَیَدْعُوْا بِھٰذَاالدُّعَاءَ

وہ نابینا گیا اور ایک تنہا جگہ پہنچ کر اسی طریقہ سے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بینائی سے نوازا۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ حضور کی موجودگی میں اور آپ کی زندگی میں ایسا سوال تو درست ہے مگر بعد از وفات تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

ہم اس کے جواب میں یوں کہتے ہیں کہ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی معروف تصنیف "کتاب الشفاء" میں لکھا ہے، اس حکم کا اطلاق بعد از وفات اور غائب میں بھی ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا تھا یہاں سے دور چلے جاؤ کسی تنہا جگہ جہاں تم مجھے نہ دیکھ سکو۔ وہاں جا کر دعا کرو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور کی عدم موجودگی میں دعا قبول ہوئی تھی۔ بلکہ

حضور سرور کائنات نے ہی یہ طریقہ سکھایا تھا۔ حضور کا ظاہر و باطن ایک ہی ہے، حاضر و غائب حضور کے لیے یکساں ہے۔

حضور کی ظاہری زندگی کے بعد یہ عمل صحابہ کرام میں جاری رہا۔

حضرت علامہ ابن حجر مکی نے اپنی کتاب "الجواہر" میں اس مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جہاں کہیں زیارت مزار نبی کا ذکر کیا ہے اس نابینے کا واقعہ بیان کیا ہے۔ اگر حضور اس نابینے کے لیے خود بھی دعا فرما دیتے تو بینائی مل جاتی مگر حضور نے اسے دور جا کر اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ مصطفیٰ کے ساتھ دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا۔ آج تک اہل درد اپنی حاجت کے لیے حضور کا وسیلہ اختیار کرتے ہیں اور دعا قبول ہوتے دیکھتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی کا نظریہ: علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تالیف "خصائص کبریٰ" میں ابو نعیم کی روایت "سنن بیہقی" سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں، ابن حنیف رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے بتایا کہ جس شخص کو خلیفتہ المسلمین سے کام تھا اسے میں نے ہی دعا بتائی تھی جس سے اس کی مشکل حل ہو گئی تھی۔ شرح "دلائل الخیرات" میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ یہ دعا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معمول تھی۔

حضرت امام جزری محدث رحمتہ اللہ علیہ نے "حصن حصین" میں لکھا ہے کہ یہ دعا ہر حاجت کے وقت پڑھنی چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نابینے کو جو شرطیں بتائی تھیں ان کو سامنے رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

امام قسطلانی نے "مواہب الدنیا" میں اس حدیث کے اور فوائد بھی بیان فرمائے ہیں۔ حضور کی شفاعت کی طلب، لمحات غم کی تسلی کا حل، اسی دعا سے ہوتا ہے۔

مشکلات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دستگیری:

اس حدیث پاک میں دو قسم کی دستگیری اور امداد مانگنی ثابت ہوتی ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ خدا سے امداد طلب کی جائے اور حضور کا وسیلہ لیا جائے' دوسری بات یہ ہے کہ حضور سے براہ راست دستگیری حاصل کی جائے۔ اس حدیث میں **تُقْضٰی لِیْ** کے الفاظ اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ اس امر دشوار کو حل کیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک **اِنَّکَ لَتَہْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ**۔ آپ ہی سیدھے راستے کی راہنمائی فرمانے والے ہیں۔ حالانکہ حقیقی طور پر ہادی اللہ کی ذات ہے جو فرماتا ہے کہ **لَا تَہْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ** (یعنی آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں فرماسکتے) اور پھر **وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی** (یعنی آپ نے نہیں ماریں ہم نے وہ کنکریاں ماری تھیں) قرآن پاک میں ہے۔ (اس مسئلہ پر تفصیلی دلائل "تفسیر نبوی" جلد دوم میں دیکھئے) مجازی طور پر استاد اپنے شاگرد کو ہدایت دیتا ہے اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہدایت کا وسیلہ استاد کی ذات گرامی ہے۔ **اَنْبَتَ الْبَقْلَ الرَّبِیْعَ** (وہ کسان ربیع کی فصلیں اگاتا ہے) حالانکہ حقیقی طور پر فصلیں اگانے والا تو اللہ کریم ہے۔ **معنویون** کے لفظ سے حضور کی دستگیری واضح ہوتی ہے۔ فقیروں کی امداد' قیدیوں کی رہائی سب کی سب حضور کے اختیار میں ہے۔ اولیاء اللہ کی بارگاہ سے دامن مراد بھرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس لانے کی قدرت بھی رکھتے ہیں۔

اولیاء را ہست قدرت از الہ
تیر جستہ باز گر دانند ز راہ

(رومی)

اس نظریہ کی تائید میں وہابیوں کے امام اسمٰعیل دہلوی بھی اپنی کتاب "صراط مستقیم" میں لکھتے ہیں کہ میرے پیرو مرشد کو نقشبندی سلسلہ کے امام حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندیہ اور قادریہ طریقہ کے بانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہما نے بیک وقت فیض بخشا۔ اس نے اس کتاب کے آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ اولیاء اللہ اندھیروں کو نور سے بدل دیتے ہیں۔ "صراط مستقیم" کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ جب ولی کامل ہو جاتا ہے تو اس کے اندر اللہ کی صفات نمایاں ہونے لگتی ہیں۔ اس مقام پر اسے اللہ کہہ کر پکارنا بھی درست ہے اگر وہ یہ کہے کہ میرے باطن میں خدا ہے تو اسے حق ماننا چاہیے۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی اپنی تصنیف "نفخ الطیب" میں اپنے استاد قاضی شوکانی سے دستگیری حاصل کرتے ہیں اور امداد کے لیے فریاد کرتے ہیں۔

زمرۂ رائے درافتاد باارباب سنن
شیخ سنت مددے، قاضی شوکاں مددے!

اہل الرائے ارباب سنت سے جھگڑا کرتے ہیں، اے میرے شیخ میری امداد کو پہنچو، اے قاضی شوکاں میری مدد فرماؤ۔

وحید الزمان (غیر مقلد) اپنی کتاب "ہدیتہ المہدی" میں لکھتے ہیں، غیر اللہ سے مدد مانگنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ **تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى** نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی امداد کرو۔ **وَلَا**

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ گناہوں پر ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔ اولیاء اللہ مظہر عون الٰہی ہوتے ہیں۔ "تفسیر عزیزی" میں لکھا ہے' اللہ کی امداد ولیوں کی معرفت آتی ہے۔ نابینے کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضور کے وسیلے سے پکارنا اور حضور کی عدم موجودگی میں پکارنا جائز ہے۔

ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے "حرز ثمین" میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رحمت برسانے کے لیے ہر مقام پر حاضر ہیں اور ناظر ہیں۔ بعد از وفات بھی امت کی فریادیں سنتے ہیں۔ آپ کی روح بخشش کے لیے توجہ فرماتی ہے۔ اس زمانے میں حضور کو السلام علیک یا رسول اللہ کرکے خطاب کرنا جائز ہے۔ تشہد میں ایسا خطاب ہی مروج ہے۔

"بحرالرائق" نے "در مختار" سے نقل کیا ہے کہ اپنی خواہش کے اظہار پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوۃ وسلام پیش کریں۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ میں صلواۃ وسلام کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے فرشتوں کا معمول بتایا ہے۔ پھر اپنے بندوں کو تاکید فرمائی ہے کہ میرے حبیب پر صلواۃ وسلام پڑھیں۔ کتاب "الشفاء" میں قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں' نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وقت صلواۃ وسلام پڑھنا چاہیے۔ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ "نسیم الریاض" شرح "کتاب الشفاء" میں لکھتے ہیں کہ ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ حضور اکرم کی روح پاک ہر مسلمان کے گھر میں تشریف لاتی ہے۔ اس لیے صلواۃ سلام پڑھنے والوں کی آواز حضور تک بلاواسطہ

پہنچتی ہے۔

اسی طرح اقطاب و اولیاء کو پکارنا جائز ہے۔ وہ نائبان رسول ہیں۔ وہ ہر مشکل میں کام آتے ہیں۔ حضور نبی کریم کی یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ بزرگان دین کو مشکل کے وقت دور سے پکارنا اور ان کی دستگیری حاصل کرنا۔ اہل اللہ کا نہ صرف طریقہ ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا ضَلَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا اَوْ اَرَادَ عَوْنًا فَهُوَ بِاَرْضٍ لَّيْسَ بِهَا اَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ يَاعِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِىْ يَاعِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِىْ يَاعِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِىْ فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا تَرَاهُمْ وَقَالَ فِىْ حِصْنِ حَصِيْنٍ وَقَدْ جُرِّبَ ذَالِكَ ○

"زید بن یحییٰ نے عتبہ بن غزوان سے اور اس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور انہیں کسی امداد کی ضرورت ہو اور تم کسی ایسی سرزمین میں ہو، جہاں تمہارا کوئی یارومددگار نہ ہو تو تم پکارا کرو! اے اللہ کے بندو! میری مدد کو پہنچو۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کو پہنچو! اے اللہ کے بندو میری مدد کو پہنچو! یاد رکھو اللہ کے ایسے افراد موجود ہوتے ہیں جنہیں عام نظریں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ امداد کو پہنچتے ہیں"۔

صاحب "حصن حصین" نے اس عمل کو مجرب بتایا ہے۔(یہ عمل اگرچہ حدیث کی روشنی میں اکثر اہل ایمان کا معمول رہا ہے مگر راقم (مترجم و مرتب کتاب) نے اپنی زندگی کی پریشانیوں میں بعض اوقات آزمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بلاشک و ریب اللہ کی امداد شامل حال ہوئی اور دستگیری ہوئی اور یہ کئی بار تجربہ اور مشاہدہ میں آئی ہے۔) یہ حدیث عقبہ بن غزوان نے روایت کی ہے۔ اسے "حصن حصین" کے علاوہ ابن عباس نے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کی ہے۔ انہوں نے مزید وضاحت فرمائی ہے کہ حضور نے ہمیں یقین دلایا کہ جس شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے اور کسی بیابان میں اکیلا اور بے یارومددگار ہو اور اسے مشکلات کا سامنا ہو تو وہ زور سے ندا کرے اور تین بار اللہ کے بندوں سے فریاد کرے۔ اللہ کے ایسے بندے جو نظر نہیں آتے امداد کو پہنچتے ہیں۔ یہ بات صاحب "حصن حصین" نے بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ عمل کرنے میں جنگل بیابان کا ہونا ضروری نہیں، شہر میں بھی یہ عمل کیا جا سکتا ہے۔ حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ "حرز ثمین" میں فرماتے ہیں، یہ حدیث مرفوع ہے اور صحیح ہے۔ بہت سے مشائخ نے اس عمل کو مجرب بتایا ہے۔ حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی دعوات میں ایک امام سے بیان کیا ہے کہ ہمارے شیخ کبیر ایک دفعہ ایک جنگل میں سفر کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھ سے ان کا خچر چھوٹ کر جنگل میں بھاگ گیا۔ وہ اس کے پیچھے دوڑے مگر وہ دور نکل گیا۔ ساری تدابیر بیکار ثابت ہوئیں۔ انہوں نے اس حدیث پر عمل کیا تو خچر کو کوئی چیز گھیر کر آپ کے پاس لے آئی۔ اس کے بعد وہ خچر اتنا اصیل ہوا کہ کبھی سرکشی نہ کی۔

رجال الغیب: حضرت امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کے بندے "رجال الغیب" ہیں جو اولیاء اور اوتاد کا رتبہ رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کے بندے ہماری نظروں میں نہیں آتے لیکن وہ سارے جہاں میں پھرتے رہتے ہیں اور دادرسی کرتے ہیں۔ یہ اللہ کے شیر دور و نزدیک کی ندائیں سنتے ہیں اور مظلوموں کی امداد کرتے ہیں۔ وہ اپنی قوت پرواز سے جہاں چاہیں آن کی آن میں پہنچ جاتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی معروف کتاب "حجتہ اللہ البالغہ" میں لکھا ہے کہ یہ اللہ کے بندے "رجال الغیب" ملائیکہ کی طرح خاص مراتب پر فائز ہوتے ہیں اور اسی طرح ان کی شان اور قدر ہوتی ہے۔ وہ مومنوں کے کام کرتے ہیں' ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں' نیکیوں میں اضافہ کرنے کے لیے دلوں میں الہام کرتے ہیں۔ شاہ اسمٰعیل دہلوی نے اپنے رسالے "منصب امامت" میں لکھا ہے' ان "رجال الغیب" کا ایک فرد ہزاروں انسانوں کی دادرسی کرتا ہے اور یہ حضرات ہزارہا مقامات پر تصرف فرماتے ہیں۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ' ابن عدی سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس حدیث کی سند حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملائی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو' جو ایک جنگ میں شہید ہوئے تھے' فرشتوں کے ایک مجمع کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ فرشتے حبشہ میں بھی بشارتیں دے رہے تھے۔

بشارت کے بعد حضرت جعفر کا سلام: حضرت ابن عباس رضی اللہ

عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن تمام صحابی حضور کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بھی پاس ہی پردے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غائبانہ آواز کے سلام کا جواب دیا۔ آپ نے بی بی اسماء کو بتایا کہ حضرت جعفر نے سلام بھیجا ہے۔ وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل کے ساتھ سیر کر رہے تھے۔ مجھے جعفر بتا رہے تھے کہ میدان جنگ میں مجھے ستر سے زیادہ زخم تو سینے پر ہی لگے تھے' جب میرا بازو کاٹا گیا تو میرے دائیں ہاتھ میں جھنڈا تھا' پھر میں نے اسے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا' وہ بھی کٹ گیا تو میں نے اپنی گردن میں رکھ کر جھنڈے کو بلند رکھا۔ میری اس ادا کو اللہ تعالیٰ نے اتنا پسند فرمایا کہ اب مجھے جبرئیل و میکائیل کے ساتھ پرواز کی اجازت دے دی ہے۔

یہ لوگ دنیا کی باتیں سنتے ہیں اور فرشتوں کی طرح مراتب حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ہماری نگاہیں انہیں دیکھ نہیں سکتیں۔ وہ ہمارے حالات سے واقف ہوتے ہیں جس طرح ملائیکہ دنیا کے امور میں اپنی قوت کا مظاہرہ کرتے ہیں اسی طرح ایسے لوگ دنیا کے معاملات پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادٌ**۔ اللہ کے کچھ بندے ہوتے ہیں۔ **لَا نَرٰی لَھُمْ** جنہیں دیکھا نہیں جاتا۔ ان بندوں سے یہی لوگ (رجال الغیب) مراد ہیں۔

حضرت نظامی گنجوی رحمتہ اللہ علیہ نے "مخزن اسرار" میں لکھا ہے کہ اولیاء اللہ آسمان کے نیچے کام کرتے ہیں۔ وہ عام لوگوں کی طرح نہیں کرتے۔ وہ قبروں میں رہتے ہوئے تمام کائنات ارضی کی سیر کرتے رہتے

ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ غوث الاعظم ہوتے ہوئے تمام اولیاء اللہ' خواہ وہ زمین کی پشت پر ہوں یا قبروں میں' حضرت غوث الاعظم کی غوثیت کے زیر اثر ہیں۔ آپ مشرق و مغرب تک تصرف فرماتے ہیں اور لوگوں کی امداد فرماتے ہیں۔ حضور غوث الاعظم فرماتے ہیں کہ "میرا کوئی مرید مصیبت میں پکارتا ہے تو میں اس کی دادرسی کرتا ہوں"۔

ایک دن حضرت غوث پاک منبر پر کھڑے وعظ فرما رہے تھے تو ایک شخص نے دوران وعظ کئی میلوں سے کھڑے ہو کر فریاد کی "یا حضرت! میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں مدد فرمایئے"۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے دور مشرق کی طرف دیکھا کہ ایک ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں ملبوس ایک آدمی نظر آیا۔ اس نے مجھے ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف بلایا۔ میں پاس گیا تو مجھے اونٹ دکھاتے ہوئے غائب ہو گیا۔ میں نے اونٹوں کو سنبھال لیا لیکن وہ شخص مجھے پھر دکھائی نہ دیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور انبیاء علیہم السلام اور اپنے متوسلین کو اطلاع دے دیتا ہے اور ان کی آواز بھی سنا دیتا ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے ساریہ رضی اللہ عنہ کو دور سے ہدایت فرما دیتے ہیں۔ انہوں نے اس آواز کو دور دراز کے فاصلے سے سن لیا۔ دور سے سننا قرآن پاک سے ثابت ہے۔ **وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ** جنت والوں نے آگ والوں کو پکارا' جو وعدہ ہم نے دیا تھا وہ تم نے پالیا انہوں نے اقرار کیا۔ ہاں

اس صاف آواز کو دوزخ والوں نے سنا حالانکہ جنت اور دوزخ کے درمیان بہت بڑا فاصلہ ہے۔ وہ ایسا کرنے سے مشرک نہیں بن گئے بلکہ وہ اس پکار اور شنید کے باوجود جنت میں رہے۔ پھر ایک اور مقام پر آتا ہے **وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ** ۝ دوزخ والوں نے جنت والوں کو پکارا اور کہا ہمیں تھوڑا سا پانی پلا دو۔ وہ روزی جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے دی ہمیں بھی دے دو۔ انہوں نے جواب دیا یہ دونوں چیزیں تو کافروں کے لیے اللہ نے بند کر دی ہیں۔ مشکوۃ شریف میں ایک حدیث میں یہ بھی ملتا ہے کہ حوریں دنیا کی عورتوں کو صدا دیتی ہیں۔ حافظ محمد لکھوی (وہابی) نے اپنی کتاب "احوال الاخرت" میں بیان کیا ہے کہ اصحاب کہف کو ایک عرصہ تک صندوقوں میں رکھا گیا تو انہیں معلوم ہو گیا اور بادشاہ کو خواب میں کہا کہ ہم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں، ہمیں مٹی میں ہی دفن کیا جائے۔ بادشاہ نے انہیں سونوں کے صندوقوں میں سے نکال کر مٹی میں دفن کیا۔

حضرت شاہ ابو المعالی لاہوری نے یہ واقعہ بیان فرمایا تھا کہ علی خباز اور محمد بزاز رحمتہ اللہ علیہما نے حضرت غوث اعظم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے سنا کہ آپ نے کئی بار فرمایا کہ اگر کوئی دردمند شخص مجھے امداد کے لیے پکارے گا یا میرے وسیلے سے حاجت طلب کرے گا تو اس کی حاجت روائی کروں گا۔ **یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ** اے اللہ کے بندو میری امداد کرو۔ اولیاء اللہ خواہ اہل قبور میں سے ہوں، یا زندوں میں سے وہ اپنے دور و نزدیک مریدوں کی امداد فرماتے ہیں۔

چار ولی اللہ اپنی قبروں میں نمازیں ادا کرتے ہیں: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ۔ نے "شرح مشکوۃ" میں "باب زیارت قبور" میں لکھا ہے کہ چار ولی اللہ اپنی قبروں میں بھی زندہ ہیں۔ ایک معروف کرخی، دوسرے حضرت غوث الاعظم، تیسرے حضرت موسیٰ کاظم (مگر چوتھے کا علم نہیں ہو سکا) رضی اللہ عنہم۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اولیاء اللہ کے تصرف کی بات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کے پیرو مرشد کو قادریوں اور نقشبندیوں سے بیک وقت روحانی فیض ملا تھا۔ سید احمد بریلوی کو حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند اور حضرت جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فیض بخشا تھا۔

"صراط مستقیم" میں اسمٰعیل دہلوی نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ اولیاء کرام فرشتوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔ بعض ملاء الاعلیٰ کی طرح کام کرتے ہیں، بعض "مدبرات فی الامر" کی طرح امور دنیا طے کرتے ہیں۔

"صراط مستقیم" میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اولیاء اللہ اپنے آپ سے فانی ہوتے جاتے ہیں مگر اللہ سے باقی ہوتے ہیں۔ انہیں غیب سے امداد حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کے فضل کی بارشیں ہوتی ہیں جس طرح ایک شہنشاہ اپنے نائب کو وسیع اختیارات سے نوازتا ہے اور اسے لوگوں کو سزا دینے اور انعامات سے نوازنے کے پورے پورے اختیارات ہوتے ہیں، شہنشاہ نے اسے پورے پورے اختیارات دیئے ہیں۔ اگر کوئی ولی اللہ دعویٰ کرے کہ میرا کابل سے بحیرہ قلزم تک اختیار ہے تو درست ہے۔ وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اللہ کا یہ ملک میرے زیر نگیں ہے۔ اللہ نے مجھے اختیارات دیئے ہیں تاکہ میں اس کا انتظام و انصرام کروں۔ اس ظاہری

دنیا میں اور عالم برزخ میں اس کو پورا پورا اختیار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے اپنے ولیوں کو منتخب کیا ہے۔

کتاب "صراط مستقیم" میں شاہ اسمٰعیل دہلوی ایک سو ایک صفحہ پر لکھتے ہیں کہ "عرش سے فرش تک تمام مخلوق خدا اولیاء کرام کے تصرف میں ہے۔ اولیاء اللہ ملائکہ کے اختیارات رکھتے ہیں۔ بعض تو ملاء الاعلیٰ کی طرح دلوں پر حکومت کرتے ہیں اور مخلوق خدا کے کام سنوارتے ہیں۔ بعض تدابیر کر کے ضرورت مندوں کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں۔ بعض رزق کی تقسیم کرتے ہیں۔ بعض بارشیں برساتے ہیں۔ بعض طوفانوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ بعض رحم مادر میں مخلوق کی پرورش کے نگران ہیں۔ ہم نے جن ملائیکہ کا اوپر ذکر کیا ہے بعض ملاء اعلیٰ اور مدبرات یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی رضا میں تمام ملکوں میں کام کرتے ہیں۔ زمین و آسمان کی مخلوق کی حاجت روائی کرتے ہیں۔ جونہی کوئی پکار کرتا ہے اس کی فریاد کو پہنچتے ہیں۔ جس طرح ملک الموت جان قبض کرنے پر مقرر ہے اور وہ ایک لمحہ میں لاکھوں جانیں قبض کر لیتا ہے اس مصروفیت کے باوجود ذکر الٰہی میں بھی کمی نہیں آنے دیتا۔ یہ دونوں کام بیک وقت ہوتے ہیں۔ ایک کام دوسرے فریضہ میں حارج نہیں ہوتا۔ ایسے ہی ایک فرشتہ انسانوں کے دلوں میں الہام کرتا رہتا ہے۔ حضرت میکائیل سارے جہان فیض کی بارشیں برساتا رہتا ہے' اسی طرح حضرت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ بغداد میں بیٹھے بیٹھے لاکھوں مریدوں کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں"۔

مشرق و مغرب کی فریادیں بھی بغداد پہنچتی ہیں لیکن ذکر الٰہی بھی جاری

رہتا ہے۔ حضرت شاہ نقشبند بہاء الدین بخاری، حضرت شہاب الدین سہروردی، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہم کے احکام چاردانگ عالم میں چلتے ہیں۔ یہ ملاء الاعلیٰ کی طرح اپنے بلند رتبہ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ان کے خلفا و مرید مدبرات کی طرح عام مریدوں کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں۔ "صراط مستقیم" کے آخریں حصہ میں اسمٰعیل دہلوی اس موضوع پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں:-

"یہ لوگ حضور کے امتی، اتباع کرنے والے ہیں اگر ان لوگوں کا یہ تصرف ہے یا اختیارات ہیں، تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات ودرجات کا کیا مقام ہوگا۔ بخارا سے حضرت بہاء الدین، بغداد سے حضرت غوث الاعظم فیض رسانی کے لیے سید احمد بریلوی پر جھگڑتے رہے، یہ جھگڑا ایک ماہ چلتا رہا۔ آخر کار دونوں اس بات پر راضی ہوئے کہ دونوں فیض سے نوازیں۔ دونوں نے مل کر توجہ فرمائی تو قادری اور نقشبندی فیض میرے پیرو مرشد سید احمد بریلوی کو ملا۔ ایسے ہی حضرت بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ قبر میں بیٹھ کر امداد فرماتے ہیں"۔

اسمٰعیل دہلوی کے مندرجہ بالا خیالات سے واضح ہوتا ہے کہ ایک تو دونوں بزرگوں کو بغداد اور بخارا میں ہوتے ہوئے یہ علم ہوا کہ ہندوستان میں ایک بزرگ سید احمد بریلوی نامی جو اسمٰعیل دہلوی کا مرشد ہے خود ابھی تک بے مرشد ہے۔ اسے بیعت کیا جانا چاہیے۔ پھر دونوں اپنی افتاد طبع کے لحاظ سے اکٹھے ہندوستان آپہنچے اور اتنی طویل مسافت کو طے کر کے آئے۔ ایک بغداد سے دوسرا بخارا سے دونوں بیک وقت آئے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے پروگرام، رفتار اور اوقات سے اچھی طرح

واقف تھے۔ انہیں سماعت' ادراک' شعور اور تصرف کے اختیارات حاصل تھے اور دونوں میں برابر برابر۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک' دوسرے سے یقیناً پیچھے رہ جاتا۔ ایک' دوسرے کے پروگرام سے ناواقف ہوتا۔ ایک بات یہ بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ان بزرگوں کا مرید جہاں کہیں بھی ہو' اس تک رسائی ہوتی ہے اور اس کے پوشیدہ حالات کی خبر ہوتی ہے۔ ایک اور بات جو سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنی توجہ سے فیض بخشتے ہیں۔ پھر یہ بزرگ قبروں میں ہوتے ہوئے بھی فیض بخشتے ہیں۔ اسمٰعیل دہلوی کے مرشد کی طرح ہزاروں حضرات اس فیض سے فیض یاب ہوتے ہیں اور یہ بزرگ کائنات ارضی کے شہروں' قصبوں میں اپنے عقیدت مندوں کو آسانیاں مہیا کرتے رہتے ہیں۔

حضرت جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "فتوح الغیب" کے چوتھے مقالے میں لکھا ہے کہ "جس طرح بارش سے کھیت سرسبز ہوتے ہیں۔ لوگوں کی بیماریوں اور تکلیفوں میں کمی ہوتی ہے۔ اسی طرح بزرگوں کی توجہ سے بیماریوں اور مصائب کا حل ہوتا رہتا ہے"۔ اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب "منصب امامت" میں لکھا ہے کہ "شام میں چالیس ابدال ایسے رہتے ہیں جو مخلوق خدا کی حاجتیں پوری کرتے رہتے ہیں۔ نبی اور ولی سے امداد طلب کرنا عرفان الٰہی کی نشانی ہے کیونکہ یہ لوگ مظہر عون خداوندی ہیں"۔

ربیعہ جو چاہو مانگو: "مسلم شریف" میں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کی گئی ہے اور اس حدیث کو ربیعہ نے بیان کیا ہے۔ حضور نے فرمایا تم جو چاہتے ہو مجھ سے مانگو۔ قرآن پاک میں آیا ہے:

اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ۔ "اللہ اور اس کے رسول نے ان لوگوں کو غنی بنادیا"۔ اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول لوگوں کو غنی بناتا ہے۔ یہ اوصاف خداوندی اللہ کے عطا کردہ ہیں۔

مشکوۃ شریف "باب السجود" میں بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔ امام نووی نے اپنی شرح میں امام بوصیری کا یہ شعر نقل کیا ہے اِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا۔ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ "تمام دنیا اور اس کی چیزیں حضور ہی کی بخشش اور عنایت ہے اور لوح محفوظ اور قلم تو آپ کے علوم میں سے ایک علم ہے"۔ (تفصیل کے لیے "اشعۃ اللمعات" شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی دیکھیں۔ فقیر حلوائی)

اسمٰعیل دہلوی جیسا وہابی بھی بزرگوں کے ان کمالات کا اقرار کرتا ہے اور "صراط مستقیم" میں بزرگوں کے کاموں کو اللہ کا کام قرار دیتا ہے۔ "وحدت الوجود" کے سلسلہ میں وہ لکھتا ہے کہ لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہ۔ (میرے دامن میں سوائے اللہ کے کچھ نہیں) پھر یہ بھی لکھتا ہے کہ اَنَا الْحَقّ کہنا جائز ہے۔ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ۔ میں اللہ ہوں تو فرشتے کی آواز تھی۔ فرشتے نے اپنے آپ کو اللہ کہہ کر حضرت موسیٰ کو مخاطب کیا تھا۔ تو اولیاء اللہ ایسے مقام پر اَنَا الْحَقّ کہہ لیں تو کون سی تعجب کی بات ہے۔ وہابیوں کا یہ امام ایسے عقائد کی تبلیغ کرتا ہے مگر عام وہابی اولیاء اللہ کے صفات کے قائل نہیں اور مسلمانوں کو پیر پرستی کے طعنے دیتے رہتے ہیں۔

درود شفاعت رسول: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل درود پاک پڑھنے والے کے لیے اپنی شفاعت واجب قرار دی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۝

حکایت: ایک غم زدہ عورت ایک ولی اللہ کے پاس حاضر ہوئی اور فریاد کرنے لگی کہ میری لڑکی فوت ہو گئی ہے' اس کے درد و غم میں مجھے چین نہیں آتا۔

روشن مکھڑا چن دا ٹکڑا داغ گئی لا سینے
مڑ اوہ شکل نہ نظری آئی گزرے سال مہینے

میری ایک ہی بیٹی تھی۔ میں اس کی جدائی میں ہر وقت تڑپتی رہتی ہوں۔ میرے گلستان زندگی میں خزاں آ گئی ہے۔ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس سے میں اپنی بیٹی کو ایک نظر دیکھ لوں۔ ولی اللہ نے اسے ایک وظیفہ بتایا۔ ایک رات وہ لڑکی اسے خواب میں نظر آئی۔ وہ سخت عذاب میں تھی' اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ صبح ماں اسی ولی اللہ کے پاس آئی اور رو کر کہنے لگی' میری بیٹی تو سخت عذاب میں ہے۔ مجھے کوئی علاج بتایئے۔ ولی اللہ نے کہا کہ اللہ کی راہ میں صدقہ دو۔ کچھ عرصہ بعد اس ولی اللہ کو وہ لڑکی دکھائی دی۔ اس کی شکل نورانی حوروں کی طرح تھی اور حوروں کے اجتماع میں خوش خوش گھوم رہی تھی۔ وہ اپنی محبوبی اور حسن و جمال میں کمال رکھتی تھی اور جنت کے مختلف باغات میں سیر کر رہی تھی۔ اس ولی نے پوچھا تم کون ہو! اور کس کی بیٹی ہو۔ اس نے حقیقت حال بیان کرتے ہوئے کہا' حضور میں اسی عورت کی بیٹی ہوں جسے آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تھا' جو مجھے خواب کے دوران عذاب میں دیکھ کر چیخ اٹھی تھی۔ میری طرح ایک سو

پچاس اور گناہگار ایسے ہی عذاب میں مبتلا تھے۔ ایک دن ایک نیک انسان ہمارے قبرستان سے گزرا۔ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اور اہل قبرستان کو بخشا۔ اس درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر سے عذاب ختم کردیئے۔

اس عاجز حلوائی اتے اے سلطان جہاناں
اپنے بحرکرم تھیں حضرت قطرہ رحمت پاناں
نام تیرا دن رات وظیفہ ہور نہیں کجھ بلے
شرم عاجز دی تینوں سائیاں زور نہیں کجھ چلے

جو شخص مندرجہ ذیل درود شریف گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے گا' اس پر آگ اثر نہیں کرے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِیْعِ الْاُمَّتِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ○

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے شوق میں جو شخص تین بار یہ درود پاک پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کردے گا۔ یہ حدیث "بخاری" اور "مسلم" میں لکھی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک درود کے بدلے میں دس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ بے پناہ مفید ثابت ہوا ہے۔ دنیا میں جتنے سودے ہیں ان میں اتنا نفع کسی میں نہیں ہوتا جتنا کہ اس وظیفہ پاک میں ہے۔ ایک بار پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اے تاجران دنیا اور اے سوداگران جہاں اٹھو! اور اس مال عزیز میں تجارت کی بنیاد ڈالو! اس سوداگری میں نفع ہی نفع ہے' پھر نفع بھی دس

گنا!

لوگ کیمیاگری سیکھنے کے لیے عمریں ضائع کر دیتے ہیں اگر انہیں اس اکسیر اعظم کے حقائق پر یقین آ جائے تو وہ مالا مال ہو جائیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سارے اکسیروں سے اعلیٰ ہے۔ یاد رکھو! یہ زندگی دوبارہ نہیں ملے گی' اسے غنیمت شمار کریں۔ فقرا اور مساکین کے لیے بھی یہ درود پاک ایک خوشخبری ہے۔ خاص کر وہ فقراء جو اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ میں ہیں اور لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ (اور انہیں زمین کی سیر کی استطاعت نہیں ہے) حضور کا اعلان رحمت فقراء کے لیے کتنا دلکش ہے۔ یَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ اِصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَتَرِدُّ عَلَیَّ۔ "اے فقیرو! صبر کرو' حوصلہ کرو تم مجھے حوض کے کنارے ملنے والے ہو اور میرے پاس اکٹھے ہونے والے ہو"۔

یاد رہے کہ فقیروں کے لیے حکم ہے کہ وہ اگر بلند آواز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں تو ان کا مقام مجاہد فی سبیل اللہ سے کم نہیں۔ اس درود پاک کی تاثیر اتنی سریع الاثر ہے کہ اگر بیٹھا شخص پڑھے گا تو کھڑا ہونے سے پہلے بخشا جائے گا۔ اگر سونے سے پہلے پڑھے گا تو جاگنے سے پہلے بخشا جائے گا وہ درود یہ ہے اور اسے "دلائل الخیرات" میں بھی لکھا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ o

عربی اشعار

صَلُّوْا عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیۡہِ نُوۡرٌ یُعۡقِدُوۡا
مَنۡ کَانَ صَلَّ قَاعِدًا یَّغۡفِرُلَہٗ
قَبۡلَ الۡقِیَامِ لِلۡحِسَابِ یُعَجِّلُوۡا
وَکَذَالِکَ اِنۡ صَلَّ عَلَیۡہِ قَاعِدً
یَّغۡفَرُلَہٗ قَبۡلَ الۡقُعُوۡدِ وَ یُرۡشَدَ
مَالَاحَ فِی الۡاٰفَاقِ نَجۡمُ الۡفَرۡقَدٗ
صَلَّ عَلَیۡہِ اللّٰہُ وَجَلَّ جَلَالُہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃَ الۡکَرَمِ بِھَا مَثۡوَاہُ وَتُشَرِّفُ بِھَا عُقۡبٰہُ وَتُبَلِّغُ بِھَا یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ بَنَاہُ وَ رَضَاہُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃُ تَعۡظِیۡمًا تَحَقِّقُ یَامُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ○

یہ درود پاک سات جمعے ہر جمعہ کے دن سات سات بار پڑھنے سے اللہ کے حبیب کی شفاعت واجب ہو گی۔ اس حدیث کو امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے مرفوع لکھا ہے۔

حکایت: حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ماجدہ کو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ وقت نماز عشاء سے تھوڑا سا پہلے تھا۔ حضور نے سیدنا صدیق اکبرؓ سے کچھ گفتگو فرمائی اور جب سیدنا صدیق اکبر رخصت ہونے لگے تو حضور نے فرمایا، صدیق اکبر تمہارا کیا حال ہے۔ حضرت صدیق اکبر نے عرض کی، یارسول اللہ سب خیر و عافیت ہے۔ مگر میں درخواست لے کر آیا ہوں کہ آپ دعا فرمائیں کہ میری

والدہ دولت ایمان حاصل کرلے۔ حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اس ضعیفہ نے اسی وقت اپنے لب ہلائے اور اسی وقت کلمہ شہادت بلند آواز سے پڑھا۔ لوگ کہتے ہیں اس کے بعد حضرت صدیق اکبر کی والدہ کا معمول رہا کہ جب نیند سے بیدار ہوتیں تو کلمہ شہادت پڑھتیں اور کہتیں اس حکم کی بدولت مجھے دولت ایمان ملی ہے۔

سبحان اللہ۔ وہ کیا خوش قسمت لوگ تھے کہ سوتے وقت حضور کو حالت کفر میں دیکھتے صبح کے وقت اٹھتے تو دولت ایمان سے مالا مال ہو کر حضور کا چہرہ انور دیکھتے۔ حضرت ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ایک تصنیف میں بیان کیا ہے کہ کسی شخص کو خواب میں ایک نیک مرد نظر آیا۔ اس کی حالت پوچھی گئی تو اس نے بتایا' مجھے اللہ تعالیٰ نے اس وقت بخش دیا جب میرے گناہ تولے جا رہے تھے۔ درود پاک نے میری نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دیا۔ اللہ نے حکم فرمایا اس شخص کا مزید حساب نہ لو' اسے جنت میں لے جاؤ۔ درود پاک کے مقابلہ میں گناہوں کی کیا حیثیت ہے! مندرجہ بالا درود پاک کی فضیلت میں ایک یہ بات بھی کہی جا سکتی ہے کہ اس درود پاک کو ایک بار پڑھنے والا ایک ہزار بار درود پڑھنے والے کے برابر ہے۔

درود چودہ ہزاری: یہ درود پاک کسی صاحب بصیرت بزرگ نے پہاڑوں کے پتھروں پر قلم قدرت سے لکھا ہوا پایا تھا اور اسے یاد کر لیا۔ صاحب "دلائل الخیرات" نے اسے منزل سوم میں درج کیا ہے۔ یہ درود ایک بار پڑھنے سے چودہ ہزار درود پاک کا ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ
اَنْوَارِکَ وَ مَعْدَنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ

مَحَبَّتِکَ وَعُرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَ اِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِیَاءِکَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِکَ لَامُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عَمَلِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْهِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ○

عربی اشعار

یَافَوْزُ مَنْ صَلَّ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ
یُظْفَرُ عَلَیْهِ بِالنَّعِیْمِ السَّرْمَدِیْ
اِنْ شِئْتَ مِنْ بَعْدِ ضَلَالَةٍ تَهْتَدِیْ
صَلِّ عَلٰی هَادِ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ
یَا مُؤْمِنًا صَلُّوْا عَلَیْهِ لِیَظْفَرُوْا
بِالْبُشْرِ وَالْعَیْشِ الْهَنِیْئِ الْاَرْغَدِ
وَیَخُصَّکُمْ رَبُّ الْاَنَامِ بِفَضْلِهٖ
وَالْفَوْزِ بِالْجَنَّاتِ یَوْمَ الْمَوْعِدِ

ترجمہ: جس شخص نے نبی کریم پر درود پاک پڑھا وہی مراد کو پہنچا اور اسی نے ہی فوز و فلاح کی منزل پائی۔ اگر تم گمراہی کے بعد بھی ہدایت چاہتے ہو تو ہادی برحق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر

کثرت سے درود پاک پڑھا کرو۔ اے مومنین حضور پر درود پڑھو! تمہیں فتح اور خوشگوار زندگی کی بشارتیں ملیں گی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جنات اور ایام موعود میں اپنے مخصوص بندوں میں جگہ دے گا۔

قبر سے خوشبو کے جھونکے: حضرت پیر قصوری (حضرت خواجہ محی الدین قصوری دائم الحضوری مؤلف کتاب کے دادا پیر تھے) دائم الحضوری حضرت خواجہ محی الدین نقشبندی نور اللہ مرقدہ کا معمول تھا کہ آپ کثرت سے درود پاک پڑھا کرتے۔ ان کا وصال ہوا اور وہ عالم برزخ میں قیام پذیر ہوئے، تو میں نے ان کی قبر پر کئی بار خود حاضر ہو کر یہ کیفیت دیکھی کہ قبر سے خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں۔ مجھے یوں محسوس ہوتا کہ کسی عطار نے اپنی ساری خوشبوؤں کو بکھیر دیا ہے۔ میں نے تپتی ہوئی دھوپ میں حاضری دی۔ مگر آپ کی قبر کے پاس تمام پتھروں اور اینٹوں کو ٹھنڈا پایا۔ وفات کے وقت آپ کے چہرہ مبارک سے نور اور بدن سے خوشبو کی مہک آتی تھی۔ نور کی لاٹیں آسمان تک دکھائی دیتی تھیں۔ آپ کے جنازے میں بے حد و حساب لوگ جمع ہوئے تھے۔ میں اکثر لوگوں کے جنازوں میں شریک ہوا مگر مجھے ایسی کیفیت کہیں نظر نہ آئی۔ یہ کیفیت آپ کی کثرت درود پاک کی بدولت تھی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "جذب القلوب" میں ایک درود پاک لکھا ہے جس کی فضیلت میں آپ نے یہ بات تجربہ سے بتائی ہے کہ اس درود پاک کو پڑھنے والے کو زیارت رسول مقبول ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰیO

حکایت: ایک صوفی نے اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میرا ایک ہمسایہ فسق وفجور میں غرق تھا۔ بسا اوقات شراب کے نشے میں دھت دکھائی دیتا۔ میں اسے اکثر شراب کے مضرات اور نقصانات سے آگاہ کرتا مگر اس پر قطعاً اثر نہ ہوتا۔ مرنے کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ جنت میں ایک بلند مقام پر بیٹھا ہے۔ مجھے اس کی عظمت دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔ آخر میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ کیسے ہوا۔ اس نے بتایا کہ ایک دن میں اللہ کی توفیق سے ایک مجلس ذکر میں جا پہنچا۔ ایک بزرگ نے سب کو بلند آواز سے درود پاک پڑھنے کو کہا۔ میں نے بھی بلند آواز سے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ حاضرین مجلس جس قدر بلند آواز سے درود پاک پڑھتے میں بھی اسی طرح پڑھتا جاتا۔ اس طرح ہم سارے اہل مجلس بخش دیے گئے۔

جو شخص ایک بار درود پاک پڑھتا ہے اس کو دس بار رحمت خداوندی حاصل ہوتی ہے جو دس بار پڑھتا ہے اس کو ایک سو بار رحمت ملتی ہے۔ جو ایک سو بار پڑھتا ہے اسے ایک ہزار بار رحمت الٰہی کے نزول سے مشرف کیا جاتا ہے۔ مگر جو شخص ایک ہزار بار درود پڑھے گا اس کے کندھے تک رحمت خداوندی نازل ہو گی۔ **زحمت کِتُفَہٗ بِکِتُفِیْ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ۔**

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب "جذب القلوب" میں لکھتے ہیں کہ یہ درود پاک مٹھائی پر پڑھ کر میاں بیوی کو کھلا دی جائے تو ان

کے دل صاف ہو جاتے اور ان کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ آیۃ کریمہ تیس بار اور پھر درود پاک سو بار پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى○

یہ آیۃ کریمہ (سورۃ توبہ آخر) تیس بار پڑھنی چاہیے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○

درود پاک کی قبرستان پر برکات: ایک بوڑھی عورت کا بیٹا فسق و فجور میں ڈوبا ہوا تھا نہ وہ توبہ کیا کرتا تھا نہ وہ برائیوں سے باز آتا۔ وہ گناہوں کی حالت میں ہی مر گیا۔ ماں کو اُسے ایسی حالت میں مرنے کا بڑا قلق تھا۔ اس نے رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ دوزخ کی آگ میں جل رہا تھا۔ اسے اور دکھ ہوا۔ مگر کچھ عرصہ بعد اسے دوبارہ خواب میں ملا تو بڑا ہشاش بشاش تھا۔ اس نے پوچھا' بیٹا! تم پہلے تو عذاب میں تھے' اب یہ سہولت کس طرح ملی۔ اس نے بتایا' اماں ایک دن میری قبر پر ایک گناہگار انسان آیا جو میرا دوست تھا۔ اس نے میری قبر کے چاروں طرف گھومنا شروع کر دیا۔ اسے میری قبر دیکھ کر اپنی موت یاد آگئی۔ وہ اللہ کے خوف سے کانپنے لگا۔ وہ مجھے اس طرح دیکھ کر اپنے گناہوں پر پچھتایا اور سخت پشیمان ہو کر اللہ کی بارگاہ میں رونے لگا اور سچے دل سے تائب ہو گیا۔ اس گناہگار کی توبہ سے تمام فرشتوں کو بے پناہ خوشی ہوئی۔ اس نے آیات ربانی پڑھ کر حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور اس کلام کا ثواب

اہل قبرستان کو بخشا۔ اس درود پاک کی برکات سے سارے قبرستان کو جو حصہ ملا اس کا مجھے بھی صلہ ملا ہے اور اللہ نے مجھے بخش دیا ہے۔ سبحان اللہ۔ درود پاک مرنے اور جینے والے دونوں کے لیے باعث رحمت ہے۔

حکایت: صلوۃ مسعودی میں "در منثور" کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ حضرت ابو نعیم رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک اسرائیلی نے بڑی لمبی عمر پائی تھی۔ دو سو سال تک برائیوں میں پھنسا رہا اور اللہ کی نافرمانی کرتا رہا۔ وہ توبہ کیے بغیر ہی مر گیا۔ لوگوں نے اس کا لاشہ اٹھا کر ایک گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیغام بھیجا کہ آپ جائیں' اس شخص کو اٹھوا کر نماز جنازہ ادا کریں اور اسے دفنائیں۔ حضرت موسیٰ نے عرض کی' اے الٰہ العالمین تمام لوگ اس کی برائیوں کی شہادت دیتے ہیں اور اس کی دو سو سالہ زندگی اس کے فسق و فجور کی گواہی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' بیشک اس کی دو سو سالہ زندگی گناہوں سے لبریز ہے مگر وہ میرا مجرم تھا لیکن اس کی ایک عادت مجھے بے حد پسند تھی کہ وہ جب توریت کا مطالعہ کرتا' جب میرے محبوب محمد کا نام آتا تو اسے چوم لیتا۔ پھر اس اسم مبارک کو آنکھوں سے لگاتا اور بار بار چومتا۔ پھر وہ اس اسم مبارک کو دیکھ کر خوش ہوتا۔ اس کی یہ عادت مجھے بے حد پسند تھی' لوگوں کو اس کا علم نہیں تھا۔ میں نے اسے اسم محمد کی برکت سے بخش دیا ہے۔

نعت رسول اللہ دی دا ایہہ جان نتیجہ سارا
دو سو سالاں دی گمراہی رب نے دھوتی یارا
گذری عمر "حلوائی" دی بھی اندر نافرمانی

برکت نال حبیب تیرے دی رہے نہ سرگردانی
نام حبیب تیرے بن میرا ہور وسیلہ ناہیں
نام جبیب تیرے دا چماں ٹھنڈک اکھیاں تائیں

حضور کے نام پر انگوٹھے چومنا: تفسیر "روح البیان" میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بیان کی گئی ہے۔ امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "مقاصد حسنہ" میں اس کی سند لکھی ہے۔ حضور نے فرمایا جو شخص میرا نام سن کر انگوٹھے آنکھوں کو لگائے گا اس کا مقام جنت الفردوس ہو گا۔ یہ ایک مستند حدیث ہے جو حضور کے فضائل میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا رسالہ "**تقبیل الابہامین**" اس مسئلہ پر بڑا قیمتی مواد دیتا ہے۔



نبی کریم کی توہین کرنے والا واجب القتل ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو آگاہ فرماتے ہوئے کہا' بعض لوگ منافقت سے آپ کے پاس بھی آتے ہیں دوسری طرف آپ کے دشمنوں سے بھی سازباز رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے عذاب میں ہیں۔ ایسے لوگ اللہ اور رسول کو بھی مانتے ہیں' الہامی کتابوں کو بھی سچا تسلیم کرتے ہیں۔ بایں ہمہ وہ ایمان کی دولت سے محروم رہتے ہیں۔ وہ ایک طرف تو کفار سے میل جول رکھتے ہیں دوسری طرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین آمیز گفتگو کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے اجتناب نہ کرنے والا بھی ویسا ہی سمجھا جائے گا۔

درود لکھی کی فضیلت: محمود غزنوی کا معمول تھا کہ وہ درود لکھی پڑھا کرتے تھے۔ وہ عظیم فاتح ہونے کے ساتھ ساتھ عاشق رسول بھی تھے۔ وہ دن رات میں ایک لاکھ بار درود پڑھا کرتے۔ بعض اوقات درود پاک میں مشغولیت کی وجہ سے امور سلطنت میں کوتاہی ہو جایا کرتی تھی۔ اس طرح ان کی وسیع مملکت میں بعض اوقات فتنے اٹھ کھڑے ہوتے۔ ایک رات محمود غزنوی کو سرکار ابد قرار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے محمود غزنوی کی ریاضت' مشقت اور انہماک کو دیکھ کر خواب میں ہی "درود لکھی" سکھایا۔ پھر فرمایا کہ اگر نماز فجر کے بعد اسے ایک بار پڑھ لیا کرو تو ایک لاکھ بار درود پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

اس درود پاک کو جتنی بار پڑھا جائے اتنی لاکھ بار ثواب ملے گا۔ محمود غزنوی نے اس نعمت عظمیٰ کی خبر دوسرے مسلمانوں تک پہنچائی تاکہ اسے لوگ پڑھیں اور ان درجات کو پالیں' جو اس کا صلہ ہیں۔

درود لکھی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰہِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰہِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰہِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَلِمٰتِ اللّٰہِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَرَمِ اللّٰہِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ کَلَامِ اللّٰہِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خَلَقَ فِی الْبِحَارِ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُبُوْبِ وَالثِّمَارِ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْهِ النَّھَارُ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوَاتِ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ

شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ○ صَلٰوٰتُ اللّٰہِ تَعَالٰی
وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ الْخَلَایِقِ عَلٰی
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ
الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ
وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ ○ مِنْ اَھْلِ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یٰاَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ وَیَااَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ ○ وَصَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا دَائِمًا اَبَدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا
وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○



دلائل الخیرات کی تالیف کا ایک ایمان افروز واقعہ: "دلائل الخیرات" کے مرتب نے اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک سفر میں نماز کا وقت بہت تھوڑا رہ گیا۔ اگرچہ پانی کا کنواں پاس ہی تھا مگر کوئی رسی یا ڈول نہیں تھا جس سے پانی حاصل کیا جا سکے۔ اس طرح مجھے بہت پریشانی ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ پاس ہی ایک دیوار کے ایک سوراخ سے ایک عورت نمودار ہوئی اور مجھے پوچھنے لگی آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ میں نے بتایا کہ میں اس پانی سے وضو کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے پانی حاصل کرنے کے لیے کوئی برتن نہیں مل رہا اور نماز کا وقت تنگ ہوا جا رہا ہے۔ میری یہ بات سنتے ہی اس عورت نے کنویں میں تھوکا جس سے پانی میں جوش پیدا ہوا اور اس جوش سے پانی کناروں تک آ پہنچا۔ میں نے وضو کیا نماز ادا کی اور فارغ ہو کر اس عورت کے گھر پہنچا۔ دروازہ کھٹکھٹایا اور پکار کر کہا' بی بی حضور نبی کریم کی خاطر میری بات سنو۔ میں نے حضور کے نام پر فریاد کی تو وہ بات کرنے پر رضامند ہوئی۔ میں نے پوچھا یہ کرامت کس عمل کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ وہ کہنے لگی 'تو نے اتنا بڑا واسطہ ڈالا ہے ورنہ میں یہ راز کسی پر افشا نہ کرتی۔ اس نے بتایا کہ یہ برکت درود ہے۔ صاحب "دلائل الخیرات" فرماتے ہیں' میں نے یہ خزینہ "دلائل الخیرات" کے قارئین کے لیے مرتب کر لیا ہے۔

حکایت: صاحب "معارج النبوت" مصنف درود پاک کی فضیلت میں واقعات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

جب اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں مگر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ کو سجدہ کریں مگر حضور سرور

کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اس سے بعض حضرات کی طرف سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شاید حضرت آدم کا مقام آپ سے بلند ہے۔ اس کا جواب صوفیاء نے نہایت لطیف پیرائے میں دیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو تو صرف ایک بار سجدہ کیا گیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے لیے تمام ملائیکہ کو حکم دیا کہ ہمیشہ ہمیشہ درود پڑھتے رہا کریں۔ پھر تمام مومنین کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی درود پڑھتے رہیں۔ پھر اپنی ذات عالی کی طرف سے بھی درود پڑھا جانے لگا۔ اس سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور قدر معلوم ہوتی ہے کہ حضرت آدم پر نوازش ایک بار ہوئی مگر یہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے درود پاک کا ورد ہوتا رہے گا۔

خدا کی اپنی کبریائی اور استغفار کے باوجود اپنے نبی پر درود پاک پڑھتا ہے۔ انسان تو حضور کی شفاعت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محتاج ہے۔ وہ اس نعمت سے کیوں محروم رہے۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا بِعَدَدِ ذَاتِ الْکَوْنَیْنِ وَالْاِمْکَانِ۔** انسان تو طلب شفاعت کے لیے درود پڑھتے ہیں مگر ملائیکہ حضور کی قدر و منزلت کا اعتراف کرتے ہوئے درود پاک پر مقرر ہیں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک فرشتہ کو کوہ قاف میں شکستہ پر پڑے ہوئے پایا۔ تو اس سے دریافت فرمایا کہ تمہیں یہ سزا کیوں ملی۔ اس نے بتایا، معراج کی رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میرے سامنے سے گزری تو میں نے تعظیم کے لیے اٹھنا ضروری خیال نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ جلال سے میرے بازو ٹوٹ گئے اور پر جل گئے اور

اب آپ اس سلسلہ میں میری معاونت فرمائیں۔ حضرت جبرئیل نے حضور سے درخواست کی کہ اس کی خطا معاف کرائی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ چیز میرے لیے درود پاک ہے۔ اسے کہیں وہ کثرت سے درود پڑھے۔ اللہ اسے معاف کردے گا۔ اس نے درود پاک پڑھنا شروع ہی کیا تھا کہ اللہ نے اسے معاف فرمادیا۔ وہ اسی وقت پر جھاڑ کر اڑا اور عرش کی بلندیوں پر اپنی مسند پر جا بیٹھا۔

حضرت شیخ احمد رحمتہ اللہ علیہ نے خواجہ حسن شاذلی رحمتہ اللہ علیہ سے ایک واقعہ سن کر بیان کیا۔ حضرت شاذلی فرماتے ہیں کہ ایک دن میں سفر کرتے کرتے ایسے مقام پر جا پہنچا جہاں درندوں کا بسیرا تھا۔ رات کا اندھیرا چھانے لگا' ادھر مجھے پناہ کے لیے کوئی جگہ نظر نہ آئی۔ اندھیرا ہوتے ہی درندے دھاڑتے ہوئے کچھاروں سے باہر نکل آئے۔ شیر چیتے میرے ارد گرد دندنانے لگے۔ میں نے ایک بلند ٹیلے پر ڈیرہ لگالیا اور اللہ کو یاد کرنے لگا۔ میں نے بلند آواز سے درود پاک پڑھنا شروع کردیا کیونکہ حضور نے فرمایا تھا کہ مجھ پر درود پڑھنے والا میری پناہ میں آجاتا ہے۔ مجھے اس رات امن کی ضمانت دے دی گئی۔ میرے اس عمل سے کسی درندے نے میری طرف رخ نہ کیا۔ میں نے ساری رات امن اور سکون سے گزار دی۔ سحری کے وقت اٹھا اور ایک تالاب کی طرف بڑھا تاکہ وہاں وضو کرکے نماز تہجد ادا کروں۔ مجھے پانی کے کنارے کسی دہشتناک آواز نے ڈرادیا۔ مجھے آواز آئی' تم نے ساری رات درندوں سے محفوظ رہ کر گزار دی ہے مگر اب ایک گرجدار آواز سے ڈر گئے ہو حالانکہ درود پاک کی برکت تو ہر خطرے سے محفوظ رکھتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ** (یہ وہ قوم ہے جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہو سکتا۔) یہ قوم وہ ہے جو ذکر درود سے سرشار رہتی ہے۔ پھر وہ لوگ جو درود بھی پڑھتے ہیں اور انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس بھی میسر آتی ہے ان کے درجات ومقامات کا کیا کہنا! جو حضور کی محفل میں رہا، آپ کی مجلس سے مشرف ہوا اس کے مرتبہ کو کون پا سکتا ہے۔

اُذْکُرْ حَدِیْثَ الصَّالِحِیْنَ وَاِسْمُھُمْ
فَبِذِکْرِھِمْ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَات
وَاَصْحَبُھُمْ تَنَلْ عَلٰی بِقُرْبِھِمْ
وَقُبُوْرُھُمْ زُرْھَا اِذَا ھُمْ مَاتَ
ذِکْرُ الْحَبِیْبِ لَا یَمَلُّ اَبَدًا
عَلَی التَّمَادِیْ اَبَدًا مُؤَبَّدًا
ھُوَ الْحَیَاتُ لِلْقُلُوْبِ وَبِہٖ
تَحْظِیْ وَ تَرَقِّیْ لِمَرَاقِیَ السَّعَدَا

ترجمہ: "نیک لوگوں کی باتیں یاد کرو۔ ان کے نام قیامت تک زندہ رہیں گے۔ ان کے ذکر سے اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ ان کی صحبت ترقی کی علامت ہے۔ جب وہ انتقال کریں تو ان کی قبروں کی زیارت کرو۔ تم حبیب مکرم کا ذکر کرو، تمہیں کبھی ملال نہیں ہو گا۔ آپ کی یاد دلوں کی زندگی ہے اور اس سے درجات میں ترقی ہوتی ہے"۔

حکایت: حدیث میں آتا ہے کہ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

فداہ امی وابی نے حضرت جعفر ابن ابی طالب اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے دونوں سے دریافت کیا کہ وہ کون سے نیک اعمال ہیں جن کی بدولت تم لوگ اس مقام پر پہنچے ہو؟ دونوں نے بیک زبان ہو کر کہا' یارسول اللہ! ہم نے کلمہ کو افضل الذکر پایا ہے۔ حضور نے پوچھا اس کے بعد کون سا عمل اعلیٰ ہے۔ عرض کی' آپ کی ذات اقدس پر درود پاک۔ حضور نے فرمایا' اس کے بعد کون سا عمل بہتر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت صدیق اکبر سے محبت۔

حکایت: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ایک جنگی سفر پر روانہ ہوئے۔ دوران سفر کھانا کھانے لگے۔ تمام صحابہ کو فرمایا کسی کے پاس سالن ہے تو لے آؤ تاکہ مل کر کھانا کھالیں۔ تمام صحابہ نے عرض کی' یارسول اللہ! آج تو کسی کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اسی اثنا میں شہد کی ایک مکھی کان کے پاس گھوں گھوں کرتی سنائی دی۔ صحابہ نے عرض کی' یارسول اللہ یہ مکھی کیا کہتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کہتی ہے کہ ہمارے پاس بہت سا شہد ہے لیکن ہم اٹھا کر لانے سے قاصر ہیں۔ آپ کوئی آدمی بھیجیں تاکہ وہ شہد لیتا آئے۔ حضور نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حکم دیا کہ وہ اس مکھی کے پیچھے جائیں۔ مکھی آپ کو ایک غار کے دروازے پر لے گئی۔ جہاں ایک بہت بڑا چھتا شہد سے بھرا تیار تھا۔ حضرت علی نے اپنی مرضی کے مطابق شہد حاصل کیا اور حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے سب کو تقسیم کیا۔ وہی مکھی دوسری بار حضور کے سر پر منڈلانے لگی۔ صحابہ نے عرض کی' حضور اب کیا کہتی ہے؟ آپ نے فرمایا' میں نے اس سے دریافت کیا ہے کہ یہ شہد کس طرح اکٹھا کرتی ہو؟ تو اس نے مجھے بتایا' ہم

میں ایک سردار مکھی ہوتی ہے 'ہم تمام مکھیاں اس کے حکم سے پھلوں اور پھولوں سے رس چوس کر چھتے میں لاتی رہتی ہیں اور وہ اس پر درود پاک پڑھتی ہے۔ اس درود پاک کی برکت سے تمام پھلوں اور پھولوں کی تاثیر بدل کر شہد کی مٹھاس میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

طبرانی میں یہ مرفوع حدیث (کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اِذًا تَکْفِیْ اَھَمَّکَ وَیَغْفِرُ ذَنْبَکَ ایک اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں ھَمَّ دُنْیَاکَ وَاٰخِرَتِکَ شعر حُبُّ الرَّسُوْلِ عَلَی الْاَنَامِ فَرِیْضَۃٌ۔ جُبِلُوْا عَلٰی حُبِّ الرَّسُوْلِ الْاَکْرَمِ اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ وَسِیْلَۃٌ ۔ فِیْہِ النَّجَاتُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ۔ صَلُّوْا عَلٰی قَمَرِ الْمُنِیْرِ فَاِنَّہٗ۔ یَجْلِی الظَّلَامَ عَنِ الْفُؤَادِ الْمُظْلِمِ) بیان کی گئی ہے کہ جو شخص محبت و عقیدت سے جَزَا اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔ پکارے گا اس کے لیے ستر فرشتے ثواب لکھتے رہیں گے اور یہ عمل ایک ہزار صبح تک جاری رہے گا۔

حکایت: ایک زاہد نے خواب میں سرکار مدینہ جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی مگر حضور نے اس زاہد کی طرف التفات نہ فرمایا۔ اس نے نہایت عاجزی سے عرض کی 'یا رسول اللہ! اس عاجز سے کیا تقصیر ہوئی ہے۔ فرمایا میں تم سے ناراض نہیں ہوں اس نے پھر عرض کی 'یا رسول اللہ میں فلاں زاہد ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں نہیں پہچانتا۔ زاہد نے کہا 'یا رسول اللہ میں نے علمائے کرام سے سنا ہے اور کتابوں میں پڑھا ہے کہ آپ ہر امتی کو اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں' مجھے نہ پہچاننے کی وجہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا' بیشک علماء کرام نے

صحیح کہا ہے مگر جو لوگ درود پاک نہیں پڑھتے وہ ہماری نظر التفات میں نہیں آتے۔ میری پہچان میرا تعارف تو درود ہے مگر تم اس سے محروم ہو۔

شب معراج کی صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اصحابی نے آپ کی خدمت میں مندرجہ ذیل درود پاک پڑھا۔ حضور نے سن کر تبسم فرمایا۔ یہ درود پاک صاحب "دلائل الخیرات" نے بھی لکھا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِکَ وَعَیْنَهٗ مِنْ جَمَالِکَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰالِکَ ○

حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک خادم نہایت فاسق و فاجر تھا۔ ہر وقت بدکاری اور سیاہ کاری میں مشغول رہتا۔ میں نے ایک بار خواب میں دیکھا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ٹہل رہا ہے۔ میں نے عرض کی' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس فاسق و فاجر کو یہ عظمت اور مقام کیسے ملا۔ آپ نے فرمایا' یہ میری شفاعت کا نتیجہ ہے۔ یہ سونے سے پہلے جب بستر پر جاتا تو درود پڑھ لیا کرتا تھا اور سونے سے پیشتر ایک ہزار بار درود پڑھا کرتا تھا۔

"حلوائی" بھی سیاہ کاری وچہ عمر گوائی ساری
پلے خرچ نہ ہرگز جاپے اگاں مصیبت بھاری
بن امداد شفاعت سرور ہور امید نہ کائی
عاصی تے بھی اک چھٹ رحمت بحروں پاون آئی

بزرگان دین نے لکھا ہے کہ جو شخص بدبو والی چیز کھانے کے بعد درود

پاک پڑھے گا اس کا منہ اس درود پاک کی برکت کی وجہ سے محفوظ رہے گا۔ جس طرح پیاز مولی کی بدبو عام طور پر نامناسب معلوم ہوتی ہے۔ (درود پاک پڑھنے کے لیے ادب کا تقاضا یہ ہے کہ درود پڑھنے والے حضرات بدبودار چیزوں سے پرہیز کریں۔ بامر مجبوری منہ کو مسواک سے صاف کرلینا ضروری ہے۔ مترجم)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔

ایک لطیف واقعہ: ایک دفعہ ایک شخص تشہد میں درود پاک پڑھنا بھول گیا تھا۔ رات کو خواب میں سید العرب والعجم جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ تم تشہد میں درود پڑھنا کیوں بھول گئے۔ اس نے کہا، میں التحیات میں ثنا باری تعالیٰ میں مشغول رہا۔ آپ نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں کوئی ثناء یا دعا اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک درود نہ پڑھ لیا جائے۔ خواہ کوئی شخص ساری کائنات کی نیکیاں اکٹھی کر لے ان میں اگر درود شامل نہیں تو وہ کار آمد نہیں ہوتیں۔

یاحضرت "حلوائی" قدر درود نہ قرب پچھاتا
رحمت نظر کرو تاں جانے نہیں تا گیا گواتا

دس ہزاروی درود پاک: "دلائل الخیرات" میں "دس ہزاری درود پاک" اپنے تمام فضائل کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ اسے پڑھنے سے دس ہزار بار درود پاک پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

حکایت: ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اللہ کے چاروں مقرب فرشتے حاضر ہوئے۔ حضرت جبرئیل نے عرض کی' یا رسول اللہ اگر آپ پر کوئی دس بار درود پاک پڑھے گا میں اسے پل صراط سے بجلی کی تیزی سے گزار دوں گا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر عرض کی' یا رسول اللہ ایسے شخص کو میں آب کوثر پر پہنچا کر سیراب کر دوں گا۔ اسرافیل کہنے لگے' میں بارگاہ رب العزت میں اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک وہ بخشا نہیں جاتا۔ عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی' میں اس کی روح اتنی آسانی سے قبض کروں گا' جس طرح انبیاء علیہم السلام کی روح کی جاتی ہے۔ یہ واقعہ کتاب "درۃ الناصحین" سے نقل کیا گیا ہے۔ حضرت ابو عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ موطاء امام مالک کی "تعلیقات" میں لکھتے ہیں جو شخص مندرجہ ذیل درود پاک پڑھے گا اسے طاعون کی بیماری سے محفوظ رکھا جائے گا۔

حضرت شیخ سنجور رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اس درود پاک کا ورد کرے گا جب تک اسے دوزخ سے نجات نہ مل جائے میرا دامن اس کے ہاتھوں میں ہو گا۔

شیخ محمد عیاشی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود پاک ایک بار پڑھنے سے ایک لاکھ بار پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ محدث احمد بن یوسف فاسی رحمتہ اللہ علیہ نے "شیخ الاسلام" کی تحریر میں دیکھا کہ اس درود پاک کا ثواب چھ لاکھ کے برابر ہے۔ پھر حضرت شیخ احمد اپنی کتاب "شرح دلیل" میں لکھتے ہیں کہ سید بکری المصری نے اس پر نص قائم کی ہے اور کہا ہے کہ اس درود پاک کے پڑھنے والا اگر دوزخ میں گیا تو قیامت کے دن میرا

دامن پکڑ سکتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَرْفَعُ بِھَا عَنَّا الطَّعْنَ وَالطَّاعُوْنَ○

شیخ سنجور رحمہ اللہ کا درود پاک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ مِنَ الْخَالِقِ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرُ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَعَلٰی آلِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ○

ایک بار ایک یہودی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دعویٰ پیش کیا کہ فلاں مسلمان نے میرا اونٹ چوری کر کے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس نے اپنے دعویٰ کے حق میں چار جھوٹے گواہ بھی پیش کر دیئے۔ حضور نے یہودی کا دعویٰ سن کر گواہوں کی شہادت کی روشنی میں یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ مسلمان آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگا۔ اے اللہ! تو علم والا ہے اور جانتا ہے کہ میں نہ چور ہوں، نہ یہ اونٹ یہودی کا ہے۔ پھر اس نے حضور کی بارگاہ میں گزارش کی۔ حضور مجھے آپ کے حکم سے ذرہ بھر اختلاف نہیں۔ میں سرِ تسلیم خم کرتا ہوں مگر خدارا ایک بار اونٹ سے دریافت کریں کہ یہ کس کا ہے۔ حضور نے اونٹ کو پوچھا۔ اس نے نہایت صاف الفاظ میں کہا کہ یہ یہودی جھوٹا ہے۔ میں اس مسلمان کی ملکیت ہوں۔ حضور نے یہودی کو کہا کہ تم نے جھوٹ کیوں بولا۔ وہ شرمندہ ہو کر چپ رہا۔ پھر اس مسلمان سے پوچھا کہ

وہ کون سا عمل ہے جس پر یہ اونٹ بول اٹھا۔ اس نے بتایا، حضور میں ہر رات سونے سے پہلے آپ پر درود پاک پڑھ لیتا ہوں۔ یہ آپ کے درود کی برکت ہے کہ آج جھوٹے سے مجھے نجات مل گئی۔ "درۃ الناصحین" کے مصنف لکھتے ہیں کہ اس درود پاک کی برکت سے اسے چوری کی حد سے نجات مل گئی اور قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بھی نجات مل جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَهُوَ لَكَ اَهْلٌ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ○

مندرجہ بالا درود پاک پڑھنے والے پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دل و جان سے راضی ہوں گے۔ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گا۔ اسے دنیا کی نعمتوں کی کمی نہیں رہے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

مندرجہ بالا درود پاک ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود کا ثواب ملتا ہے۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ جو شخص ہمیشہ درود پڑھے گا اسے دو جہانوں کی نیکیاں میسر آئیں گی۔ اسی لیے اس کا نام "صلوۃ السعادات" رکھا گیا ہے۔ علی بن یوسف شیخ ہندی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہمارے

نزدیک یہ درود پاک چھ ہزار درود پاک کے برابر ہے۔

درود پاک سے کستوری کی خوشبو: "صلوۃ الابرار" میں یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک بار "عمالقہ" میں شیخ ابو عمران رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے۔ آپ نے حضرت شیخ ابو علی رحمتہ اللہ علیہ سے اتفاقاً ملاقات کی۔ آپ کے اصرار پر آپ شیخ ابو علی کے تین روز تک مہمان رہے۔ اسی دوران آپ نے دیکھا کہ ان کے میزبان زکام کے دائمی مریض ہیں کہ کسی قسم کی بو سونگھنے سے قاصر ہیں۔ حضرت شیخ ابو عمران نے ابو علی سے دریافت کیا کہ آٹھ سال سے آپ درود پاک پڑھ رہے ہیں۔ اس دوران آپ نے اس درود پاک سے کیا فائدہ حاصل کیا ہے۔ آپ نے بہت سے فوائد بیان کیے۔ یہ ساری باتیں سننے کے بعد ابو عمران فرمانے لگے ابھی آپ کو درود کے پورے فائدے حاصل نہیں ہوئے۔ اب تم میرا ہاتھ سونگھو، جو درود پاک کا مستقل قاری ہوں۔ ابو علی نے آگے بڑھ کر ہاتھ پکڑا تو اس سے خالص کستوری کی خوشبو آنے لگی۔ پھر حضرت ابو عمران نے اپنے ناک سے سانس نکالا تو اس سانس سے سارا کمرہ کستوری کی خوشبو سے بھر گیا۔ آپ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اس دن اتنی خوشبو تیز تھی کہ زکام کے باوجود میرے نتھنے پھٹنے لگے۔ صرف وہ گھر ہی نہیں ہمسایوں کو بھی کستوری کی خوشبو نے بیدار کر دیا۔ پھر حضرت نے فرمایا یہ خوشبو ہے جس سے حضور کے صحابہ حضور کو تلاش کر لیا کرتے تھے۔ پھر زور دے کر کہا، خدا کی قسم ہم نے درود پاک کی برکات سے صحابہ کرام کے فیض حاصل کر لیے ہیں۔ صحابہ کرام کے ارواح مقدسہ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوتی ہے کہ ان کے جانے کے بعد امت محمدیہ میں وہ لوگ موجود رہیں گے

جو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتے رہیں گے۔

"دلائل الخیرات" کے مؤلف کی قبر سے آج تک خوشبو آتی رہتی ہے۔ کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ حضرت امام بخاری کا یہ واقعہ اس بات کی تائید کرتا ہے کہ ان کے مدفن سے خوشبو آتی رہتی ہے۔ ان کی قبر کی ساری مٹی بھی خوشبودار ہوگئی تھی اور ایک عرصہ تک لوگ آپ کی قبر کی مٹی اٹھاتے رہے۔ حتیٰ کہ قبر کے اندر سے تابوت کی لکڑی نظر آنے لگی۔ مجبوراً قبر کے اردگرد دیوار بنانا پڑی۔

میرے پیرو مرشد (حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری قدس سرہ) کا جب وصال ہوا تو بدن مبارک سے خوشبو کی لپٹیں پھیلنے لگیں۔ اس واقعہ کے گواہ اکثر لوگ ابھی تک موجود ہیں۔ اس دن سارا گھر خوشبو سے بھر گیا تھا۔ اس دن ایک عورت نے آپ کے گھر کا پانی پینا چاہا مگر وہ خوشبو کی کثرت کی وجہ سے پانی نہ پی سکی اور لوگوں کو کہنے لگی کیا سارے مٹکوں میں عطر گلاب بھرا ہوا ہے۔ حضرت کی قبر مبارک سے بھی خوشبو آتی رہی۔ میں نے شدید گرمی میں قبر مبارک پر جاکر آزمایا ہے مگر قبر کو تپتے ہوئے موسم میں بھی ٹھنڈا پایا۔

طفیل اوہناں پاکان دے یارب "حلوائی" دے تائیں
مردیاں تیک درود وظیفوں ناغہ ناہ کرائیں

یہ واقعہ شیخ عبدالحق محدث محقق دہلوی نے اپنی کتاب "جذب القلوب" میں لکھا ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر ایک شخص حاضر ہوا اور دن رات محبت وعقیدت سے درود

شریف پڑھتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد جب اپنے گھر کو جانے لگا تو حضور نے حکم فرمایا ابھی چند روز اور ہمارے پاس رہو۔ جب تم درود پڑھتے ہو مجھے راحت اور مسرت ہوتی ہے۔

ایک اور حکایت: "مجلی الاسرار" میں یہ حکایت دیکھنے میں آئی ہے کہ ایک شخص نے اپنے آپ پر حد یہ لگالی کہ سونے سے پہلے درود پاک ضرور پڑھنا ہے اور ایک تعداد مقرر کے ہر رات پڑھتا اور پھر سوتا وہ بیان کرتا ہے کہ ایک رات ایک باغ میں حسب معمول درود پاک پڑھا اور سو گیا۔ میں نے دیکھا ماہ عرب آفتاب جہاں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باغ کے دروازے سے اندر تشریف لا رہے ہیں آپ کی آمد کے ساتھ ہی سارا باغ جگمگا اٹھا اور نورانی ضیاء ہر طرف پھیلنے لگی۔ حضور میری طرف تشریف لائے اور فرمایا جس منہ سے درود پڑھتے ہو میں چومنا چاہتا ہوں۔ میں یہ بات سن کر دیوانہ ہو گیا اور خوشی سے مرنے لگا۔ شرم وحیا سے منہ چھپانے لگا۔ میں نے دل میں سوچا کہ مجھ جیسے کی نسبت آپ سے کس طرح ہو سکتی ہے۔ میں نے منہ نیچے کر لیا۔ حضور آگے بڑھے، مجھ کو پکڑ کر میرے گالوں کو بوسہ دیا۔ پھر بڑی محبت سے میرا منہ ایسا چوما جس طرح کسی بچے کا منہ چوما جاتا ہے۔ میں انتہائے خوف سے بیدار ہو گیا اور اپنی بیوی کو سارا واقعہ سنایا۔ ہم دونوں نے چند لمحوں کے بعد محسوس کیا کہ ہمارا سارا گھر خوشبو سے معمور ہو رہا ہے۔ میرے رخساروں سے آٹھ دن تک خوشبو کی لپٹیں آتی رہیں۔ میں جدھر جاتا لوگ خوشبو سے متوجہ ہوتے۔ میری بیوی ایک عرصہ تک وہ مخصوص خوشبو پاتی رہی۔

لو لائیں کدی عربی چناں وچہ اس ظلمت خانے

کر کے دور اندھیرا سجن کر روشن ایس مکانے
گمراہی میری نوں نال ہدایت بدل کراوَ
رحمت دے دریاوَں اک چھٹ محروماں ول پاوَ
بطحاوَں چڑھ سوہنیا چناں کرنے نوں روشنائی
وچہ اندھیراں رہے نہ پھاتا ایہہ تیرا "طلوائی"

جو شخص جمعرات کی رات کو نفلوں میں بعد از سورۂ فاتحہ اور اخلاص ہزار بار یہ درود پڑھے گا ایک ہفتے کے اندر اندر اسے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ مِلْءَ مَا خَلَقْتَ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ کُلَّ مَا اَحْصَاہُ کِتَابُکَ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ ○

حضرت خواجہ فرید گنج شکر پاک پتن نے "فضائل درود" میں بیان کیا ہے کہ دنیا میں آٹھ نجبا ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ حضرت امام ابراہیم بلخی رحمتہ اللہ علیہ ایسے حضرات کو ایک بار مسجد اقصیٰ میں ملے۔ ہر ایک نے ایک ایسی بات بتائی جسے حضرت ابراہیم ساری عمر دہراتے رہے۔ وہ بات دراصل درود پاک تھی جن کی ادائیگی میں ایک دن بھی ناغہ نہیں کیا گیا۔

اس درود پاک (مندرجہ بالا) سے اور بھی بہت سے روحانی تصرفات حاصل ہوئے۔

ایک شرابی کا انجام: ایک صوفی نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے کہ میرا ایک ہمسایہ فسق و فجور کا خوگر ہو چکا تھا۔ اکثر شراب کے نشے میں دھت رہتا۔ میں نے اسے بارہا نصیحت کی مگر اس نے شراب سے ہاتھ نہ روکا۔ وہ فوت ہو گیا تو مجھے اس کے انجام کی بڑی فکر لاحق ہوئی۔ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ وہ ایک بلند مقام پر جلوہ فرما ہے اور ہر طرف باغ و بہار دے رہے ہیں۔ میں حیران رہ گیا پوچھا کہ یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ اس نے بتایا کہ میں ایک مجلس میں جا پہنچا۔ اس میں ایک عالم دین وعظ فرما رہے تھے۔ وہ کہنے لگے آج جو شخص بلند آواز سے درود پڑھے گا اس کی بخشش ہو جائے گی۔ میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر بلند آواز سے درود پڑھنے لگا۔ آج اللہ نے اپنے حبیب کے صدقے مجھ پر کرم کر دیا ہے۔

فضیلت درود ہزارہ: اگر کوئی مومن "درود ہزارہ" ایک ہزار بار پڑھ لے اور اسے پاک مٹی کے ڈلے یا پتھر پر پھونک کر چنبل یا اس قسم کے لاعلاج پھوڑے پر لگا دے تو درود پاک کی برکت سے اسے شفا حاصل ہو گی۔ اس میں صاف عقیدہ صدق و یقین اور اجازت ضروری چیزیں ہیں۔ وہ درود یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ۔

کتاب "مصباح الظلام" میں حضرت شبلی نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ میرا ایک ہمسایہ مرگیا میں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تم سے کیا معاملہ ہوا اس نے بتایا کچھ نہ پوچھو۔ میں برے حالات میں سے گزر رہا ہوں۔ پہلے ہی روز میری قبر میں منکر نکیر آئے۔ میں غم کا مارا دہشت زدہ ہو گیا۔ میرے دل میں یہ وہم کہ خدا معلوم میں ایمان کی دولت لے کر آیا ہوں یا نہیں۔ میں زندگی میں ذکر الٰہی سے غافل رہتا تھا۔ فرشتے مجھے عذاب دینے ہی لگے تھے کہ سامنے سے ایک نورانی شکل نمودار ہوئی۔ وہ شکل نہایت خوبصورت، جسم سے خوشبو اور پیشانی سے نور کی شعاعیں عیاں ہو رہی تھیں۔ وہ میرے اور فرشتوں کے درمیان آکر کھڑا ہو گیا۔ میں نے پوچھا، حضور آپ کا اسم مبارک کیا ہے اور آپ کون ہیں، کہاں سے آئے ہیں؟ فرمایا، میں تیرے وظیفہ درود کا مجسمہ ہوں۔ جو شخص مجھے محبت اور کثرت سے پڑھتا ہو، میں اس کے لیے ہر مصیبت کے وقت پہنچتا ہوں۔ ہر سختی پریشانی کے وقت غم خواری کرتا ہوں۔ غم، فکر، خوشی اور راحت میں شریک ہوتا ہوں۔ نزع کی سختی، پل پراط سے گزرنے، قبر کی تنگی قیامت کے مصائب، حشر کی پریشانیوں غرضیکہ جب کوئی دوست یا غم خوار کام نہ آئے میں وہاں پہنچتا ہوں۔

باجھ درود وسیلے میرا بھی کوئی ہور نہ بیلی
مددگار بنیں وچہ قبراں ہووے جان اکیلی

جمعرات کی رات کو یہ درود پاک ہزار بار پڑھنے والوں کی تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں مگر اس درود پاک میں اخلاص، زاری اور عقیدت کی شرطیں نہایت ضروری ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ بَابُ اللّٰہِ وَلَمْ یَکُنْ بَابٌ غَیْرُکَ جِئْتُکَ بِکَثْرَتِ الذُّنُوْبِ وَالْعِصْیَانِ حَارِبًا مِّنْ ذُنُوْبِیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَسُنَّتِکَ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ خُذْ بِیَدِیْ قُلْتُ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا اَحْمَدُ ۝

حضرت شیخ سنائی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک روز خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور نے شیخ سنائی سے اپنا چہرہ مبارک چھپالیا۔ شیخ سنائی یہ بے التفاتی دیکھ کر حضور کے قدموں میں گر پڑے اور رو کر کہنے لگے، حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے کہ آپ چہرہ انور چھپا رہے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر حضور نے سنائی کو اٹھایا اور بڑی شفقت سے سینے سے لگالیا اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: سنائی تم نے مجھ پر اتنا درود و سلام پہنچایا ہے کہ مجھے اپنے عاشق سے آنکھ ملاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ تیری محبت کا بدلہ میں کس طرح دوں گا۔

فضیلت درود ناریہ: "کنز الاسرار" میں "درود ناریہ" کو ان الفاظ میں درج کیا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ

تُنۡحَلُّ بِهَا الۡعُقَدُ وَتُنۡفَرِجُ بِهَا الۡكُرَبُ وَتُقۡضٰى بِهَا الۡحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهَا وَحُسۡنُ الۡخَوَاتِمِ وَيُسۡتَسۡقَى الۡغَمَامُ بِوَجۡهِ الۡكَرِيۡمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحۡبِهٖ فِىۡ لَمۡحَةٍ وَّنَفۡسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّكَ ○

ابن کثیر کو پروانہ بریت: خالد ابن کثیر رضی اللہ عنہ کی "ترغیب" میں لکھا ہے کہ جب آپ کا وقت آخر آیا تو آپ نے اپنے سرہانے کے نیچے کاغذ کا ایک ٹکڑا دیکھا جس پر لکھا تھا **براۃ من النار لابن کثیر**۔ (ابن کثیر کو آتش دوزخ سے نجات ہے) لوگوں کو یہ بشارت دیکھ کر تعجب ہوا۔ ایک دوسرے سے پوچھتے کہ حضرت نے کیا نیک عمل کیا ہے کہ یہ رتبہ ملا۔ لوگوں کو بتایا گیا کہ آپ جمعرات کو دس ہزار بار حضور کی بارگاہ اقدس میں درود بھیجا کرتے تھے۔

درود تاج کی فضیلت: "درود تاج" کی فضیلت اور کمالات حد و حساب سے باہر ہیں۔ "غنیۃ الطالبین" میں ایک حدیث بیان کی گئی ہے۔ حضرت انس نے بیان فرمایا کہ میں اس وقت سرکار دوجہاں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا جب آپ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن اسی بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اسی گناہ بخش دے گا۔ یہ درود ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبۡدِكَ وَرَسُوۡلِكَ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ ○

ایک شخص کا معمول تھا کہ ہر رات تین ہزار بار درود پاک پڑھا کرتا

تھا۔ ایک رات کسی وجہ سے یہ معمول قضا ہو گیا اور وہ صبح تک درود نہ پڑھ سکا۔ اسے اس محرومی کا بہت احساس ہوا۔ اس نے اپنا گریبان پھاڑ لیا۔ بدن پر خاک اڑانے لگا۔ آہ و فغاں کرنے لگا۔ لوگوں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا۔ اس نے کہا آج میں کیوں ماتم نہ کروں اور کیوں چیخ و پکار نہ کروں، میں آج اتنی بڑی نعمت سے محروم رہ گیا ہوں کہ بیان نہیں کر سکتا۔ ابھی اس نے یہ بات کہی تھی کہ اللہ کی رحمت آ پہنچی۔ آج سے ہم نے تمہارا نام اپنے خاص بندوں میں لکھ لیا ہے، وہ بندے جو میرے محبوب پر ہمیشہ درود و سلام پڑھا کرتے ہیں۔

درود پاک سے آنکھوں کو نور ملتا ہے: کثرت درود سے آنکھوں میں بصیرت آتی ہے۔ باطنی اور ظاہری نور زیادہ ہوتا ہے، جس کی آنکھیں دکھتی ہوں وہ یہ درود سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ شفا دے دیتا ہے۔

حضرت امام شافعی کا واقعہ: حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد آپ کے کسی دوست نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیسا سلوک فرمایا۔ آپ نے فرمایا اللہ کی رحمت نے مجھے نجات دے دی، میں نئی دلہن کی طرح بٹھایا گیا، اللہ کے فرشتوں نے میرے سر پر لعل و جواہر کی بارش کر دی اور مجھے بتایا گیا کہ میں کثرت سے درود سلام پڑھا کرتا تھا یہ اس کا انعام ہے۔ وہ درود پاک ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

درود پاک امام شافعی: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ

ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ-

یہ درود پاک پڑھنے سے دس ہزار بار درود پاک کا ثواب ملتا ہے۔ اس بات کی بشارت حضور نبی کریم نے خود دی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

علماء کرام کی یہ متفقہ رائے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ اور بے ادب کی توبہ قابل قبول نہیں۔ ہاں اگر وہ سچے دل سے توبہ کرتے وقت حضور نبی کریم کے درود کی پناہ لے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے معاف کر دیتی ہے۔

مدینہ منورہ میں ایک سوداگر بڑی دولت کا مالک تھا۔ اس کے ہاں دو بیٹے تھے جو اس کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد کے وارث بنے۔ دنیا کی تمام مال و دولت دونوں نے تقسیم کر لی مگر اس سوداگر نے ازراہ عقیدت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بال مبارک بھی اپنے خزانے میں محفوظ رکھے ہوئے تھے۔ سراپا برکت چیزوں کی تقسیم کی باری آئی تو اسے تقسیم کرنا مشکل ہو گیا۔ ایک ایک بال تو دونوں نے لے لیا مگر تیسرے بال پر دونوں کو بڑا تردد ہوا۔ بڑے لڑکے نے تجویز پیش کی کہ تیسرا بال نصف نصف توڑ کر رکھ لیا جائے مگر چھوٹے نے کہا، ایسا کرنا گستاخی ہو گی۔ میرا دل حضور کے مقدس بال کے دو حصے کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ بڑے نے تنگ کر کہا، اگر تمہیں بالوں کی عظمت کا اتنا ہی احساس ہے تو تینوں بال تم رکھ لو اور مجھے سارا مال و دولت دے دو۔ چھوٹے نے اس فیصلہ پر لبیک کہا اور تینوں بال لے کر ساری دولت بڑے کے حوالے کر دی۔

اس نے اپنا معمول بنا لیا کہ تینوں بال سامنے رکھ کر حضور کی بارگاہ میں درود پاک پڑھا کرتا۔ کچھ عرصہ گزرا، بڑا لڑکا دنیاوی مال میں خسارہ کھا کر

کنگال ہو گیا۔ لیکن چھوٹے کے مختصر سے کاروبار کو وسعت ملنے لگی۔ اسی اثنا میں چھوٹے لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ مدینہ پاک کے ایک نیک آدمی نے اسے خواب میں دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے پہلو میں بٹھا رکھا ہے اور اس کے منہ سے ابھی تک درود شریف کی آواز آ رہی ہے۔ حضور نے اس نیک آدمی کو فرمایا' جاؤ لوگوں کو کہہ دو کہ اگر انہیں کوئی حاجت درپیش ہو تو میرے اس عاشق کی قبر کی زیارت کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حاجات پوری کر دے گا۔ لوگوں نے یہ بات سنی تو نہایت ادب و تکریم سے قبر کی زیارت کرنے لگے۔ اگر کوئی سوار قبر کے پاس سے گزرتا تو ادباً اتر آتا۔ مخلوق خدا اس قبر پر آنے لگی۔ اس قبر کی برکات سے لوگوں کے معاملات حل ہونے لگے۔

درود خضری اور درود ہزارہ: مشائخ کرام اکثر درود خضری اور درود ہزارہ کا ورد کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے ان درودوں کو اپنے معمولات میں شامل کر لیا ہے وہ بحر مسرت کے شناور بن گئے ہیں۔ شیخ کامل اور ہادی مرشد اپنے مریدوں کو یہ دونوں درود پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ درود خضری یہ ہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

درود ہزارہ کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کا قصیدہ:

حوراں خال سیاہ ہتھ آیا صدقہ وال تیریدا

سورج چن دوویں اک ذرہ جلوہ وال تیریدا
ہر سرور ہے خادم چاکر بدر ہلال تیریدا
ہر سوہنے چمکارا پایا حسن کمال تیریدا
سکندر دارا ادنیٰ چاکر جاہ و جلال تیریدا
کل شاہاندی شاہی مل نہیں اک وال تیریدا
ناہ گل سرخ نہ لالہ ہمرنگ ہے سب لعل تیریدا
سرو آزاد چمن وچہ گولا نونہال تیریدا
لعل پتھر وچہ ذرہ چمکیا حسن کمال تیریدا
ہر موتی قربانی ہویا اک اک خال تیریدا
سلیمان اتے جمشید فریدون نضر اقبال تیریدا
ہر مرسل ہر نبی سوالی فیض کمال تیریدا
وڈے بہادر کنبن سن سن حال جدال تیریدا
اہل دلاں سرتاج بنایا سوہناں وال تیریدا
گرد گھٹا ہے کحل جواہر راہ پامال تیریدا
مرسل دست آویز پکڑ دے پاک دوال تیریدا
کچے لاکھاں پکڑ پکائے سوز اوبال تیریدا
ہر سوہناں سر صدقہ جوبن بے مثال تیریدا
لکھ دانش ور پتہ نہ پاون ذرہ حال تیریدا
لوح محفوظ اک نقطہ دفتر علم کمال تیریدا
ماہ کنعانی ساحل دریا حسن کمال تیریدا
جگ سارا نہیں تاب رکھیندا طبع ملال تیریدا

قیصر و کسریٰ ہر اک منگتا ہے منوال تیریدا
قحط سالی نوں دور کری چافضل سوکل تیریدا
کیوں لگے آگ جس تن لگا مڑھکا وال تیریدا
ہر محتاج تونگر ہووے صدقہ وال تیریدا
مشکل جگ دی ٹالے ہے ایہہ زور ابدال تیریدا
دوزخ مول نہ ساڑن دیوے عشق روال تیریدا
ہر مومن شیدائی ہویا قول افعال تیریدا
عاشق ولوں وکائے تک تک حالہ چالی تیریدا
کیوں غیراں ول تکے جیہڑا بدھا وال تیریدا
سخن در اندر سخن اوڈائے حرف مقال تیریدا
حوراں حصے تل تل آیا حسن بلال تیریدا
وڈھ سکندر تھیں ہے جاہ اقبال کنگال تیریدا
نبی ولی ہر عاشق شیدا شیریں قال تیریدا
"حلوائی" بھی طالب حضرت نت وصال تیریدا

فرشتوں کا معمول: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بال تھے۔ آپ نے بڑی عقیدت و محبت سے تبرکا" رکھے تھے۔ بسا اوقات حضرت صدیق کے گھر قرآن پڑھنے کی آواز سنائی دیا کرتی تھی مگر پڑھنے والا دکھائی نہیں دیتا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سے سخت تعجب کرتے۔ انہوں نے اس پڑھنے والے کے متعلق بڑی تحقیق کی تو آپ اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ آواز حضور کے بالوں

سے آ رہی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر کی حالت دیکھ کر خواب میں فرمایا' صدیق تمہیں معلوم نہیں کہ جہاں ہمارے بال ہوں وہاں اللہ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور خوش الحانی سے قرآن پڑھتے رہتے ہیں۔

درود ماہی: حضرت عبدالشکور سلمی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "تمہید" میں لکھا ہے جو مسلمان "درود ماہی" قبرستان میں پڑھے گا اس قبرستان میں مدفون سارے مردے تیس سال تک عذاب قبر سے محفوظ و مامون ہو جائیں گے' جو شخص اس درود پاک کو دوبار پڑھ کر بخشے گا اس قبرستان والوں کا چالیس سالہ عذاب ختم کر دیا جائے گا۔ مستقبل میں چالیس سال تک اس قبرستان میں جو میت دفن ہو گی عذاب سے محفوظ رہے گی۔ تین بار درود پڑھنے والے کے والدین بخشے جائیں گے اور چالیس ہزار فرشتے اللہ کی رحمت کا پیغام لاتے رہیں گے۔ "درود ماہی" کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّادَامَۃِ الصَّلٰوۃِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّادَامَتِ الْبَرَکَاتُ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّادَامَۃِ الرَّحْمَۃِ وَصَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ ○ وَصَلِّ عَلٰی نَفْسِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی النُّفُوْسِ ○ وَصَلِّ عَلٰی صُوْرَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ ○ وَصَلِّ عَلٰی لَحْدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی اللُّحُوْدِ ○ وَصَلِّ

عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ ○ وَصَلِّ عَلٰی رَوْضَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ ○ وَصَلِّ عَلٰی نُوْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَنْوَارِ ○ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ ○ وَصَلِّ عَلٰی صُوْرَةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ ○ وَصَلِّ عَلٰی اِسْمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَاءِ ○ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

ایک کاتب کو صلہ درود پاک: عبداللہ نامی ایک نیک مرد نے بیان کیا ہے کہ میرے ہمسایہ میں ایک کاتب (خوش نویس) رہا کرتا تھا۔ مرنے کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس کے احوال و الطاف دریافت کیے تو کہنے لگا' اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ میں نے پوچھا کون سا عمل کام آیا۔ اس نے بتایا کہ میری عادت تھی کہ کتابت کرتے وقت کہیں نام محمد آتا تو میں خود بخود صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیا کرتا تھا۔ اگر لکھ نہ سکتا تو منہ سے درود پاک ضرور پڑھ لیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی عمل پر بخش لیا ہے۔

درود تاج اور اس کی برکات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يَا اَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ
وَالْعَلَمِ ○ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ
وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ○ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ
مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ○
سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ○ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ
مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِى الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ○
شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى
نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ○
جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ ○ صَاحِبِ الْجُوْدِ
وَالْكَرَمِ ○ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ
وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ
الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ
وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ
مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ○ خَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ ○ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ ○ رَحْمَةٍ

لِلْعٰلَمِيْنَ ○ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ ○ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ ○ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ ○ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ وصَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَاۤاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ ○

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ ○ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ ○
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ ○ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ ○
وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ○

"درود تاج" دراصل عاشقوں کی زبان ہے' اہل دل کے جذبات ہیں جسے بارگاہ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ مولود کی مجالس میں اسی درود پاک کو پڑھا جاتا ہے۔ اعظم گڑھ کے ایک شاہ صاحب نے "درود تاج" کے فوائد و فضائل پر بہت تفصیل سے قلم اٹھایا ہے' پھر اس درود کے پڑھنے کے بعد اپنے ذاتی تجربات بھی بیان کیے ہیں۔

انہوں نے لکھا ہے کہ نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء باوضو ہو کر "درود تاج" کو پڑھنا چاہیے اور اسے ستر بار پڑھتا پڑھتا سو جائے انشاء اللہ گیارہویں رات کو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

ہو گی۔ دل کی صفائی کے لیے بعد از نماز فجر سات بار پڑھنا چاہیے' بعد از نماز عصر تین بار اور عشاء کے وتروں کے بعد تین بار پڑھنا چاہیے۔ اس درود پاک کی برکت سے طاعون جیسی وبائیں اور آسیب کے اثرات دور ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی بیمار پر پڑھ کر زیادہ بار پھونکا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دیتا ہے۔

ظالم حاکم کے ظلم سے نجات پانے کے لیے چالیس راتیں متواتر پڑھنا چاہیے اور سخت جان دشمن کا زور توڑنے کے لیے متواتر درود تاج پڑھنا ضروری ہے۔ حضور کی برکت سے اس درود کے پڑھنے والے پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ دنیا کے غم واندوہ کافور ہو جاتے ہیں۔ بعد از نماز فجر سات بار پڑھنے والے کی روزی میں کشائش آتی ہے۔ بانجھ عورت کے لیے اکیس کھجوروں پر "درود تاج" ایک ایک کھجور پر سات سات بار پڑھ کر دم کر کے کھلائی جائیں جب وہ غسل حیض سے پاک ہو تو دم شدہ کھجوریں کھلائیں' اللہ تعالیٰ اسے بیٹا عطا کرے گا۔

"درود تاج" کی برکات انسانوں سے ہٹ کر عام حیوانات پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ اگر کوئی گائے' بھینس یا بکری بچہ نہ دے تو اس پر "درود تاج" پڑھ کر آٹا کھلائیں۔ حاملہ عورت درد میں مبتلا ہو تو پانی پر دم کر کے پلائیں۔ حمل محفوظ رکھنے کے لیے چالیس بار سحری کے وقت پڑھ کر دم کیا جائے۔ حضور کی زیارت مطلوب ہو' درود تاج کثرت سے پڑھنا چاہیے مگر جونہی زیارت ہو کوشش کرے کہ منہ سے "درود تاج" کے الفاظ نکلیں۔

درود مبارک تاج ایہی مشہور اندر جگ سارے

چھپے ہوئے مل جان بے اوڑک مومن ورد چتارے

ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک اعرابی ہاتھ میں ایک طشتری پکڑے حاضر ہوا۔ اس میں ایک کچی مچھلی تھی جو رومال میں ڈھانپ کر پیش کی۔ کہنے لگا' یارسول اللہ! میں اس مچھلی کو تین دن تک پکاتا رہا ہوں مگر اس پر آگ کا اثر نہیں ہوا۔ حضور یہ بات سن کر متردد ہوئے کہ معاملہ کیا ہے۔ اسی اثناء میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا' یارسول اللہ اس مچھلی کو حکم دیجئے کہ حقیقت واقعہ خود بیان کرے۔ حضور نے مچھلی کو اشارہ کیا تو وہ نہایت فصیح زبان میں بولی' "یارسول اللہ یہ شکاری مجھے جال میں رکھ کر اپنے گھر کی طرف آ رہا تھا اور راستے میں اس نے آپ پر درود پڑھنا شروع کر دیا۔ میں بھی اس کے ساتھ درود پڑھتی گئی۔ اس درود پاک کی برکت سے اب میرے بدن پر آگ کا اثر نہیں ہو رہا"۔ یہ بات سن کر حضور نے صحابہ کو اپنی طرف متوجہ کیا اور اعلان کیا یاد رکھو جو شخص یہ درود پڑھے گا اسے دوزخ کی آگ سے نجات مل جائے گی۔ وہ ہر مقام پر عزت و عظمت پائے گا اور اسے تنگی اور عسرت تنگ نہ کرے گی۔ بیماروں پر دم کر کے دے گا وہ شفا پائیں گے۔ کثرت سے پڑھنے پر حضور کی زیارت ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ فِىْ يَوْمِ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّكَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا جَمِيْعِ

الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى كُلِّ مَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ بِفَضْلِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ○

یہ حکایت "نزہتہ الناظرین" میں سے نقل کی جا رہی ہے کہ خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی' یا حضرت میری بیٹی فوت ہو گئی ہے۔ مجھے اس کے ساتھ بے پناہ محبت تھی۔ میں نے بارہا کوشش کی کہ اسے خواب میں ایک نظر دیکھوں مگر ایسا نہ ہو سکا مہربانی فرما کر مجھے کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ وہ مجھے خواب میں ملے۔ حضرت خواجہ حسن بصری نے اسے بتایا کہ تم رات نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھو اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد "الھاکم التکاثر" سورت پڑھنا۔ یہ چار رکعتیں پڑھنے کے بعد حضور پر درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جانا۔

اس عورت نے جب یہ عمل کیا تو اسے اپنی بیٹی خواب میں ملی۔ اس کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ سیاہ لباس میں لپٹی ہوئی تھی اور سخت عذاب میں مبتلا تھی۔ ماں صبح اٹھ کر پھر حضرت خواجہ حسن بصری کی خدمت میں حاضر ہوئی اور صورت حال بیان کر کے اس عذاب سے نجات کے لیے عرض کی۔ آپ نے فرمایا' کوئی صدقہ دو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت کی دعا مانگو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ اس عورت نے صدقہ دیا۔ دوسری رات حضرت خواجہ نے خواب میں دیکھا

کہ اس عورت کی بیٹی جنت کے ایک باغ میں نہایت حسن و جمال کے ساتھ ایک تخت پر بیٹھی ہے۔ اس کے سر پر ایک نورانی تاج چمک رہا ہے۔

لڑکی نے حضرت خواجہ کو دیکھ کر کہا آپ نے مجھے پہچانا نہیں ہے۔ حضرت خواجہ حسن نے کہا' نہیں۔ اس نے بتایا' میں اسی ماں کی بیٹی ہوں جسے آپ نے صدقہ دینے کو کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے گناہ معاف کر دیے۔ ہم ستر افراد عذاب خداوندی میں مبتلا تھے۔ ہمارے قبرستان سے ایک شخص کا گزر ہوا۔ وہ حضور پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ اس نے ہمارے لیے بھی ایک بار درود پڑھ کر دعا کی۔ اس درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو اپنی رحمت سے بخش دیا اور ہم عذاب و عتاب سے نجات پا گئے۔ مجھے اُن مقامات کی نعمت کا حصہ ملا ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں۔

نام تیرے بن "حلوائی" نوں ہور پناہ نہ کوئی
توہیں حامی شافع چاہیے نظر گدا دل ہوئی

حضرت شیخ کمال الدین رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل درود پاک کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذریعہ بتایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَعَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا وَّزَادَتْهُ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّاَنْزِلْهُ الْمُنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

حکایت: حضرت قاضی شرف الدین رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب "توثیق الایمان" میں بیان کیا ہے اور یہ حکایت لکھی ہے کہ ہم لوگ چھ سو سینتیس ہجری (۶۳۷ھ) میں حج بیت اللہ کو روانہ ہوئے۔ دوران سفر مجھے ایک ضرورت کے پیش نظر رکنا پڑا۔ میں سواری سے اترا۔ چند لمحے بیٹھا تھا کہ نیند نے غلبہ کر لیا۔ میں سو گیا۔ حتیٰ کہ عصر تک سویا رہا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک لق و دق صحرا میں تن تنہا خراب حال پڑا ہوا ہوں۔ میں اس صحراء میں ادھر ادھر جاؤں مگر مجھے راہ کہیں نظر نہ آئے۔ میں بڑا حیران تھا کہ کدھر جاؤں حتیٰ کہ رات کی سیاہیاں چھانے لگیں' دہشت بڑھنے لگی اور مجھے محسوس ہونے لگا کہ میں آج جانبر نہ ہو سکوں گا۔ میں نے زور سے حضور کا نام لے کر فریاد کی اور کہا' میری دستگیری کرو' میں غموں کے سمندروں میں غرق ہوں اور سخت مصیبت میں گرفتار ہوں۔

میں ابھی یہ فریاد کر ہی رہا تھا کہ مجھے آواز آئی: جاؤ' تمہاری مشکلات ختم ہو گئی ہیں۔ یہ دیکھتے ہی مجھے ایک خوبصورت حسین و جمیل شخص نظر آیا۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑا۔ میرا خوف اور فکر دور ہو گیا۔ مجھے پکڑ کر میرے قافلے کے ساتھ لے گیا۔ جب مجھے میرے ہم سفر ساتھی نظر آئے تو اس شخص نے کہا' جاؤ اس قافلے کے ساتھ مل جاؤ' وہ ہے تمہاری سواری۔ یہ بات کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور مجھے میری سواری پر بٹھا دیا اور فرمایا' جو ہمیں پکارے ہم اسے خالی نہیں چھوڑتے۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ صاحب لولاک سرور دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے انوار زمین و آسمان کی ظلمتوں کو دور کر رہے ہیں۔

"شرح دلائل الخیرات" میں اس درود پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص جمعرات کے وتر ادا کرنے کے بعد پاک اور صاف مکان میں علیحدہ بستر پر خوشبو کا اہتمام کر کے قبلہ رخ ہو کر ہزار بار درود پاک پڑھے گا تو اسے زیارت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہو گی۔ یہ درود پاک خلوص و محبت اور ادب کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ ہزاروں بزرگان دین نے اس عمل کا تجربہ کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ○

زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے بعد مندرجہ ذیل درود پاک بطور شکرانہ ایک ہزار بار پڑھنا چاہیے۔ **صلی اللہ علی النبی الامی**۔ "دلائل الخیرات" کی پانچویں منزل میں لکھا ہوا درود پاک جمعہ کے دن ایک بار پڑھنے سے بے پناہ فضائل حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے ثواب میں بزرگان دین نے لکھا ہے کہ حج کا ثواب ملتا ہے۔ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ملائکہ میں اعلان فرماتا ہے کہ یہ بندہ ہمارا محبوب ہے۔ یہ میرے محبوب پر اکثر درود پڑھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہتا ہے، میں اس کے ہر حرف کے بدلے اسے جنت میں مکان عنایت کروں گا۔ قیامت کے دن یہ بندہ میرے سامنے ہو گا، تو اسے "لوائے حمد" کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

درود شفائے قلوب: دل کی مختلف قسم کی بیماریوں کے لیے مندرجہ ذیل درود پاک آزمودہ ہے۔ آج کل بعض حضرات کو دل دھڑکنے، دل

تڑپنے' دل بڑھنے' دل بیٹھنے' دل ڈوبنے اور دوسرے کئی قسم کے قلبی امراض لاحق ہوتے ہیں۔ ان کے لیے یہ درودپاک تین سو پندرہ بار پڑھنا ضروری ہے۔ اللہ تعالٰی امراض قلبیہ سے شفا دے گا۔ (قلبی امراض کے علاوہ مؤلف "مجلی الاسرار" نے حضرت احمد بن عربی قدس سرہ کی ایک روایت یوں بیان کی ہے کہ سرمہ لگاتے وقت اس درود کے ورد سے آنکھوں کے امراض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔) اس ورد کے ساتھ اس دعا کا اضافہ کرنا چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ وَبَانِیْھَا وَفَاطِمَۃَ وَاَبِیْھَا وَبَعْلِھَا وَبَنِیْھَا نَوِّرْ بَصَرِیْ وَبَصِیْرَتِیْ وَسِرِّیْ وَسَرِیْرَتِیْ۔ صبح کی سنت اور فرضوں کے درمیان اکتالیس بار پڑھنے سے بے پناہ کمالات حاصل ہوتے ہیں۔ فقیر حلوائی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ○

ایک مسافر کی مشکلات: تاجروں کا ایک قافلہ جنگل میں جا رہا تھا۔ ایک شخص کے پاس جانور تھا' جس کی دوران سفر ٹانگ ٹوٹ گئی۔ قافلے والے اسے تنہا چھوڑ کر روانہ ہو گئے۔ وہ تنہا اپنے جانور کے ساتھ بیابان میں رہ گیا۔ اس کے لیے سفر بیگانہ' ملک اور پھر صحرا' ساری پریشانیاں یکجا ہو کر آئیں۔ اسے اس حیرانی میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی برکات یاد آئیں۔ اس نے درود پڑھنا شروع کیا۔ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ نورانی شکل میں تین سوار دوڑتے ہوئے آئے اور

اس کے پاس آکر رک گئے۔ ان کی پیشانی سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔

ایک سوار نے دریافت کیا تم یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ اس نے روتے ہوئے بتایا کہ مجھ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ سواری بیکار ہوگئی ہے۔ اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ ساتھیوں سے پیچھے رہ گیا ہوں۔ اس نوجوان نے کہا تمہارا وہ جانور کہاں ہے، جس کے لیے تم پریشان ہو۔ اس نے دکھایا تو اس نوجوان نے اس پر درود پاک پڑھ کر دم کیا، جس سے وہ تندرست ہوگیا۔ سائل یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ قدم بوسی کے لیے جھکا۔ جو شخص علیحدہ کھڑا رہا، اس سے پوچھا مجھے ان لوگوں کے نام تو بتائیں، جن کی ایک نگاہ سے میرا جانور تندرست ہوگیا۔ انہوں نے فرمایا، یہ دونوں میرے نور نظر حسنین ہیں اور میں ان کا نانا ہوں۔ ہم تمہاری مصیبت دیکھ کر پہنچے ہیں کیونکہ تم نے درود پڑھ کر فریاد کی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس "حلوائی" دا بھی لنگ توفیق نبیا
جوڑ دیہو کر یاری نہیں، تے پچھے سخت تھیا
زاری تے لاچاری میری دیکھ اے بحر کرم دے
بابجھ تساڈے کیہڑا آکے یار بنے وچہ غم دے

جس شخص کو دنیاوی نعمتوں کی جستجو ہو اور اسے قبر و حشر کی سہولتوں کا بھی خیال ہو، اسے چاہیے نماز جمعہ کے بعد دیار حبیب (یعنی مدینہ منورہ کی طرف منہ کرکے نہایت ادب کے ساتھ یہ درود پاک پڑھنا شروع کرے (جہاں جمعہ نہیں ہوتا وہاں نماز ظہر کے بعد یہ عمل کرنا چاہیے) اگر

اکیلا پڑھ سکے تو بہتر ورنہ گھر میں سارے افراد مرد عورتیں بیٹھ کر اس درود پاک کو پڑھیں۔ احادیث میں اس درود پاک کے بے پناہ فائدے بیان کیے گئے ہیں اور پھر اس کی لاانتہا فضیلتیں لکھی گئی ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ○

اس دروک پاک کا پورا پورا فائدہ حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اعتقادی طور پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے بعد تمام مخلوقات سے افضل ترین جانا جائے۔ سب مخلوق سے حضور کی عزت و تکریم کو زیادہ روا رکھا جائے۔ تمام انبیاء و رسل سے آپ کو مقدم جانا جائے۔ جو لوگ حضور کی شان مبارک میں کمی کرتے ہیں' ان سے میل جول ترک کر دیا جائے۔ اس درود پاک کے مکمل فائدے تو اتنے ہیں کہ حساب و شمار میں نہیں آسکتے۔ اس درود پاک کو وظیفہ کے طور پر پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور رحمت سے دو ہزار سلام بھیجتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں پانچ ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ میدان حشر میں درود پڑھنے والوں کی پیشانیوں پر شہداء کے الفاظ لکھے ہوں گے اور فرشتے اعلان کریں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھا۔ ایک ایک درود کے بدلے اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی۔

یہ درود پڑھنے والوں پر نوری فرشتے نازل ہوتے رہتے ہیں اور وہ بھی ان کے ساتھ درود پاک پڑھتے رہتے ہیں۔ اس کے بیٹے اور پوتوں تک

اللہ کی رحمت نازل ہوتی رہتی ہے۔ اس درود پاک کی برکت سے اسے دشمن پر غلبہ حاصل رہتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت رہتی ہے۔ اسے خواب میں اکثر حضور کی زیارت ہوتی ہے۔ اس کا خاتمہ بالایمان ہوتا ہے۔ قبر و حشر کی سختیاں دور رہتی ہیں۔ عرش کے زیر سایہ قیام حاصل کرتا ہے۔ حضور کی شفاعت اس کے لیے لازم ہو جاتی ہے۔ حضور میدان حشر میں اس کے گواہ ہوں گے اور اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ وہ میدان حشر کی پیاس سے محفوظ رکھا جائے گا۔ حوض کوثر پر اس کی رسائی ہو گی۔ وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ حضور کا قرب پائے گا' حضور میدان حشر میں اسے مصافحے کی اجازت عطا کریں گے۔

حدیث پاک میں یکجا ہو کر درود پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے لیکن جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے' وہ پاک اور صاف ہونی چاہیے۔ اس مجلس پر آسمان سے لے کر زمین تک فرشتے اترتے رہتے ہیں۔ وہ اس کا سونے کے کاغذوں پر چاندی کی قلموں سے درود پاک لکھتے رہتے ہیں اور پھر کہتے جاتے ہیں کہ حضور کے درود کی کثرت کرو۔ آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ حوران بہشتی دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص نگاہ فرماتا ہے اور اس کی رحمت کے دھارے کھل جاتے ہیں۔ ملاء الاعلیٰ کے ملائیکہ اس ذکر کو تازہ کرتے ہیں۔

حکایت: ایک شخص درود پاک پڑھنے میں سستی کیا کرتا تھا۔ اس کے باوجود اس کی قسمت بیدار ہوئی اور اسے خواب میں سرکار مدینہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ

ماہتاب عرب مکی و مدنی آقا اس کے گھر میں تشریف لا رہے ہیں۔ وہ زیارت کے لیے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سے روگردانی فرما لیتے ہیں۔ اس نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھ سے کیا خطا ہوئی کہ میں زیارت سے محروم ہوں۔ آپ نے فرمایا، ہمیں تم پر کوئی رنج یا غصہ نہیں ہے۔ اس نے رو کر کہا، یا رسول اللہ! پھر آپ اپنے چہرۂ انور کو مجھ سے کیوں چھپاتے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا میں تمہیں پہچان نہیں سکا تم کون ہو؟ اس نے بتایا، یا رسول اللہ! میں آپ کا امتی ہوں۔ میں نے سنا ہے آپ تو ہر شخص کو باپ سے بھی اسے زیادہ پہچان لیتے ہیں اور شفقت بھی فرماتے ہیں۔ میں نے علماء سے یہ مسئلہ سنا ہے کہ آپ اپنی امت کے گناہگاروں پر بھی شفقت فرماتے ہیں۔ میں تو آپ کے دروازے کا ایک کتا ہوں۔

نکویاں را بسرس ظل الٰہی ہست!
بداں را زیر دامانت پناہے ہست
ببیں بس جانب ما ناتواں را
شفاعت از تو باشد، مجرماں را

حضور نے فرمایا، بات تو بالکل درست ہے مگر تمہاری طرف سے مجھے درود کے تحفے آنے بند ہو گئے ہیں۔ مجھے جس قدر درود پاک زیادہ پہنچایا جاتا ہے، میں اسی قدر اس کو پہچانتا ہوں اور اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اس دن سے اس شخص نے ہر روز ایک سو بار درود پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک اور رات حضور کی زیارت ہوئی تو آپ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا، اب میں تجھے پہچانتا ہوں۔

افسوس! ہم لوگ اس نعمت عظمیٰ کی قدر نہیں جانتے' جو لوگ اس نعمت کی قدر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نہایت بلند مراتب دیے ہیں۔

یاد تساڈی مول نہ کیتی حضرت اس "حلوائی"
یاد اپنی دا راہ دکھا کر لینی آشنائی
دیس تیرے ول تک تک سجناں نت اڈیکاں لایاں
محروماں ول نظر کرو اک مدتاں بیت وہایاں

کبریت احمر: پیران پیر حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے "کبریت احمر" اور "اکسیر اعظم" کو اپنے معمول میں رکھا تھا۔ "کبریت احمر" میں حضور کی بے پناہ تعریف کی گئی ہے۔ اسے صدق و یقین سے پڑھنے والا حضور کے عشق و محبت کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ عاشقوں کے دل اپنے محبوب کی صفت سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ دل سے بغض اور نفاق دھل جاتا ہے۔

"کنز العباد" کے صفحہ نمبر ۲۳ میں لکھا ہے' تین چیزیں اللہ کے سامنے مچھر کے پر کی حیثیت نہیں رکھتیں۔ نماز رسمی' ذکر بے پروائی اور غفلت سے اور حضور پر درود بغیر احترام کے۔

جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر بخل سے درود پاک پڑھنے سے گریز کرتے ہیں' یا انہیں خوشی نہیں ہوتی تو وہ ان نعمتوں سے محروم رہتے ہیں۔ جو شخص اس درود پاک (کبریت احمر) کا ہمیشہ ورد کرتا رہے گا' اسے حساب و کتاب کے بغیر ہی جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس درود کے اوصاف یہ عاجز قلم لکھنے سے قاصر ہے۔ اسی طرح

"اکسیر اعظم" ایک سو حاجات کے لیے کافی ہے۔ اگر اسے ہر رات پانچ پانچ بار چالیس رات پڑھا جائے اور ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو وہ جس حاجت کے لیے بھی یہ عمل کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا۔

دتی خاص اجازت عاجز ہر طالب دے تائیں
نیک حاجت دے کارن پڑھیاں رب تھیں ملن عطائیں

یہ درود پاک جمعہ کو سات سو بار پڑھنے والے کو حضور کی شفاعت میدان حشر میں واجب ہو جائے گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلَہٗ جَزَاۃً وَ لِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَاجَزَیْتَ بِہٖ نَبِیًّا عَنْ قَوْمِہٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ ○

ایک منکر درود کی حکایت: ایک شخص مر گیا اس کی تدفین کرنے لگے تو اس کی قبر سے ایک سیاہ رنگ کا سانپ نکل آیا۔ لوگوں نے وہ گڑھا بند کر دیا اور ایک دوسری جگہ قبر بنائی مگر وہاں پر بھی ایک سانپ نظر آیا۔ تیسری جگہ قبر نکالی تو وہاں پر بھی ایک سیاہ سانپ دکھائی دیا۔ آخر کار سانپ نے زبان سے پکار کر کہا کہ تم جہاں بھی قبر کھودو گے وہاں میں پہنچوں گا۔ لوگوں نے اسے پوچھا کہ یہ قہر و غضب کیوں ہے؟ اس نے بتایا یہ شخص جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنتا تھا تو حضور پر درود پڑھنے

سے بخل کرتا تھا۔ اس بدعملی کی وجہ سے اس پر یہ قہر خداوندی نازل ہو رہا ہے۔ میں اس بدعملی کی سزا اسے دیتا رہوں گا۔

حضور کا نام سن کر درود نہ پڑھنے کی سزا: ابراہیم نخعی رحمتہ اللہ علیہ سے "سبع سنابل" میں یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کا ایک فقیہہ عالم دین شاگرد تھا۔ مرنے کے بعد حضرت ابراہیم نخعی نے پوچھا کہ یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ اس نے بتایا میں حضور اکرم کا نام لیا کرتا تھا مگر درود نہیں پڑھا کرتا تھا۔ آج میں اس عذاب میں مبتلا ہوں۔

درود مستغاث کی برکات: درود مستغاث بڑی برکات و فضیلت کا حامل درود پاک ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ ایک ایک فقرہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفتوں سے مالا مال ہے۔ حضرات سلسلہ چشتیہ خصوصی طور پر اس درود کی اجازت اپنے مریدوں کو دیتے ہیں۔ یہ "دلائل الخیرات" کی طرح نہایت اعلیٰ وظیفہ ہے۔ اس سے ظاہری اور باطنی فیوض حاصل ہوتے ہیں۔ اس سے مشکلات حل ہوتی ہیں۔ **اغثنا یارسول اللہ** تک پڑھ کر جو بھی دعا کی جائے' اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ بھاری سے بھاری مشکل حل ہو جاتی ہے۔

اس درود پاک سے مومن کا دل ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔ منافق اس کے الفاظ سے جلتے ہیں۔ نجدی نظریات کے حامل عام طور پر اس سے انکار ہی کر دیتے ہیں۔ بعض حیلے تلاش کر کے لوگوں کو اس نعمت سے محروم رکھتے ہیں۔ اس میں حرف ندا سے انہیں بہت ضد ہے اور اسے پڑھنے سے چڑتے ہیں اور عام لوگوں میں بیٹھ کر کفرو شرک کے فتوے صادر کرتے ہیں۔ حالانکہ احادیث میں کئی مقامات پر حضور کو حرف ندا

سے پکارنا صحیح اسناد سے ثابت ہے۔

بعض بزرگان دین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منبر مبارک پر یہ درود پاک پڑھتے سنا ہے۔ "فجر منیر" کے مصنف نے لکھا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا' میں نے یہ درود پڑھا تو لوگوں نے یاد کر لیا اور اسے بعض حضرات نے بطور وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا۔ مالکی طلبا میں سے بعض ایسے تھے جنہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر مبارک پر جلوہ فرما ہیں اور یہی درود پڑھ رہے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ اَشْرَقَتْ بِنُوْرِهِ الظُّلَمِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّكُلِّ الْاُمَمِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّخْتَارٌ لِّلسِّيَادَةِ وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَوْصُوْفِ بِاَفْضَلِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ ٥ وَخَصَائِصِ الْحِكَمِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ كَانَ اِذَا مَشٰى تَظَلُّهُ الْغَمَامُ حَيْثُ مَا تَيَمَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ انْشَقَّ لَهُ الْقَمَرُ وَ الْحَجَرُ وَاَقَرَّ بِرِسَالَتِهٖ وَصَمَّمَ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ اَثْنٰى عَلَيْهِ رَبُّ الْعِزَّةِ نَصًّا فِى السَّالِفِ

الْقِدَمِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ صَلَّی عَلَیْهِ رَبُّنَا فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِهٖ وَاَمَرَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ مَا اَلْهَلَّتْهُ الدِّیْمُ وَمَا الْخُرَتْ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ اَذْیَالِ الْکَرَمِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ۝

درود زیارت: حضرت مہدی فاسی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جو شخص یہ درود ستر بار پڑھے گا' حضور اسے خواب میں اپنی زیارت سے مشرف فرمائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا هُوَ اَهْلُهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ ۝

زندگی میں ایک بار درود پڑھنے کی برکت: "روضتہ العلماء" میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ حکایت بیان کی گئی ہے کہ حضور نے فرمایا' میرا ایک امتی میدان حشر میں عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا۔ جب اسے کھینچتے ہوئے دوزخ کی طرف لے چلے تو وہ کہنے

لگا' خدا کے لیے مجھے چند لمحوں کے لیے اپنے گناہوں پر رو لینے دو۔ میں وہ بد قسمت انسان ہوں کہ آج میرا کوئی پرسان حال نہیں۔ فرشتے کہنے لگے کہ اگر دنیا میں کچھ نیک کام کر لیتے تو آج تمہیں رونا نہ پڑتا۔ اب وقت گزر گیا' تم نے غفلت میں زندگی گزار دی۔ فرشتوں نے اسے سمجھایا کہ تمہارے لیے ایک ہی راستہ رہ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہی طلب شفاعت کرو۔

اس نے پکار کر کہا' یا رسول اللہ! غریبوں کی دادرسی کریں' آپ کے بغیر آج اور کوئی دوسرا دادرس نہیں ہے۔ حضور نے اس کی فریاد سنی فرشتوں کو حکم دیا' اسے واپس لے آؤ اور اس کے اعمال دوبارہ میزان پر تولو۔ اللہ سے اجازت لے کر جب اسے میزان پر لایا گیا' حضور نے کوئی چیز نکال کر اس کی نیکیوں کے پلڑے میں ڈال دی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا۔ اسی وقت حکم ہوا کہ اب اسے جنت کی طرف لے جاؤ۔ اسے حضور کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ حضور نے پوچھا' تمہیں معلوم ہے کہ یہ پلڑا کیوں بھاری ہو گیا تھا؟ اس نے عرض کی' یا رسول اللہ! آپ کا منور چہرہ جو نور نظر مشتاقاں ہے' اسی کی بدولت سب کچھ ہوا ہے۔ آپ کا حسن و جمال دل کو جذب کرتا ہے اور آپ کی نظر شفقت ہی نے سارا کام کر دیا ہے۔ میں آپ کے جمیل و شکیل چہرے پر اپنی جان قربان کر دوں' جو غمزدہ انسانوں کے دکھوں کا علاج ہے۔ آپ نے دریائے عصیاں میں بہتے ہوئے کو کنارے لگا دیا۔ مجھے تو صرف اتنا یاد ہے کہ آپ احمد بھی ہیں اور محمد بھی۔ مگر مجھے یہ علم نہیں ہو سکا کہ آپ نے میرے بخشانے کے لیے اس پلڑے میں کیا رکھا تھا۔ حضور نے فرمایا' زندگی میں تو نے ایک بار مجھ پر درود پاک

پڑھا تھا، آج وہ تیری بخشش کا ذریعہ بن گیا۔

یا حضرت "حلوائی" دے بھی چھڈے ہتھ ملاحاں
جے ہتھ پکڑ نہ لائیو بنے ڈب مراں وچہ کاہاں
میرے بھی کجھ پلے ناہیں بن تدھ نام کمائی
"نبی بخش" ناؤں نام تیرے تھیں لج پالیں ناؤں والی

مئولف دلائل الخیرات پر انعام و اکرام

"دلائل الخیرات" کے مئولف و مرتب کو فارس میں زہر دے دیا گیا تھا۔ جس سے آپ شہید ہو گئے تھے۔ آپ نماز فجر ادا کرتے ہوئے واصل بحق ہوئے۔ پچھتر سال کے بعد آپ کی قبر کو دوبارہ بنانے کے لیے کھولا گیا۔ بعض حضرات نے آپ کے چہرے سے کفن ہٹا کر دیکھا تو آپ کا چہرہ تازہ بتازہ نظر آیا۔ بدن پر انگلی رکھی تو خون کی تازگی دکھائی دی۔ انگلیاں اسی طرح نرم تھیں جس طرح زندگی میں ہوتی ہیں۔ چہرے کا رنگ اسی طرح شگفتہ اور بدن مبارک سے خوشبو آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے محبوب پاک کے درود پاک جمع کرنے کا یہ صلہ دیا تھا۔

شیخ عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و احترام میں یہ بات سند کے ساتھ لکھی ہے، قیامت کے دن جنت کے داخل ہونے والوں کے چہرے پر اسم محمد لکھا ہو گا۔ اس کے بغیر کوئی شخص داخل جنت نہیں ہو سکے گا جو شخص مندرجہ ذیل درود پاک پڑھے گا وہ حضور کی شفاعت کا مستحق ہو گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ

اَلْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ○

حکایت: حضرت مجدد الدین ولی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک بوڑھی عورت نے مجھے بتایا کہ اسے جب بھی کوئی حاجت درپیش ہوئی تو وہ اپنا دامن پھیلا کر پانچ سو بار درود پاک پڑھا کرتی تھی' تو وہ حاجت پوری ہو جایا کرتی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کا سائل بن کر التجا کی جائے تو دین و دنیا کی نعمتیں ملتی ہیں۔

پلو اڈ "حلوائی" بھی ہے در سرور تے ڈگا
نہیں امید اس در دا منگتا آوے مڑ کر سکا

حضرت شمس الدین عبدوسی سے امام شعرانی نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ شیخ عبدوسی فرماتے ہیں کہ مجھے شیخ سنوسی رحمتہ اللہ علیہ خواب میں ملے۔ شیخ سنوسی شونی رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیخ شمس الدین عبدوسی کے استاد تھے۔ فرمانے لگے' وہ درود تو بتاؤ جو تم ایک بار پڑھتے ہو تو اس کا ثواب ہزار بار کے برابر ہوتا ہے۔ اس درود پاک کو امام قسطلانی نے اپنی کتاب "مسالک قسطلانی" میں بھی درج کیا ہے کہ جو شخص نماز عشاء کے بعد یہ درود پڑھ کر سورہٗ اخلاص پڑھتا ہے اور پھر تین تین بار معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھ کر کسی سے بات کیے بغیر سو رہے گا اسے بے پناہ ثواب بھی ہو گا اور حضور کی زیارت بھی ہو گی۔

درود عبدوسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ اَبَدًا وَاَنْمٰی بَرَکَاتِکَ سَرْمَدًا وَاَذْکٰی تَحِیَّاتِکَ فَضْلًا وَعَدَدَ وَاَسْنٰی سَلَامِکَ اَبَدًا مُّجَدَّدًا عَلٰی اَشْرَفِ الْخَلَائِقِ الْاِنْسَانِیَةِ وَالْجَانِیَّةِ وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْاِیْمَانِیَّةِ وَطُوْرِ التَّجَلِّیَاتِ الْاِحْسَانِیَةِ وَالشَّمْسِ الشَّرِیْعَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَطِرَازِ خُلَّتِ الْعِرْفَانِیَّةِ وَنَاصِرِ الْمِلَّةِ الْاِسْلَامِیَةِ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ الذَّاتِیَةِ وَعَیْنِ الْعِنَائِیَّةِ الرَّبَّانِیَّةِ وَمَھْبَطِ الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِیَّةِ وَعَرُوْسِ حَضْرَتِ الْقُدْسِیَہِ وَاِمَامِ الرُّسُلِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَاَمِیْنِ الْمَلٰئِکَةِ الْبَشَرِیَّةِ وَشَطَةِ عَقْدِ النَّبِیّٖنَ وَمُقَدَّمِ جَیْشِ الْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ اَرْکَبِ الْاَنْبِیَاءِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَاَفْضَلِ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰی وَمَالِکِ الْاَذِمَّةِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰی شَاھِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ وَمَشَاھِدِ اَنْوَارِ السَّوَابِقِ

الْاَوَّلِ وَتَرْجُمَانِ اللِّسَانِ الْقِدَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِكَمِ مَظْهَرِ اَسْرَارِ الْوُجُوْدِ الْجُزْئِيِّ وَالْكُلِّيِّ وَاِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ الْعُلْوِيِّ وَالسِّفْلِيِّ رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ وَعَيْنِ حَيَاتِ الدَّارَيْنِ الْمُتَحَقِّقِ الْمُكَرَّمِ بِاَعْلٰى مَرْتَبَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَالْمُتَخَلِّقِ بِاَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِيَّةِ الْجَلِيْلِ الْاَعْظَمِ وَالْحَبِيْبِ الْاَكْرَمِ وَالنَّبِيِّ الْمُكَرَّمِ اَفْضَلُ مَنْ تَوَضَّاءَ وَالتَّيَمُّمَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَالْعَقِيْقِ تَخْتِمُ اِمَامَ الْمَكَّةِ وَالطَّيْبَةِ وَالْحَرَمَ نَبِيِّكَ الْعَظِيْمِ وَرَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ الْهَادِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سَيِّدِنَا وَحَبِيْبِنَا وَطَبِيْبِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمٍ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ جَزِيْلًا جَمِيْلًا دَائِمًا بِدَوَامِكَ بَاقِيًا بِبَقَائِكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○

حضرت سیف الدین ولی اللہ کی خدمت میں ایک شخص پھولوں کی جھولی بھر کر لایا۔ آپ نے ان پھولوں کی مہک کے ساتھ درود شریف پڑھا۔ کیونکہ پھولوں کی خوشبو سونگھ کر درود پڑھا جائے تو فوراً اس کا ثواب حضور نبی کریم کو ملتا ہے۔ حضرت شیخ فرید شکر گنج لکھتے ہیں کہ میرے عقیدے کے مطابق جو شخص ایک بار حضور کی بارگاہ میں صدق نیت سے درود پڑھتا ہے وہ تمام گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے اسے ماں نے ابھی جنا ہو۔ صحابہ کرام کا طریقہ تھا کہ جب کسی سے سہواً حضور پر درود پاک پڑھنا رہ جاتا تھا تو وہ غم میں اس طرح بیٹھ جاتا جیسے کوئی ماتم ہو گیا ہو۔ وہ کہتے کاش ہم اس محرومی کے بجائے مرجاتے تو بہتر ہوتا۔

مصیبت زدہ انسانوں کو یہ درود پڑھنا نہایت مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مصائب سے نجات دے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلٰوةً تَحِلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَفُكُّ بِهَا الْكُرَبُ۔

حضرت علی کا ایک سائل: ایک دفعہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ انہوں نے ازراہ مذاق کہا، وہ علی کھڑا ہے وہ امیر آدمی ہے اس کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں بہت کچھ دے گا۔ حالانکہ حضرت علی اس وقت خود تہی دست تھے۔ سائل آپ کے پاس آیا

اور آتے ہی سوال کیا۔ آپ اپنی فراست مومنانہ سے سمجھ گئے کہ یہودیوں کی شرارت ہے۔ حضرت علی نے دس بار درود پڑھ کر سائل کے ہاتھ پر دم کر دیا اور فرمایا' اس مٹھی کو یہودیوں کے پاس جا کر کھولنا۔ وہ گیا یہودیوں نے پوچھا' کیا دیا اس نے؟ مٹھی کھولی تو اس میں دس اشرفیاں تھیں۔ یہود دم بخود رہ گئے' شرمندگی سے رنگ فق ہو گئے۔

بے خرچاں نوں خرچ دواون چاکر تیرے گھر دے
رہڑدے بیڑے بنے لاون نام تیرے دے بردے
جاں مفلس بے خرچاں، توں تیرا نام تو نگر کردا
"حلوائی" کیوں مفلس رہے جو ہے سگ تیرے در دا

حضرت شہاب الدین احمد یمنی حضرت صالح عمر امام شاذلی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ درود پاک تین سو ساٹھ بار پڑھے گا تو وہ حضور کے روضہ منور تک نگاہ ڈال سکے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً ○

حضرت عیسٰی بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے ابن فضل رحمتہ اللہ علیہما سے خواب میں پوچھا کہ آپ اپنا حال بیان کریں کہ بعد از وفات آپ سے کیا سلوک کیا گیا۔ انہوں نے بتایا' میرے تمام گناہ بخش دیے گئے۔ وہ اس عمل سے کہ میں زندگی میں جب نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تو ساتھ درود پاک ضرور لکھتا تھا۔ مؤلف نے خود دیکھا کہ حضرت پیر قصوری رحمتہ اللہ علیہ ہمیشہ حضور کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتے تھے۔

حضرت شیخ جنون رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود پاک ایک بار پڑھنے والا ایک ہزار بار اجر پاتا ہے اور پانچ سو بار پڑھنے والا دنیوی اور دینی معاملات میں آسانی پاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّصَلٰوۃً تُخْرِجُنِیْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْوَھْمِ وَتُکْرِمُنِیْ بِنُوْرِ الْفَھْمِ وَتُوْضِحُ مَا اَشْکَلَ حَتّٰی یَفْھَمَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

حکایت لطیف: ایک شخص پانچ ہزار درہم کا مقروض تھا۔ وہ اس معاملہ میں بہت ہی پریشان تھا۔ ایک بار سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے فرمایا صبح اٹھ کر ابوالحسن نیشاپوری کے پاس جانا اور ہمارا سلام پہنچانا اور کہنا کہ تم ہر سال چودہ ہزار ضرورت مندوں کو تن ڈھانپنے کے لیے کپڑے دیتے ہو' میرے سر پر پانچ ہزار درہم قرضہ ہے اسے بھی ادا کردو۔ حضور نے مزید فرمایا' وہ اگر کوئی نشانی طلب کرے تو اسے کہنا تم ہر روز سو بار تحفہ درود بھیجا کرتے ہو۔ کل رات اس میں کوتاہی کیوں ہو گئی ہے۔ یہ شخص حضور کا حکم لے کر حضرت نیشاپوری کی طرف آیا اور اس نے آتے ہی پانچ ہزار درہم کا سوال کیا مگر اس نے توجہ نہ دی۔ پھر اس نے حضور کا سلام اور پیغام پہنچایا تو وہ اٹھا اور سائل کے قدموں میں گر پڑا اور کہنے لگا' میں ہر رات درود پڑھتا ہوں مگر کل رات مجھ سے غفلت ہو گئی ہے۔ اس نے فوراً پانچ ہزار درہم دیے اور دو ہزار درہم مزید دیے اور کہا ایک ہزار خوشخبری کے اور ایک ہزار بطور شکرانہ پیش کرتا ہوں۔ آپ میرے پاس حضور کا پیغام

لائے آئندہ کے لیے جب ضرورت ہو میرے پاس کھلے دروازے چلے آنا۔

درود کوامل: حضرت امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس درود پاک کو اپنی "حزب" میں نقل کیا ہے اور اس کا نام "درود کوامل" رکھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ ھُوَ اَنْبَھٰی مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ سَیِّدِنَا اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطَرَاتِ الْمَطَرِ ○

حافظ ابو نعیم رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے خود حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو گھر سے نکل کر **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ** پڑھتا جاتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا' تم ہر موقعہ پر درود پاک پڑھتے ہو' اس کا راز کیا ہے۔

اس نے بتایا' میں ایک بار اپنی والدہ کے ساتھ سفر حج پر روانہ ہوا۔ ہم مکہ شریف کے قریب پہنچے تو میری ماں کا پیٹ پھول گیا' رنگ نیلا ہو گیا اور شکل تبدیل ہو گئی۔ میں نے خیال کیا کہ میری والدہ کو قہر الٰہی نے آ گھیرا ہے' اسے اپنے گناہوں کی سزا کا سامنا ہے۔ میں نے آسمان کی طرف منہ

اٹھا کر کہا' یا اللہ تو میری ماں پر اپنی رحمت فرما۔ اس وقت مدینہ پاک کی طرف سے ایک سفید بدلی اٹھی۔ دیکھتے دیکھتے وہ ایک نوری شکل میں تبدیل ہو گئی' جس کا چہرہ نوری تھا اور بدن سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔ اس نے آتے ہی میری ماں کے چہرے پر ہاتھ پھیرا جس سے اس کا رنگ نکھر گیا۔ چہرہ درست ہو گیا اور پیٹ کی بیماری جاتی رہی۔ میں نے یہ واقعہ دیکھا تو اس شخص سے نام و مقام دریافت کیا۔ آواز آئی' میرا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ میرا شہر مدینہ ہے۔ میں یہ سنتے ہی قدموں میں گر پڑا اور عرض کی' حضور یہ شفقت یہ کرم کس طرح کیا گیا۔ آپ نے فرمایا تم ہر قدم اٹھاتے ہوئے مجھ پر درود پڑھا کرتے ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ادیم طائفی نعلین پاکن
شراک از رشتہ جانہائے ماکن

حضرت عیاشی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود پاک ایک ہزار درود کا درجہ رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّیْمِ الْمَجْدِ وَحَاءِ الرَّحْمَۃِ وَالدَّالِ الدَّوَامِ سَیِّدِ الْکَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَاتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِہٖ کَائِنٌ اَوْ قَدْ کَانَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ صَلٰوۃً دَائِمًا بِدَوَامِ

وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِہَا وَاَنْوَارِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِہَا وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

درود تنجینا (درود نجات): مجدد الدین فیروز آبادی نے اپنی "جامع" میں اور علامہ فاکہانی رحمتہ اللہ علیہ نے "قمر منیر" میں یہ واقعہ درج کیا ہے کہ شیخ موسیٰ نے بتایا تھا کہ ہم ایک قافلے کے ساتھ ایک جہاز میں سوار سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان کی زد میں آگیا۔ یہ طوفان قہر خداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا۔ ہم لوگ یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں کے بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم لقمہ اجل بن جائیں گے۔ کیونکہ ملاحوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ اتنے تند و تیز طوفان سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں اس عالم افراتفری میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ چند لمحے مجھ پر غنودگی طاری ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ ماہ بطحا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے حکم دیا کہ تم اور تمہارے ساتھی یہ درود ہزار بار پڑھو۔ میں بیدار ہوا۔ اپنے دوستوں کو جمع کیا، وضو کیا اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی ہم نے تین سو بار درود پاک پڑھا تھا کہ طوفان کا زور کم ہونے لگا۔ آہستہ آہستہ طوفان رک گیا اور تھوڑے ہی وقت میں آسمان صاف ہو گیا اور سمندر کی سطح پر امن ہو گیا۔ اس درود پاک کی برکت سے تمام جہاز والوں کو نجات مل گئی۔

اس درود پاک کا نام تنجی یا "تنجینا" رکھا گیا۔ اس کے بے پناہ فضائل ہیں اور بزرگان دین نے بارہا مرتبہ آزمایا ہے۔ جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نہایت مشکل میں گرفتار ہو گیا۔ اس نے وضو کر کے معطر ہو کر یہ درود پاک پڑھنا شروع کیا تو مشکل حل ہو گئی۔ اس

مُلْكُكَ بَاقِيَةٌ بِلِقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ایک نکتہ: حضرت آدم علیہ السلام کی روح کو قالب خاکی مین داخل کیا گیا تو آپ کی نگاہ ساق عرش پر پڑی تو حضور کا نام نامی اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ دکھائی دیا۔ دریافت کرنے پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ نام محمد ہے جو میرا محبوب ہو گا اور تمہاری ہی اولاد میں سے ہو گا۔ یہ عرب کا قابل قدر فرزند ہو گا اور کائنات ارضی اس کی نبوت کے زیر نگین ہو گی۔ اس کے آباؤ اجداد سب اشراف عالم میں سے ہوں گے۔ وہ مخلوق کی نجات کے لیے کام کرے گا۔ اس کی بکریوں کی حفاظت بھیڑیے کریں گے۔ وہ اپنے وقت میں صاحب شرف و عزت ہو گا۔ میری ذات کے بعد تمام مخلوق میں اس کی شان بلند ہو گی اور تمام رسولوں کے لیے بھی باعث صد افتخار ہو گا"۔

زیارت رسول اکرم ﷺ کے لیے ایک نسخہ: جو شخص جمعہ کے دن باوضو ہو کر پاکیزہ لباس پہن کر بعد از نماز شام دو رکعت نماز پڑھ کر پچیس بار سورۂ اخلاص پڑھے گا اور پھر اس کے بعد مندرجہ ذیل درود پاک ایک ہزار بار پڑھے گا اسے ایک ہفتے کے اندر اندر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہو گی۔ **صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ**۝

ایک محدث کا معمول: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "جذب القلوب" میں ایک واقعہ درج کیا ہے کہ ایک عالم دین

تدریس حدیث پر مقرر تھے۔ وہ جب تک حدیث پڑھاتے رہے ان کی زبان پر قال اللہ و قال الرسول کا ذکر رہا۔ مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ سے کیسا سلوک ہوا۔ اس نے بتایا کہ اللہ نے مجھے بخش دیا۔ بخشش کا سبب یہ بنا کہ میں جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام زبان پر لاتا درود ضرور پڑھا کرتا تھا۔

مصائب میں درود پاک: مصائب اور سختیوں کے دوران یہ درود پاک نہایت مفید اور شافع ثابت ہوا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحَۃِ الطَّیِّبِ الطَّاھِرِیْنَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا○

ایک کاتب کا عبرتناک واقعہ: شیخ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے "جذب القلوب" میں لکھا ہے کہ ایک شخص کاغذ کے استعمال میں بخل کے طور پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا کرتا تو حضور کے نام نامی کے ساتھ درود لکھنے سے محروم رہتا۔ حضور سے یہ بخل اسے لے بیٹھا۔ اس کا دایاں ہاتھ گل گیا۔ بعض لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر "ص" یا "صلعم" لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ یہ طریقہ درست نہیں اور نہ ہی اس سے درود پاک ادا ہوتا ہے۔ حضرت شیخ نے "مدارج النبوت" میں لکھا ہے کہ پورا درود لکھنے والے ہی اعزاز پاتے ہیں اور دو سرے محروم کرم رہتے ہیں۔ حضرت ابن حجر مکی نے "فتاویٰ حدیثیہ" میں لکھا ہے کہ یہ درود پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا باعث بنتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا وَزِدْهُ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ابن محمود کا واقعہ: ابن محمود نے اپنا واقعہ خود بیان کیا ہے کہ میں احادیث لکھا کرتا تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا تو میں "صلعم" کا لفظ لکھا کرتا۔ مجھے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا ہمارے درود کے بغیر تمہارا لکھنا فضول ہے۔ میں اس کے بعد پورا درود لکھنے لگا۔

یہ درود پانچ ہزار درود کے درجات عطا کرتا ہے۔ اس کی سند امام شیخ ابو عبداللہ عیاشی رضی اللہ عنہ نے لکھی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا صَلَّتِ الْعُيُوْنُ بِالنَّظَرِ وَتَزَخْرَفَتِ الْاَرْضُ بِالْمَطَرِ وَحَجَّ حَاجٍّ وَّاعْتَمَرَ وَالَبّٰى اَحْلَقَ وَنَحَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَقَبَّلَ الْحَجَرَ ○

سنہری مسجد لاہور کا ایک واقعہ: حسان نامی ایک شخص نے مجھے (مؤلف) اپنا واقعہ سنایا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ایک دن میں سنہری مسجد لاہور میں نماز جمعہ ادا کرنے آیا۔ مجلس وعظ اور نماز جمعہ سے فارغ ہوا تو شدید گرمی تھی۔ لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ میں نے محسوس کیا کہ

ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آ رہے ہیں۔ مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں مجھے کسی نے کہا، اٹھو زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت مل گئی ہے۔ میں اس شخص کے ساتھ چلا۔ ایک بارگاہ میں پہنچے جہاں ایک خوبصورت خیمہ لگا ہوا تھا۔ میں نے دل میں کہا، آج میرا نصیب جاگ اٹھا لیکن مجھ جیسے گناہگار کی نگاہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی تاب کیسے لا سکیں گی۔ مگر جونہی میں خیمہ میں داخل ہونے لگا حضور نے فرمایا، اسے باہر لے جاؤ اس کے منہ سے بدبو آ رہی ہے۔ مجھے پکڑ کر باہر نکال دیا گیا۔ میرے منہ سے حقے کی بدبو آتی تھی۔ میں سخت نادم بھی ہوا اور محروم بھی۔ میں چیخ چیخ کر رونے لگا اور افسوس کرنے لگا کہ اس بدبخت حقے کی وجہ سے مجھے اتنی بڑی نعمت سے محرومی ہوئی۔

یاد رہے حقہ کی بدبو زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم کر دیتی ہے اور عام لوگ جو حقہ کے عادی ہیں اس بو کو محسوس نہیں کرتے، جس طرح چمرنگ لوگ چمڑے کی بدبو کے عادی ہو کر اس کے تعفن کے خوگر ہو جاتے ہیں ایسے ہی حقہ نوش اس بدبو سے مانوس ہو جاتے ہیں اور بزعم خویش محسوس کرتے ہیں کہ اب بو نہیں آتی۔ مشائخ طریقت نے اپنے زیر تربیت مریدوں کو حقہ کی لعنت سے نجات دلائی ہے، جو بدبو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محروم کر سکتی ہے، اس سے بدتر کون چیز ہوگی۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تو آداب مسجد میں اپنی تفسیر میں مسواک کے بغیر مسجد میں داخل ہونے سے بھی روکا ہے۔ جس عبادت گاہ میں حقے کی بدبو آتی ہے اس سے فرشتے بھی بیزار ہوتے ہیں۔ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کی طبع سلیم اور نفس اس بو کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ اہل دل کا تو یہ معمول ہے کہ

عطر گلاباں منہ نوں دھو کے کر سو وار غرارے
نام آقا سرور دا لیناں نال ادب بسیارے

درود سے حضور خوش ہوتے ہیں: حضرت عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب "جذب القلوب" میں لکھا ہے' ایک عاشق رسول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر حاضر ہوا اور کئی رات دن درود پاک پڑھتا رہا۔ جب رخصت ہونے لگا تو حضور نے فرمایا' چند روز اور رہو' تمہارے درود سے میرا دل خوش ہوتا ہے۔ حضرت شیخ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود کثرت سے پڑھے گا اللہ کا حبیب اس پر خوش ہو گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ایک ولی اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے ایک ظالم بادشاہ سے پالا پڑا' وہ مجھ پر ظلم کرتا۔ میں اس کے ظلم و ستم سے تنگ آکر شہر چھوڑنے پر مجبور ہو گیا اور ایک ویران جنگل میں جا چھپا۔ میں نے دل کو تسلی دینے کے لیے ایک قبر بنائی اور محسوس کرنے لگا کہ زیارت گاہ رسول ہے۔ میں نے وہاں کثرت سے درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے اس بادشاہ کے ظلم سے فریاد کی۔ مجھے غیب سے آواز آئی' تو نے ہمارے حبیب کو اپنا شفیع بنایا ہے اور ان پر درود پڑھا ہے۔ اگرچہ تو حضور کے مزار پر نہیں پہنچ سکا

لیکن آج ان رحمت اللہ قریب من المحسنین کی روشنی میں تجھے اپنی پناہ میں لیا ہے' جاؤ تمہیں دشمن سے نجات مل گئی۔ میں شہر واپس آیا تو سنا کہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔

درود غوث الاعظم: شیخ محمد ابن علی عیاشی لکھتے ہیں کہ یہ درود حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا معمول بنایا ہوا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے میں نے اس درود کو پتھروں پر قلم قدرت سے لکھا ہوا پایا تھا' جو شخص اسے ایک بار پڑھے گا اسے ستر ہزار درود کا ثواب ملے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَعَرُوْسِ مَمْلُکَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ لِمَشَاھَدَتِکَ الْاِنْسَانُ عَیْنُ الْوُجُوْدِ لِسَبَبٍ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِکَ وَتَحُلَّ بِھَا عُقْدَتُنَا وَتُفَرِّجَ بِھَا کُرْبَتُنَا صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَاَحْصَاہُ کِتَابُکَ وَجَرَائِیْ بِہٖ قَلَمُکَ عَدَدَ الْاَقْطَارِ وَ الْاَحْجَارِ الْمَطَارِ وَالْاَشْجَارِ وَمَلٰئِکَۃِ

الْجَبَّارِ وَجَمِيْعِ مَا خَلَقَ يَا مَوْلَانَا مِنْ اَوَّلِ الزَّمَانِ اِلٰى آخِرِهٖ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کان درد کے لیے درود: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کے کان میں گرانی (یا درد) ہو تو یہ درود پڑھے۔ اس کے ثواب اور اجر کے علاوہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔ آپ نے فرمایا' اگر تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے اور تمام درختوں کی ٹہنیوں کو قلموں میں تبدیل کر دیا جائے اور اللہ کے بے شمار بندے لکھنے بیٹھ جائیں تو پھر بھی اس درود کا اجر نہیں لکھ سکیں گے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ○

قوم موسیٰ کی نجات: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اپنی قوم کو فرعونیوں کے ظلم و ستم سے بچا کر دریائے نیل کے کنارے پہنچے تو آپ نے اپنا عصاء مار کر دریائے نیل کو حکم دیا کہ راستہ چھوڑ دو۔ مگر دریا نے جنبش تک نہ کی لیکن وحی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں ڈال دیا کہ حضرت رسول مقبول محبوب رب العالمین کے روح پر درود پڑھ کر عصا مارو۔ حضرت موسیٰ نے ایسا ہی کیا تو دریا میں راستے بن گئے اور بنی اسرائیل نیل کو عبور کر گئے۔

درود مشکل کشاء: مندرجہ ذیل درود پاک مشکل کشاء کہلاتا ہے۔

اسے پڑھنے سے غم واندوہ کی تمام مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ صَلٰوۃً اَھْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِیْنَ عَلَیْہِ وَاَجْرِیَامَوْلَانَابِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ فِیْ اَمْرِیْ ○

حکایت: ایک نیک اور صالح مرد موت کے قریب پہنچا تو اس کے ایک دوست نے اس سے پوچھا آپ موت کے دروازے پر ہیں۔ موت کی سختی کے بارے میں آپ کا کیا تاثر ہے۔ اس نے بتایا کہ میں نے علماء دین سے سنا تھا کہ جو شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے گا اللہ اسے جان کنی کی سختی سے محفوظ رکھے گا' میرا یہ معمول رہا آج مجھے موت کی سختی کے بجائے راحت حاصل ہو رہی ہے۔

یاحضرت وچہ یاد تیری دے دم دیوے "حلوائی"
شغل ہووے نت ذکر تیرے دا غیر ولوں چت چائی

درود شفاعت: اس درود پاک کا ورد کرنے والے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل ہو گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ○

نام محمد لمبی عمر کی علامت ہے: حضرت عبدالجلیل رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ حضور میرا بچہ پیدا ہوتے ہی مر جاتا ہے۔ حضور نے اسے فرمایا' آئندہ اللہ کی بارگاہ میں نذر مانو کہ اگر بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام "محمد" رکھا جائے گا۔ اس

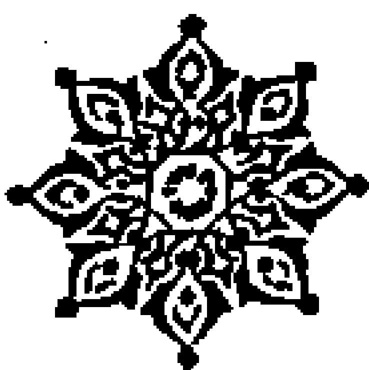
نے یہ نذر مانی اللہ نے اسے بچہ دیا جس کا نام "محمد" رکھا۔ اس نے بڑی طویل عمر پائی۔ اس لڑکے نے بڑے ہو کر لوگوں میں اعلان کیا: لوگو! اپنے بیٹوں کے نام "محمد" رکھو تاکہ ان کی عمر زیادہ ہو پھر اس نام پاک کا احترام کرو۔ اس نام کے لوگ مسجد میں آئیں تو انہیں احترام کی جگہ دو اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ حاصل کرو۔

ایک بزرگ نے یہ بتایا ہے کہ اگر کوئی حمل والی عورت بیٹے کی خواہش کرے تو اس کے پیٹ پر خالی انگلی سے "اسم محمد" ستر بار لکھا جائے۔

عمل دفعہ وباء: ایک بزرگ نے مندرجہ ذیل عمل کو 'گھر کو وباؤں اور مصیبتوں سے محفوظ رکھنے کے' لیے مجرب لکھا ہے۔ یہ حضور کے اسم مبارک کی برکت ہے۔

عبداللہ کا پوت آمنہ کا جایا
جاہ و با محمد ہمارے گھر آیا

اس شعر یا عمل کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اگر اسے عنبر یا کستوری یا عرق گلاب کے محلول سے چینی کے برتن میں چالیس بار لکھ کر کسی بیمار کو پلایا جائے تو سات دن کے اندر اندر صحت کاملہ حاصل ہو گی۔ اس عمل کو "واری کے بخار" کے لیئے بھی باوضو ہو کر ادب و عقیدت سے پڑھا جائے تو صحت ہو جاتی ہے۔



رسول اکرم کے اسم گرامی میں تخفیف کی ممانعت

بعض لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کو اپنے ناموں میں رکھتے ہیں اور اس میں محمد کا نام لکھتے ہیں مگر اس نام پاک کی تخفیف کرتے ہیں اور نام میں کمی بیشی کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً محمد کو ممدو‘ ممدا‘ منہا‘ منی کہہ کر پکارتے ہیں‘ یہ بے ادبی اور گستاخی کی حد تک فروگذاشت ہے۔ یہ احمق لوگ حضور کے نام کی تخفیف کر کے اللہ کی ناراضگی مول لیتے ہیں۔ ایسے لوگ لعنت کے مستحق ہیں۔ انہیں اپنی زبان اور انداز تخاطب کو بدلنا چاہیے۔

حضرت پیر قصوری خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری قدس سرہ کے پاس کسی نے ایک شخص کو ممدا کہہ کر بلایا۔ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور شدید غصے میں کہنے لگے ‘او کمبخت! تو نے کس کا نام بگاڑا ہے‘ جاؤ توبہ کرو۔ یہ شخص آپ کا مہمان تھا اور آپ مہمانوں کی تواضع کو اپنا فرض خیال کیا کرتے تھے مگر اس سلسلہ میں آپ مہمان کے حقوق کو بھی خاطر میں نہیں لاتے تھے۔

درود لکھی: مندرجہ ذیل درود پاک کو ایک بار پڑھنے سے ایک لاکھ بار

درود پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اسے پاکیزہ کپڑوں میں اور پاکیزہ مقام پر پڑھنا چاہیے اور پڑھتے پڑھتے سو جانے سے حضور کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ صَلٰوۃً لَّا تُحَدُّ وَلَا تُعَدُّ وَلَا تُرَدُّ وَلَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَّلَہٗ جَزَاءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً۔

زیارت حضور کے لیے ایک اور درود: یہ درود پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ فُتُوْحَ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا۔

درود ناریہ کی فضیلت: جو شخص درود ناریہ کو چار ہزار بار پڑھے گا تو اس کی حاجت پوری ہوگی۔ یہ مجرب عمل ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً دَائِمَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلَی النَّبِیِّ تَنْحَلُّ بِھَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِھَا الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِھَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِھَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ وَآلِہٖ

وَصَحْبِہٖ ○

حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں بڑا خوش و خرم ٹہل رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا۔ اس نے کہا' منکر نکیر آئے سوال کرنے لگے۔ میری زبان خوف سے بند ہو گئی۔ مجھے ڈر تھا کہ میں کیا جواب دوں۔ اسی حالت میں ایک نورانی شکل میرے سامنے آئی مجھے جواب دینے پر آمادہ کیا۔ میں تعجب کرنے لگا۔ نام پوچھا تو وہ کہنے لگے میں کثرت درود کی نورانی شکل ہوں۔

نال طفیل ولی شبلی دے یا سرور سردارا
عاجز "حلوائی" نوں بھی کدے حضرت بخش نظارا

درود خمسہ کے فضائل: جو شخص یہ درود پڑھے گا اسے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرے کا ثواب حاصل ہو گا۔ اگر ہر روز ایک ایک بار درود پڑھے گا تو اسے سات نعمتیں حاصل ہوں گی۔

(۱) رزق میں برکت۔ (۲) تمام کام آسان ہوں گے۔ (۳) نزع کے وقت کلمہ نصیب ہو گا۔ (۴) جان کنی کی سختی سے محفوظ رہے گا۔ (۵) قبر میں وسعت ہو گی۔ (۶) کسی کی محتاجی نہ ہو گی۔ (۷) مخلوق خدا میں محبت ہو گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَبْخَارِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَصَلِّ عَلٰی

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَالدَّعْوَاتِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ سَوَاکِنِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ اِلَی التَّہِیَّاتِ مِنَ الْمَوْجُوْدِ وَالْمَعْدُوْمِ اِلٰی اَبَدِ الْاٰبَادِ مِنْ اَزْلِہٖ وَاَوْسَطِ حَشْرِہٖ وَبَقَائِہٖ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

درود معمول حضرت موسیٰ علیہ السلام: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے امت محمدیہ کی فضیلت کو دیکھا تو حضور پر یہ درود پاک پڑھنے لگے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ مَعْدَنِ الْاَسْرَارِ وَمَنْبَعِ الْاَنْوَارِ وَجَمَالِ الْکَوْنَیْنِ وَشَرَفِ الدَّارَیْنِ وَسَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ مُحَمَّدِ الْمَخْصُوْصِ بِقَابَ قَوْسَیْنِ ○

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک بار یہ درود پڑھے گا اس کا نام حج کے ثواب داروں میں لکھا جائے گا اور اسے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اعلان کرے گا' میرے بندو! یہ میرا بندہ میرے محبوب پر درود پڑھا کرتا ہے۔ یہ مجھے محبوب ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے میں اسے ایک ایک حرف کے بدلے میں ثواب دوں گا۔ ایک ایک حرف کے عوض اسے جنت میں ایک ایک محل دوں گا۔ قیامت کے دن لوائے محمد کے نیچے جگہ دوں گا۔ چودھویں کے چاند کی طرح اس کا چہرہ روشن ہو گا۔ اس کا ہاتھ

میرے حبیب کے دامن کے ساتھ ہو گا۔ یہ درود پاک جمعہ یا جمعرات کو ایک بار پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِیْعِ الْاُمَّۃِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمَاتِکَ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ہرنی کی ضمانت: حضور سرور کائنات جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صحرا میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک ہرنی کو جال میں پھنسے دیکھا۔ ہرنی نے فریاد کی یارسول اللہ، مجھے اس جال سے چند لمحوں کے لیے رہائی دلادیں۔ میں اپنے بچوں کو دودھ پلانا چاہتی ہوں، اگر میں اپنے وعدے کے مطابق واپس نہ آؤں تو مجھے قیامت کے دن ان لوگوں میں اٹھایا جائے جو آپ کا اسم مبارک سن کر درود شریف نہیں پڑھتے۔

حضور نے ہرنی کو اپنی ضمانت پر چھڑا دیا۔ ہرنی اپنے بچوں کے پاس پہنچی اور دودھ پلایا اور ساتھ ہی بتایا کہ میں دو جہان کے والی کو اپنا ضامن بنا کر آئی ہوں۔ بچے اسی وقت ہرنی کے ساتھ ہو لیے اور حضور کے پاس حاضر ہوئے۔ اس واقعہ کو دیکھ کر شکاری ایمان لے آیا اور ہرنی کو آزاد کر دیا۔ اس واقعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو لوگ حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود نہیں پڑھتے ان کا حشر تو حیوانات بھی قبول نہیں کرتے۔ حیوانات تو حضور کے ادب اور احترام میں سر تسلیم خم کر دیں گے مگر بد عقیدہ لوگ آج بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر درود پڑھنے سے کتراتے ہیں۔

درود برکات: مندرجہ ذیل درود پاک برکات کا خزانہ ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو ہر طرف سے برکات ہی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَسَہٰی عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

ایک ولی اللہ نے اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ایک دن روضہ منورہ مطہرہ پر حاضر تھا۔ میں نے دیکھا ایک ہرنی آئی' ادب سے کھڑی ہو گئی۔ عجز سے سر تسلیم خم کیا اور سلام کیا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر واپس چلی گئی اور جاتے ہوئے اس نے پاس ادب سے روضہ پاک کی طرف پشت نہ کی۔ اس کی کیفیت دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہو گئی کہ اس مقام پر حیوانات بھی پاس ادب کرتے ہیں۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

درود امام شافعی: حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ نے مندرجہ بالا درود پڑھنے کا حکم دیا اور اس کے فضائل بیان کیے ہیں۔ "نسیم الریاض" میں ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ اس درود پاک کو پڑھنے سے انسان ہر قسم کے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس درود پاک کی ایک

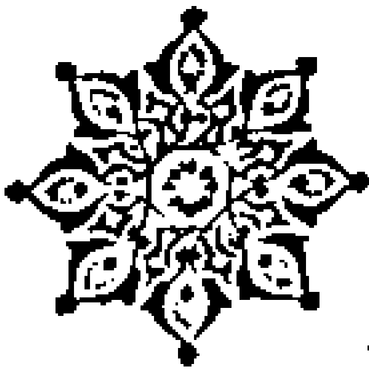
فضیلت یہ بھی ہے کہ پڑھنے والے کو جنت کے سارے دروازے کھلے ملیں گے۔

حضرات شیخین سے بغض کی سزا: اسلاف میں سے ایک شخص نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے کہ میں اپنے رافضی استاد کی صحبت میں رہ کر حضرات ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ست گفتگو کرنے لگا تھا۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہے۔ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی طرف دوڑے جا رہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ پہنچا دیکھا کہ حضور کے بائیں پہلو میں سیدنا صدیق اکبر اور عمر فاروق بیٹھے ہیں۔ میں نے آگے بڑھ کر سلام عرض کیا مگر دونوں صحابہ نے حضور سے عرض کی 'یارسول اللہ اس سے پوچھیں کہ یہ ہمیں کیوں برا بھلا کہتا رہتا ہے۔ حضور نے غصے سے میری طرف ہاتھ بڑھایا مجھے پکڑنے لگے مگر گھبراہٹ میں میری آنکھ کھل گئی۔ اس گھبراہٹ کے عالم میں میری داڑھی اور بھنوؤں کے بال جھڑ کر گر گئے۔ چار ماہ تک میں زیر علاج رہا مگر کسی طبیب کو وجہ نہ بتا سکا۔ ایک دن میرا ایک عزیز دوست بیمار پرسی کو آیا۔ اس نے وجہ علالت پوچھی تو میں بتائے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نے مجھے کہا بیوقوف! تم نے اس وقت معذرت کیوں نہ کی؟ تجھے معلوم نہیں کہ درود وسلام پڑھنے والوں کے تحفے بارگاہ رسالت میں پیش ہوتے ہیں۔ میں نے اسی دن سے حضور پر کثرت سے درود پڑھنا شروع کر دیا۔ شیخین سے عقیدت پیدا کر لی۔ میں نے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے وسیلے سے التجائیں کیں۔ ایک ہفتے کے اندر اندر میرے بال اگنے شروع ہو گئے۔ میرے نفس سرکش نے شیعیوں کی طرح مجھے گمراہ کر دیا تھا اور

اب اللہ نے کرم کیا ہے۔

یہودی بھی دامن رحمت میں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک بنی اسرائیلی فسق و فجور میں غرق تھا' وہ اسی حالت میں مر گیا۔ کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو وہ خوش و خرم تھا۔ سبب پوچھا تو اس نے بتایا واقعی میں اعمال کے لحاظ سے بڑا گندا اور ناکارہ انسان تھا لیکن ایک دن میں نے توریت کھولی تو وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھا پایا۔ میں نے اسے چوم لیا اور توریت کو ادباً سر پر رکھ لیا۔ یہ سارا انعام مجھے اس ادب سے حاصل ہوا ہے۔

ایک مسئلہ: اگر کوئی شخص محمد بخش یا محمد دین نام سن کر حضور کی محبت میں درود پڑھ لے تو اس کا ثواب بھی ملتا ہے۔ ایسا کرنا مستحب ہے۔ پڑھنے والا اپنی نیت کے باعث حضور کے عاشقوں میں شمار ہو گا۔ اسی طرح قرآن پاک پڑھنے والا اپنی نیت کے باعث حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو زبان سے درود پاک پڑھنا مستحب ہے۔ یہ دونوں مسائل کتاب "مجلی الاسرار" میں تفصیل کے ساتھ دیکھے جا سکتے ہیں۔



درود شریف پڑھنے کے اوقات و مقامات: جن اوقات یا مقامات پر درود پڑھنا ضروری ہے ان کو ہم نیچے درج کرتے ہیں۔ قارئین کو درود شریف کے لیے ایسے مقامات و اوقات کو ذہن نشین کر لینا چاہیے۔

(۱) یہودی اپنے زمانہ اقتدار میں ہفتہ کے روز غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ امت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ضروری ہے کہ ہفتے کے دن کثرت سے درود کا ورد کریں۔ ایسا کرنے والوں کو حضور کی شفاعت ضروری حاصل ہوگی۔

(۲) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہر کام رومی' عیسائیوں کے خلاف کیا کرو۔ وہ اتوار کو اپنے بت خانے میں جا کر پوجا کیا کرتے تھے' میری امت کے لوگوں کو چاہیے کہ اتوار کو نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر درود شریف پڑھیں' دو نفل ادا کرنے کے بعد تلاوت قرآن کریں' پھر سات دفعہ درود پاک پڑھیں۔ اس کلام پاک کا ثواب اپنے لیے' والدین کے لیے اور تمام مومنوں کے لیے طلب کریں اگر اسے کوئی حاجت ضروری ہو تو خدا سے طلب کریں' انشاء اللہ پوری ہوگی۔

(۳) پیر کے دن درود شریف پڑھنے کی بے پناہ فضیلت ہے۔ کیونکہ یہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ پیر کے دن روزہ رکھا کرتے' لوگوں کے اعمال

اسی دن پیش ہوتے ہیں۔ پیر کے دن مکہ سے مدینہ پاک کو ہجرت کی گئی تھی۔ حجراسود بروز پیر کعبۃ اللہ میں نصب کیا گیا۔ حضور اسی روز معراج کو گئے' اسی روز سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تھا' اسی دن ابولہب کے عذاب میں رعایت ملتی ہے' یہی دن حضور کی پیدائش کا دن ہے' اس دن تو ابولہب نے بھی اظہار مسرت کیا تھا۔

(۴) بدھ کا دن نافرمان قوموں کے عذاب کا دن ہے۔ یہ نجس دن ہے۔ اگر کوئی شخص اس دن غسل کر کے درود پڑھے گا تو وہ نحوستوں سے محفوظ رہے گا۔

(۵) جمعرات ایک فضیلت کا دن ہے۔ اس دن ارواح اپنے عزیزوں کی طرف آتی ہیں۔ جو شخص اس دن واصل بحق ہو گا' اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے بچائے گا۔ اس دن ایک بار درود پڑھنے والے کو اسی درودوں کا ثواب ملے گا۔ اگر اسی بار پڑھا جائے تو اسی سال کا ثواب نصیب ہو گا۔

(۶) جمعہ کے روز درود پڑھنے کا لامقدار ثواب ہے۔ احادیث میں اس روز کی فضیلت کے پیش نظر درود پاک پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ حضرت شافعی فرماتے ہیں' جمعہ کی رات شب قدر کی طرح بافضیلت رات ہے' اس لیے اس دن کثرت سے درود پڑھنا چاہیے۔

(۷) سبزہ دیکھ کر درود پڑھنا ضروری ہے۔

(۸) پھول سونگھتے وقت درود پڑھنا باعث ثواب ہے۔

(۹) صاف پانی بہتا دیکھ کر درود پڑھنا ضروی ہے۔

(۱۰) کھلا میدان دیکھ کر درود پڑھنا ضروری ہے۔

(۱۱) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے وقت یا سنتے وقت درود پڑھنا ضروری ہے۔

(۱۲) نیک سفر یا منزل پر جاتے وقت درود پڑھے۔

(۱۳) زرعی کھیت دیکھ کر درود پاک پڑھے۔

(۱۴) دعا کرتے وقت اول و آخر درود پڑھنا چاہیے۔

(۱۵) معانقہ کرتے وقت۔

(۱۶) مصافحہ کرتے وقت۔

(۱۷) قبرستان میں داخل ہوتے وقت۔

(۱۸) ہر نیک کام کرتے وقت۔

(۱۹) کوئی وظیفہ پڑھنے سے پہلے یا قرآن پاک کے ختم کے وقت درود پڑھنا ضروری ہے۔

(۲۰) نہریں جاری ہوتے دیکھ کر دریا دیکھ کر اور چشمے ابلتے دیکھ کر درود پڑھے۔

(۲۱) باغ، میوہ دار پودے دیکھ کر درود پڑھے۔

(۲۲) بارش برستے وقت۔

(۲۳) سحری کے وقت۔

(۲۴) دوپہر کے وقت۔

(۲۵) عصر کے وقت۔

(۲۶) مغرب کے وقت اور عشاء کے وقت۔

(۲۷) مدینہ طیبہ جاتے وقت۔

(۲۸) روضہ منورہ نظر آتے وقت۔ ایسے سفر میں سوائے درود پاک

کے کوئی شغل نہ رکھے۔ نجدی ایسے اشغال سے روکتے ہیں مگر عاشقان رسول نجدیوں کی باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ حضور کی بارگاہ میں پہنچ کر کثرت سے درود پڑھے۔ حج سے فارغ ہو کر زیارت روضہ مبارک کے وقت لمحہ بہ لمحہ درود پڑھا کرے۔

حضرت مجدد ماتہ حاضرہ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
آب زمزم سے وہاں خوب بجھائیں پیاسیں
یہاں مدفن محبوب کا آ کر جلوہ دیکھو

(۲۹) کسی مجلس میں داخل ہوتے وقت درود پاک پڑھے ورنہ اسے ایسی حسرت ہوگی جو جنت کے داخلہ سے بھی دور نہیں ہو سکے گی۔

(۳۰) صبح و شام دس دس بار درود پڑھے۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

(۳۱) مسجد میں داخل ہوتے وقت۔

(۳۲) اذان کے بعد درود پڑھے۔

ابو داؤد شریف کی روایت ہے جسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے۔

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ○

"جب تم موذن کو اذان کہتے سنو تو جن کلمات کو وہ ادا کرتا ہے تم بھی کرو۔ پھر مجھ پر درود پڑھو اس طرح جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا"۔

(۳۳) وضو کرنے کے بعد درود پڑھے۔

(۳۴) صفا و مروہ پر چڑھتے ہوئے درود پڑھیں۔ یہ روایت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے "مواہب الدنیا" میں موجود ہے۔

(۳۵) حج کے دوران "لبیک" کہتے ہوئے۔

(۳۶) کان میں درد ہو تو درود پڑھیں۔

اِذَا طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِىْ وَلْيُصَلِّ عَلَىَّ۔

"جب تمہارے کان میں درد ہو تو مجھے یاد کیا کرو اور مجھ پر درود پڑھا کرو"۔

(۳۷) کتاب لکھتے وقت جہاں جہاں اسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے وہاں درود پڑھنا اور لکھنا ضروری ہے۔

(۳۸) نماز پڑھتے وقت التحیات میں (آخری تشہد کے وقت)

(۳۹) نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد۔

(۴۰) خطبہ نکاح کے دوران۔

(۴۱) اگر کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو تو بخشش کے لیے درود پاک پڑھے۔

(۴۲) نیند سے بیدار ہوتے وقت۔

(۴۳) کسی مصیبت یا تکلیف کے وقت۔

(۴۴) کسی مسلمان سے ملاقات کرتے وقت۔

(۴۵) مسجد کے پاس سے گزرتے وقت۔

(۴۶) گھر آتے وقت۔

(۴۷) سوتے وقت درود پڑھیں۔

(۴۸) اگر صدقہ ادا نہ کر سکے تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔

(۴۹) روضہ نبی پاک کی زیارت کے وقت درود پڑھنے کی تاکید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے۔

جاہل اور بداعتقاد لوگوں کے معمولات: بعض جاہل صوفی کلمہ پاک کا ذکر کرتے وقت صرف لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور محمد رسول اللہ نہیں کہتے۔ یہ ذکر نا قابل قبول ہے جب تک تصدیق رسالت نہ ہو۔ ساری عمر اقرار توحید کرتا رہے وظیفہ قبول نہیں ہوتا البتہ چند بار کلمہ توحید کا پہلا حصہ متواتر پڑھ کر محمد رسول اللہ ضرور پڑھے۔ اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے سے گزرنا ہوگا۔

بعض جاہل فقیر یہ کہتے ہیں کہ محض توحید کے ذکر سے ہی جلدی رسائی ہوتی ہے۔ رسالت کے اقرار سے بہت دیر ہو جاتی ہے۔ یہ عقیدہ کافرانہ اور جاہلانہ ہے۔ یہ جاہل لوگ نہیں جانتے کہ یہ دونوں جملے علیحدہ علیحدہ خصوصیات کے باوجود ایک کلمہ بنتے ہیں۔ ذاکر کے لیے آواز توحید کے ساتھ ساتھ اقرار رسالت نہایت ضروری ہے، جس کے پاس محض توحید ہی ہے وہ اسلامی عقیدے میں ناقص ہے۔ رسالت کے بغیر کوئی مقام

حاصل نہیں ہوتا۔

شیطان محض توحیدی تھا۔ اس نے حضرت آدم کی نبوت سے ہی انکار کیا تھا۔ وہابی عام طور پر خیال کرتے ہیں کہ محض توحید ہی کافی ہے۔ چنانچہ اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب "تقویت الایمان" میں محض توحید کو ہی کافی قرار دیا ہے۔

ایک لطیف سوال: محمد ابن علی مرزوقی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی شخص نے سوال کیا' حضرت راہ چلتے درود پاک پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں اس طرح بے ادبی ہوتی ہے۔ سائل نے مزید کہا کہ حضرت بعض کتابوں میں راستہ میں ذکر کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا' یہ درست ہے مگر حضور پر درود پاک کے معاملہ میں احتیاط کرنا ضروری ہے کیونکہ جس جگہ درود پڑھا جاتا ہے' اس کا نقشہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یعنی فرشتے اس مقام کو بھی پیش کرتے ہیں جہاں درود پڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ جگہ صاف اور پاک ہونی چاہیے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ آپ جب حدیث پاک بیان کرتے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا اسم گرامی لیتے تو مجلس درس کو پاک معطر اور باادب بنا لیتے۔ ایک بار آپ کی زبان پر ذکر رسول تھا کہ آپ کو ایک بچھو نے سولہ بار ڈنگ مارا مگر آپ کی محویت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے قطعاً درد محسوس نہ کی۔ یہ ہے حضور سے محبت میں محویت!

درود پاک نہ پڑھنے کے مقامات: پلید جگہ جہاں سے بدبو آ رہی ہو درود پڑھنا منع ہے۔ پلید اور ناپاک چیز کو دیکھ کر درود نہیں پڑھنا چاہیے۔ جہاں ہنسی مذاق ہو رہا ہو وہاں درود نہیں پڑھا جائے گا۔ جماع کے وقت یا

لہو ولعب کے وقت درود پاک پڑھنا سخت بے ادبی ہے۔ بول یا پاخانے یا استنجا کے وقت درود پڑھنا منع ہے۔ راگ تماشا یا کھیل تماشے کے وقت درود نہیں پڑھنا چاہیے۔ غصے اور غضب کی حالت میں درود نہ پڑھیں۔ کوئی ناجائز یا منکرات کے وقت درود پڑھنا منع ہے۔ حقہ پیتے وقت یا حقہ پینے کے بعد درود پڑھنا بے ادبی ہے۔ حقہ نوش حضرات درود پاک کے فوائد سے محروم رہتے ہیں۔ ان کے منہ کی بدبو انہیں حضور کی زیارت سے محروم کر دیتی ہے۔ "تفسیر عزیزی" میں ہے کہ مسواک کیے بغیر حقہ نوش کو مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔ کچا پیاز، لہسن یا کوئی بدبودار چیز کھا کر درود پڑھنا جائز نہیں۔ غفلت، کاہلی، سستی سے درود پڑھنا منع ہے۔ بدصورت یا مکروہ شکل دیکھ کر درود نہیں پڑھنا چاہیے۔

درود شریف کے آداب

مولانا روم فرماتے ہیں:

از خدا جوئیم توفیق ادب!
بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
از ادب آدم ز خلعت سرفراز
باب رحمت فضل براو شد فراز
از بے ادبی گشت شیطان روسیاہ

در جہنم دائماً خوار و تباہ
از ادب پرنور گشت است این فلک
از ادب معصوم پاک آمد ملک
ہرچہ برتو آید از ظلمات غم
واں ز بے ادبی و گستاخی است ہم

ایک بزرگ نے فرمایا:

ادب تاجے است از لطف الٰہی
آ.نہ برسر برو ہر جاکہ خواہی

مولوی غلام رسول صاحب مرحوم عالم پوری رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصنیف "احسن القصص" میں فرماتے ہیں:

بے اداں مقصود نہ حاصل درگاہ ملے نہ ڈھوہی
تے منزل مقصود نہ پہنچیا باجھ ادب دے کوئی

اولیاواں دے سینے وچوں کرتوں طلب ادب دی
علم ادب دا سکھ ہمیشہ ایہو مرضی رب دی

فقیر حلوائی مؤلف لکھتا ہے:

ادب کر دوست گر چاہے بھلائی
ادب کے ترک سے غضب الٰہی

ادب کی دو قسمیں ہیں، ایک ظاہری اور ایک باطنی۔ درود شریف پڑھنے والوں کو ان دونوں قسم کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ درود پڑھنے والا اپنے بدن، لباس، مقام کو پاک و صاف رکھے۔ پاک ذکر کے لیے پاکیزہ ماحول درکار ہوتا ہے۔ گندے مقام پر درود پاک پڑھنا ادب

کے خلاف ہے۔ بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگانا چاہیے۔ مسواک سے اپنے منہ کو صاف رکھنا چاہیے۔ خوشبو نہ ملے تو خوشبو والی چیز کا دھواں حاصل کرے۔ اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو پاکیزگی کا خیال رکھے۔ دل کو گندے خیالات سے پاک و صاف رکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام منہ سے نکلے تو ہر طرح پاک و صاف ہو۔

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است



محمود غزنوی کا بارگاہ رسالت میں ادب:

ایاز کا ایک بیٹا محمد نامی محمود غزنوی کی خدمت میں مامور تھا۔ ایک دن بادشاہ غسل خانے میں غسل کر رہا تھا۔ اسے کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس نے محمد نام بلانے کے بجائے آواز دی' او ابن ایاز فلاں چیز لے آؤ۔ خادم بڑا پریشان ہوا کہ آج بادشاہ نے میرا نام کیوں نہیں لیا۔ اس نے اپنے والد ایاز کے پاس اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔ ایاز نے بادشاہ کو خوش و خرم پاکر عرض کی۔ حضور غلام زادے سے کوئی خطا سرزد ہوگئی ہے کہ آپ اس کا نام پکارنے کے بجائے "ابن ایاز" کہہ کر بلاتے ہیں۔

محمود غزنوی نے ایاز کی بات سن کر بتایا۔ میں ناراض تو نہیں اور نہ اس سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہے۔ اس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ یہ نام بڑی عظمت والا ہے۔ میں غسل کی حالت میں یہ پاک نام اپنی زبان پر نہیں لا سکتا تھا۔ حضور کا نام بے وضو لینا گستاخی ہے' اس لیے میں اسے اس نام سے نہیں پکار سکا۔

کروں کروڑ معطر بدن ز مشک و گلاب
بساؤں لاکھ طرح پیرہن بہ مشک و گلاب
غرارے سو کروں وقت سخن بمشک و گلاب
ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

ادب کا تقاضا یہ ہے کہ مندرجہ ذیل بیان کردہ مقامات و حالات میں درود پاک نہ پڑھا جائے۔

۱ - ناپاک جگہ' ناپاک جسم' جہاں حقہ نوشی ہوتی ہو' بھنگ' شراب' افیون کا نشہ کیا جاتا ہو۔

۲ - جہاں بازی گر تماشا کر رہے ہوں' مجلس رنگ و راگ برپا ہو' لہو لعب ہو رہی ہو' جھوٹ بولا جاتا ہو' غیبت کی جاتی ہو' فحش کلامی ہوتی ہو' ٹھٹھہ تمسخر ہوتا ہو' جہاں خوبصورت عورتیں یا خوش شکل لڑکے نظر آئیں' غیر شرع گفتگو ہو رہی ہو' ایسی باتیں ہو رہی ہوں جو تہذیب سے گری ہوں' ایسے مقامات پر قطعاً درود نہیں پڑھنا چاہیے۔

۳ - مقدور بھر زیادہ سے زیادہ کثرت سے درود پڑھے' ناغہ نہ کرے' غیر حاضری نہ ہو' عزت و عظمت کا خیال رکھے۔ سردی گرمی میں درود پاک پڑھے' ادب و احترام سے پڑھے۔ اگر حد مقرر کرلی جائے تو اس میں کمی نہیں آنی چاہیے۔ ہر روز پڑھے خواہ تعداد تھوڑی ہو یا زیادہ۔

صاحب "جذب القلوب" نے کم از کم تعداد ایک ہزار بتائی ہے مگر جتنا زیادہ پڑھے اتنی ہی رحمت خداوندی کا نزول ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسرور ہوتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے اگر مجھے اسم ذات کی لذت نہ ہوتی تو ہر وقت درود کا وظیفہ جاری رکھتا۔

۴ - شہرت اور ریاکاری کے لیے درود نہ پڑھنا چاہیے۔ کسی پر احسان نہیں رکھنا چاہیے۔ دنیاوی جاہ و جلال کے حصول کے لیے نہ پڑھے۔ مال کمانے کے لیے درود نہ پڑھا جائے۔ اصل میں حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی خاص رضا اور خوشی کے لیے درود پڑھے دوسری چیزیں تو خود بخود چلی آتی ہیں۔

۵ - حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے یا لکھتے وقت "صلی اللہ علیہ وسلم" ضرور کہئے چونکہ اللہ تعالیٰ نے صلوۃ اور سلام دونوں کا حکم فرمایا ہے لہٰذا صرف "صلی اللہ علیہ" کہنا اور "وسلم" چھوڑ دینا مناسب نہیں۔ مختار مذہب یہی ہے کہ دونوں چیزیں پیش کی جائیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مشہور محدث تھے۔ لکھتے وقت "وسلم" کا لفظ ترک کر دیا کرتے تھے۔ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم چالیس نیکیوں کو ضائع کرتے ہو۔ میرے درود و سلام میں "وسلم" کے چار حروف نظر انداز کر کے ان نیکیوں سے کیوں محروم رہتے ہو۔ ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ مولانا عبدالعلی رامداسی نے اس مسئلہ پر تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے۔

۶ - درود پاک بلند آواز سے بھی پڑھنا چاہیے مگر یاد رہے کہ معتدل اور متوسط بلند آواز ہو۔ آواز دلکش، نرم ملائم اور خوش گلو ہونی چاہیے۔ بلند آواز سے یہ مطلب نہیں کہ اذان کی طرح بلند آواز کی جائے بلند آواز سے درود پڑھنے سے دل کے غبار دھل جاتے ہیں، دلوں کی میل کٹ جاتی ہے اور دل کا آئینہ چمکنے لگتا ہے۔

نام تو صیقل است کہ دلہائے طیرہ را
روشن کند چو آئینہ ہائے سکندری

۷ - حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لکھتے وقت خوش دلی کا

اظہار کرنا چاہیے۔ تنگ دلی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہیے۔ غفلت اور سستی سے درود پڑھنے سے برکات ختم ہو جاتی ہیں۔

۸ - لکھتے وقت رمز یا اشارے پر اکتفا نہ کریں۔ جس طرح بعض لوگ "ص" یا "صلعم" یا "علہ" لکھ دیتے ہیں اور لکھنے سے کوتاہی کرتے ہیں جیسے کوئی شرما جاتا ہو۔ یہ انداز اہل محبت کے ہاں پسندیدہ نہیں۔ ترک ادب کا کوئی بھی پہلو ہو اس سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے۔

۹ - جس مقام پر "سیدنا" کا لفظ نہ لکھا ہو وہاں ادباً یا عقیدتاً خود پڑھ لینا چاہیے۔ شامی، درالمختار، اور ابن ظہیر نے اسی بات پر فتویٰ دیا ہے۔ مؤلف نے "تفسیر نبوی" میں اس مسئلہ پر مفصل روشنی ڈالی ہے۔

۱۰ - درود پاک پڑھنے کے لیے اگر شیخ کامل، استاد فاضل سے اجازت لے لی جائے تو اس سے بہت سے روحانی فائدے ہوتے ہیں۔ اگرچہ درود پاک بلا اجازت بھی پڑھنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ تاہم ایک روحانی روایت کے طور پر اجازت حاصل کرنا مناسب بات ہے۔ کسی ولی اللہ کی اجازت سے ستر سالہ راہ ایک لمحہ میں طے ہو جاتی ہے۔

رہبر بن مقصود نہ حاصل مشکل حل نہ تھیوے
باجھ مدد کسے خضر ایہہ منزل توڑ نمول چڑھیوے
باجھ خضر دے موسیٰ نوں بھی راز نہیں ہتھ آیا
بن مرشد راہ اوکھا لبھے بھاویں فضل دکھایا

ہرچند ضمیرت شدہ پاکت روشن
بے رہبری گام درین راہ مزن

پیداست کہ شمع کارخود را
بے شمع دگر نمے تواند دیدن

حافظ شیرازی نے کیا لطیف پیرایہ اختیار فرمایا ہے۔

قدم دریں مرحلہ بے ہم رہی خضر مزن
ظلمات است بترس ازخطر گمراہی

۱۱ - ہر وظیفہ پڑھنے کے بعد درود پڑھ کر ثواب حاصل کرنا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح مجھ پر درود پڑھا جاتا ہے' ایسے ہی دوسرے انبیاء پر بھی بھیجنا چاہیے' جس طرح مجھے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے' ویسے ہی وہ انبیاء بھی کائنات ارضی پر تشریف لائے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو پیش کرتے ہوئے کہا ہے جس طرح مجھے درود کے تحائف پیش کیے جاتے ہیں' اسی دوسرے انبیاء کو بھی پیش کیے جائیں۔ اسی طرح آل اصحاب' ازواج مطہرات سب کو درود میں شریک کرنا چاہیے۔ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وبارک وسلم۔

۱۲ - درود پاک کے آداب میں ایک صورت یہ ہے کہ مراقبے کے عالم میں انکساری سے جھکا ہوا ہو' کپڑے پاک وصاف ہوں' بڑے تحمل' ادب اور عقیدت کے ساتھ شہنشاہ دوعالم کی بارگاہ میں درود کا تحفہ پیش کیا جائے۔ قبلہ رو ہو کر بیٹھنا چاہیے۔ نہایت نیازمندی کے ساتھ درود کا آغاز کرے۔ جہاں عام لوگ آتے جاتے رہیں' وہاں یکسوئی نہیں ہوتی۔ تخلیہ میں اہتمام کرنا چاہیے۔ حضور کی بارگاہ میں دوسرے عام لوگوں کی

آمد و رفت سے احتراز کرنا چاہیے۔ ہاں قرآن و احادیث کی کتابوں کو اوپر رکھنے میں کوئی قباحت نہیں۔ ادب کی ایک بات یہ بھی ہے کہ ٹوٹی قلم سے درود پاک نہیں لکھنا چاہیے اور تھوک سے کوئی حرف مٹانے کی کوشش نہیں کرنا چاہیے۔ درود پاک کے حروف پاک پانی میں گھول کر بیماروں کو پلائیں۔ یہ حروف آنکھوں کی روشنی ہیں' دل کی عبادت ہیں۔ درود پاک کا سننا بھی عبادت ہے۔ الفاظ کو صحت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ ترجمہ یاد ہو جائے تو دل بستگی کا ایک اور حصہ ملتا ہے۔ زبان کو دل کے موافق ہونا چاہیے۔ درود پاک میں کھانا' پینا' لباس' مقام کی پاکیزگی ضروری ہے۔ خلوص و محبت' عشق' لگن' نیازمندی' انکساری' خشوع و خضوع قبولیت درود کی علامات ہیں۔

درود شریف کے باطنی آداب:

۱ - ادب سے سر جھکا کر قلب کو حاضر کر کے درود شریف پڑھنا چاہیے۔ غفلت اور سستی کو نزدیک نہ آنے دیں۔ غیروں کے خیالات سے دل کو محفوظ رکھیں۔ یوں محسوس کریں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضری ہے اور آقاء دو عالم کی عظمت اور رفعت کو سامنے رکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کا نقشہ دل میں نقش کرے۔ اگر حضور کو خواب میں دیکھا ہو تو وہ صورت دل نشیں کرے' اگر خواب میں زیارت کی سعادت نصیب نہ ہوئی ہو تو گنبد خضرا کا تصور بھی دل میں رکھے۔

گرد در از تو نعل پاکت مرا بس ست

دل پیش تست دولت من این قدر بس است

۲ - حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی روایت ایک بزرگ نے بیان کی ہے کہ **اللھم** سے لے کر **و آلہ و اصحابہ** تک درود پاک کا ایک بحر ناپید اکنار ہے جس میں اہل محبت غوطہ زنی کر کے لعل و جواہرات سے جھولیاں بھرتے رہتے ہیں۔ اس دریائے رحمت میں جس قدر زیادہ گہرائی میں جائے گا، اتنی ہی دولت روحانیت حاصل ہوگی۔ اگرچہ اس بحر بیکراں میں بے پناہ روحانی فائدے ہیں مگر اس سلسلہ میں معمولی سی لغزش اور کوتاہی خطرناک نتائج تک پہنچا سکتی ہے۔

۳ - درود پاک پڑھتے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دستگیری کرنی چاہیے۔ اس کے خلاف جو خیالات دل میں آئیں انہیں شیطانی وسواس خیال کرنا چاہیے۔

۴ - درود پڑھتے وقت حکم الٰہی کی تعمیل و تکمیل کا عقیدہ رکھنا چاہیے۔ اس میں اللہ کی رضا اور حضور کی اتباع کا تصور کرنا چاہیے۔ پھر یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ اس کار خیر میں ملائکہ کے ساتھ ہم نوا ہے۔

۵ - ظاہری اور باطنی توجہات درود پاک میں ہونی چاہئیں۔ دل اور زبان ہم نوا رہیں، جو منہ سے حروف نکلیں دل ان کی تصدیق کرنے والا ہو۔

زبان و دل موافق ساز ہنگام دعا کردن
بیک انگشت نتواں عقدہا از رشتہ وا کردن

مثنوی مولانا روم میں یہ اشعار اسی موضوع کے ترجمان ہیں۔

جز خشوع و بندگی و اضطرار اندرین حضرت ندارد اعتبار

بر زبان تسبیح و دردل گاؤ خر — ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

۶ - درود پڑھتے وقت دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور ذہن میں رہنا چاہیے۔ ہر وقت زیارت کا طلبگار رہنا چاہیے۔ اگر زیارت نہ ہو تو کم از کم روضہ پاک کا تصور ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

۷ - درود پاک پڑھتے وقت محبوب رب العالمین کی بارگاہ میں کھڑا محسوس کرے۔ اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو یوں محسوس کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ شفقت مجھے دیکھ رہی ہے۔ اگر ایسا بھی نہ ہو تو خیال کرے کہ اللہ کے فرشتے میرا یہ ہدیہ بارگاہ نبوت میں پیش کرنے کے لیے آ جارہے ہیں۔ پھر یہ فرشتے میرا اسلام دربار مصطفیٰ میں پہنچا رہے ہیں اور آپ اس کا جواب مرحمت فرما رہے ہیں۔ اگر یہ تصور نہیں ہے تو خواہ مخواہ مغز کھپائی سے لطف نہیں آتا۔

۸ - یہ عقیدہ رکھے کہ میں اس وسیلہ سے حضور کی نسبت حاصل کر رہا ہوں۔ حضور کے فیضان اور برکات سے بہرہ ور ہو رہا ہوں۔ غیروں کی محبت سے دل کو خالی کر کے عارف الٰہی بن سکتا ہے۔ دل غیر اللہ سے خالی ہو تو بارگاہ رسالت میں رسائی ہوتی ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے میں حبیب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نظر آنی چاہیے۔

دل کا چراغ روشن ہونے سے نورانی شکلیں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ پھولوں سے محبت کرنے والے دماغ تو معطر بناتے ہیں، جن کی آنکھوں میں کوئی بیماری ہو وہ بھی درود کی برکت سے درست ہو جاتے ہیں مگر جن کے دل کی آنکھیں محبت کے نور سے خالی ہوتی ہیں وہ چمگادڑ کی طرح ان نورانیات سے گھبراتے ہیں جن کے باطن صاف نہ ہوں وہ درود پاک سے

گھبراتے ہیں، جو لوگ ظاہری شکل میں مومن نظر آئیں اور باطنی طور پر حضور کی شان میں گستاخی کرتے رہتے ہیں، ظاہرا حضور کی اتباع کا دعویٰ بھی کرتے ہیں مگر اندرونی طور پر حضور کے کمالات سے انکار بھی۔

ایسے لوگوں کا اللہ ہی حافظ ہے۔ ہم تو بارگاہ نبوت میں ہاتھ پھیلا کر کہہ سکتے ہیں۔

چڑھ چناں وچہ کالیاں راتاں کرنے نوں روشنائی
ذرہ جمال تساڈے جے لولائی گھر "حلوائی"
مدینے والے چن تے یارب بھیج درود سلاماں
بھی جو تارے اس چن گردے چمکنہار تماماں!

تحمیداں تمجیداں سبھے تقدیساں تکریماں
تسبیحاں تہلیلاں نالے تکبیراں تعظیماں



حلیہ مبارک

فخر موجودات، سرور کائنات عالی صفات علیہ الصلوات والتحیات والتسلیمات ○

بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمَاتِکَ یَا رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ ○

ہم سابقہ صفحات میں لکھ آئے ہیں کہ درود پڑھتے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک کا تصور دل و دماغ میں رکھنا چاہیے۔ چونکہ بعض حضرات کو سرکار دو جہاں کی خواب میں زیارت نہیں ہو سکی اس لیے ضروری محسوس کیا گیا کہ آپ کے حلیہ مبارک کے وہ خدوخال پیش کر دیے جائیں جو شمائل رسول کی مختلف کتابوں میں درج ہیں۔ اس بے مثل بے نقص ذات کی حلیہ نگاری انسانی علم و فکر سے ناممکن ہے، مگر اہل محبت کی آنکھوں نے آپ کو جس شکل و صورت میں دیکھا تھا، اس کی چند جھلکیاں آپ آنے والے صفحات میں پائیں گے۔

ہمارا ایمان ہے کہ اس تصور سے حضور سے محبت رکھنے والوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور وہ جمال جاں آفرین کو دل کی نگاہوں سے دیکھ سکیں گے۔

سرمبارک:

سر حضرت دا گول مبارک بھارا عظمت والا
کامل عقل خزانہ جس وچہ ہر اعلیٰ تھیں اعلیٰ

کتابوں میں آپ کی جن خصوصیات اور معجزات کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں سے چند بیان کیے جاتے ہیں۔ آپ کے سر پر گرمیوں میں بادل سایہ کرتے ہیں۔ سورج اپنی پوری تابانیوں کے باوجود گرم شعاعیں نہیں ڈالتا تھا۔ فضا میں اڑنے والے پرندے ادباً آپ کے سر پر سے نہ گزرتے تھے۔ سر کے بال سیاہ اور باریک تھے۔ آپ زیتون کا تیل استعمال کرتے تو سیاہ بال اور چمک اٹھتے۔ زلفیں نہ سیدھی تاریں تھیں، نہ پیچ در پیچ تھیں۔ بعض اوقات گیسوئے پاک کانوں تک لٹکتے۔ بعض اوقات زلفیں لٹک کر کندھوں تک آ جاتیں۔ آپ دائیں طرف سے کنگھی کا استعمال فرمایا کرتے، جب زلفیں سنبھل جاتیں تو **وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى** کا نقشہ پیش کرتیں۔

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکہ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں، مطلع الفجر میں
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
لخت لخت دل ہر جگر پاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

یہ زلفیں حج کے موقعہ پر کٹوادی جاتیں، جن کا ایک ایک بال آپ کے جانثار صحابہ بطور تبرک محفوظ کر لیتے تھے۔ حضرت خالد بن ولید نے چند بال مبارک اپنی ٹوپی میں محفوظ کر کے سی رکھے تھے۔ ان بالوں کی برکات سے وہ ہر معرکے میں فتح یاب ہوئے۔ یہ بال جس بستی میں ہوتے وہاں رحمت کا سایہ ہوتا، وبائیں ہٹ جاتیں، مصائب معدوم ہو جاتے، عذاب ٹل جاتے۔ یہ زلفیں، یہ گیسو، یہ رحمت کی گھٹائیں، میدان حشر میں بھی امت کا سہارا ہوں گی۔

برکت اک اک والوں لکھ لکھ بخشے جان گناہیں
دوزخ تھیں آزادی پاون ہو جاسن اصلاحیں
جان گیو کھول ہتھیاں تے رکھی حضرت حشر دیہاڑے
مشرق مغرب نیک تمامی، چھٹسن او گنہارے

گوش مبارک: آپ کے کان درمیانے تھے جن میں اسرار الٰہیہ وارد ہوتے تھے۔ یہ کان غیبت، جھوٹ، لغویات سننے سے نفرت کرتے تھے۔ وحی الٰہی کے اسرار ہی ہمیشہ آویزۂ گوش بنتے یا دادخواہوں کی فریادوں کو سننے کے لیے تیار رہتے۔ دور دراز کی فریادیں، نحیف و نزاز آوازیں، نزدیک و دور کی التجائیں یکساں سنتے۔ انسانوں سے ہٹ کر حیوانات، جمادات، نباتات غرضیکہ شجر، حجر کوہ و دامن کی باتیں سنتے۔ زمین پر بیٹھے آسمانوں کی آوازیں، ستاروں کی رفتار کی سرسراہٹ، فرشتوں کی گفتگو حتیٰ کہ لوح محفوظ پر قلم کی آواز کو سنتے۔ دوزخ میں چٹانیں گرتیں تو آپ سن لیتے۔ یہ کیفیت سوتے جاگتے یکساں رہتی۔ آسمان روتا تو آپ سنتے، چاند سجدہ کرتا تو آپ سنتے۔ غرضیکہ کائنات ارضی و سماوی کی کوئی ایسی

آوازنہ ہوتی جو آپ کے گوش مبارک سے نہ سنی جاتی۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

پیشانی مبارک: پیشانی کھلی' صاف' کشادہ تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ سفید چاندی کا ایک ٹکڑا ہے جس پر کوئی سلوٹ یا لکیر نہ ہو۔ اظہار غصہ کے وقت ایک رگ ابھرتی جس سے اہل مجلس غصے کی کیفیت کو پا لیتے۔ اگر پیشانی پر پسینہ آتا تو یہ قطرے مشک واذفر سے زیادہ خوشبودار ہوتے۔ ابرو مبارک سیاہ' کماندار اور آپس میں ملے ہوئے تھے۔

دو ابرو قوس مثال دے سن
جیں توں نوک مژدہ دے تیر چھٹن

چشمائے مبارکہ: ابروں مبارک کے نیچے درخشندہ اور سرگین آنکھیں سرخ ڈوروں کے ساتھ ساری کائنات پر نگاہ ڈالتی تھیں۔ نگاہیں دلوں پر آتیں تو صبر و سکون کے ساتھ کارخانہ قدرت پر پڑتیں تو نظام کائنات کو سنوارتیں۔

جس طرف اٹھ گئیں دم پہ دم آ گیا
اس نگاہ لطافت پہ لاکھوں سلام

آپ کی آنکھوں میں مخلوق خدا کے لیے جو محبت اور شفقت تھی اس کی مثال نہیں ملتی۔

کال نظر اکھیں وچہ ایکی وچہ حساب نہ آوے
کہکشاں دے تارے گن گن یاروں نوں لبھاوے

"او ادنیٰ" دے حرم سرا وچہ دوہاں تیز نظارے
"قاب قوسین" مقام و جلت وچہ ہر دو تکن ہارے

حضور سرور کائنات کی مبارک آنکھوں میں بعض عادات حمیدہ مخصوص تھیں۔ عام طور پر نگاہیں نیچی رہتیں۔ شرم و حیا کا مجسمہ تھیں۔ عشاء کے بعد آپ اکثر سرمہ پہنتے۔ آپ سامنے اور پیچھے یکساں دیکھتے۔ سیاہ راتوں میں دن کی روشنی کی طرح آپ کو یکساں دکھائی دیتا۔ نگاہوں کی رسائی کا یہ عالم تھا کہ مشرق و مغرب' عرش و فرش کی تمام اشیاء کو دیکھ لیتیں۔ پھر یہی نگاہیں دلوں کے خلوص' نیتوں اور نفاق کی کیفیت کو بھی دیکھتیں۔ خواب بیداری' سفرو حضر غرضیکہ جہاں کوئی ہو تا وہ آپ کی نگاہ سے اوجھل نہیں تھا۔ آسمانوں کی طرف نظریں اٹھاتے تو بہشت کی بہاروں پر نگاہ پڑتی۔ زمین کی طرف نظریں کرتے تو تحت الثریٰ اور جہنم کی گہرائیوں کی خبر رکھتے۔ آپ کی نگاہوں کا عمل پس پشت بھی کارگر ہوتا۔ نماز کے دوران جب آپ امامت فرماتے تو پیچھے کھڑے منافقین کی حرکات کو دیکھتے۔ جب وہ لوگ عبادت کو مذاق بناتے' عجیب و غریب حرکات کرتے تو ایسی ساری چیزیں آپ کی نگاہ میں ہوتیں۔ پھر حاضر و غائب' مشرق و مغرب' ماضی و حال تمام سے خبر رکھتے۔

علماء کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ میدان حشر میں فرشتے آپ کی امت کے کسی فرد کو پکڑیں گے تو آپ کی نگاہ یکساں سب کو دیکھ لے گی۔ فرشتے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے اندھیروں میں لوگوں کو دوزخ کی طرف دھکیل کر لے جائیں گے اور بعض کو روشنیوں میں جنت کی طرف لے جائیں

گے۔ اس تمام صورت حال پر آپ شفاعت بھی فرمائیں گے۔ شفقت سے نجات بھی دلائیں گے۔ پھر اللہ کی رحمت پر اظہار مسرت بھی کریں گے۔ آج بھی حضور کی بارگاہ میں صبح اور شام تمام امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں اور آپ ایک ایک چیز کو دیکھتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بینی مبارک: آپ کا ناک اونچا اور باریک تھا۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک وصاف تھا۔ پھول تو کیا آپ سونے چاندی کی خوشبو تک کو سونگھ لیتے اور گھر میں اگر کوئی ایسی چیز ہوتی تو اسے لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیتے۔ آپ فرماتے مجھے دنیاوی مال سے بدبو آتی ہے۔ اسے گھر سے باہر نکال دو۔ یہ نادار اور محتاجوں کا حق ہے اور ان تک پہنچنا چاہیے۔

دہن مبارک:

کھلا مکھڑا، سرخ عقیقوں، پتلیاں لباں سوہاون
بھلے نصیب اونہاندے جیہڑے پاک نظارہ پاون

دہن مبارک کی بعض خصوصیات بیان کی گئی ہیں جن میں آپ کا لوگوں کو وعظ و نصیحت سنانا تھا۔ قرآن کی تلاوت اور موعظتہ الحسنہ کا بیان ہوتا۔ آپ کے دہن مبارک میں دندان سچے موتیوں کی لڑیوں کی طرح نظر آتے۔ دندان مبارک سفید، چمکدار اور ایک دوسرے سے ملے ہوتے۔ دانتوں کے درمیانی سوراخوں سے نور کی کرنیں پھوٹتیں۔ بات کرتے تو مسکراہٹ پھیلتی، جس سے مخاطب کا دل کھنچا آتا۔ اندھیری رات میں مسکرات تو گھر میں روشنی ہو جاتی۔ دانتوں سے نور کی کرنیں نکلتیں۔ ان دانتوں کی طلعت پر سارا عالم قربان کر دینے کو جی چاہتا۔ گفتگو ہمیشہ میٹھی

ہوتی' زبان سے موتی بکھیرتے۔ اگر کسی کو کوئی بات ذہن نشین کرانا مقصود ہوتی تو ایک ایک بات کو تین تین بار دہراتے۔ سننے والا ایک بار سن کر بات بھول نہ سکتا تھا۔ ہر نکتہ ذہن نشین کر لیتا۔

دنیا کے کسی گوشے سے کوئی بھی آتا آپ اسی کی زبان میں گفتگو فرماتے۔ منہ کی شیرینی مصری کو مات کر دیتی۔ بات کی تاثیر کوثر و تسنیم کو شرما دیتی۔ منہ سے لعاب کڑوے پانیوں کو شیریں بنا دیتا۔ اگر کسی کے زخم آتا یا آنکھیں خراب ہوتیں تو آپ کا لعاب شافی ہوتا۔ ہزاروں بیمار آپ کے دروازے سے شفایاب ہو کر جاتے۔ لاعلاج بیماریوں میں آپ کا لعاب کیمیا اثر کرتا۔ بھوکے بچے کے منہ میں اپنی زبان ڈالتے تو وہ سیر ہو جاتا۔ اگر تھوڑے کھانے میں آپ اپنا لعاب مبارک ڈالتے تو سارے لشکروں کے لیے کافی ہوتا۔ آپ کے منہ میں زبان ایک معجزہ تھی۔

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

چہرہ مبارک: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا بیان ہے کہ چودھویں رات تھی۔ میں آسمان پر چاند کو دیکھ رہا تھا۔ میری نگاہ ماہ عرب و عجم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی تو مجھے آپ کا چہرہ انور چاند سے زیادہ درخشاں نظر آیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک رات ایک کپڑا سی رہی تھی' اندھیرے میں میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی' اسی دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے تو مجھے فرش پر پڑی سوئی نظر آ گئی۔

آپ کے اعضاء کی نورانیت دوسرے اعضاء پر بھی روشنی ڈالتی تھی۔ آپ کے رخسار گوشت سے بھری تھے۔ رنگ گندمی گوں تھا۔ چہرے کی سفید اور گلابی رنگت ملاحت اور صباحت کا امتزاج تھی' جس رومال سے ایک بار چہرہ مبارک صاف کرتے اسے آگ نہ جلا سکتی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ کا رومال تنور کی آگ میں ڈالتے تو جلنے کے بجائے دھل جاتا۔ ریش مبارک سیاہ اور گول تھی' یوں معلوم ہوتا جیسے چاند کے ارد گرد گھیرا ہوتا ہے۔ قدرتی طور پر آپ کی ریش بیضوی موزوں اور گھنی تھی۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن بارگاہ رب العزت میں عرض کی' یا اللہ! تو نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو چھ لاکھ پر دیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے محبوب تیری ریش مبارک کا ایک ایک بال جبرئیل کے چھ لاکھ پروں سے زیادہ عظمت رکھتا ہے۔ گردن منور اور گول تھی۔ گردن سے نور کی ایک ایسی چمک ظاہر ہوتی جس سے آسمان پر چاند بھی شرما جاتا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اعضائے منورہ: آپ کا جسم پاک صاف اور شفاف تھا۔ کندھوں پر مہر نبوت کے پاس چند بال نظر آتے۔ بازو پر گوشت اور گول تھے۔ بازو لمبے کشادہ تھے۔ ہزاروں دشمن بھی مقابلے کی تاب نہ لا سکتے تھے۔ ہاتھ لمبے اور کشادہ' ہتھیلی صاف اور ملائم۔ آپ نے ایک دن اپنے ہاتھ سے تنور میں روٹی لگائی تو کافی دیر تک پک نہ سکی کیونکہ اس روٹی پر آپ کا ہاتھ لگا تھا' اس پر آگ اثر نہ کر سکی۔ روٹی پر آگ کا اثر نہیں ہوتا تھا' پھر جس امتی پر دست شفقت لگ جاتا اسے آتش دوزخ کیسے اثر کرتی۔ آپ کی

دونوں ہتھیلیاں دو دریا تھیں اور انگلیاں رحمت کی ندیاں۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ آپ نے پتھروں سے پانی کے چشمے جاری کر دیے مگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ آپ کی انگلیوں سے پانچ چشمے جاری ہو گئے۔

ایک دن صحابہ کا ایک لشکر پیاس سے نڈھال ہو گیا۔ حضور کی پانچ انگلیوں سے پانچ نہریں جاری ہو گئیں۔ دونوں ہاتھ بخشش اور جود و سخا سے بھرے تھے۔ مخلوق کو دولت بانٹتے مگر خود ہمیشہ خالی رہتے۔ اگر کبھی انگلی سے اشارہ فرماتے تو کن کا حکم نافذ ہو جاتا۔ چاند کی طرف اٹھاتے تو دو ٹکڑے کر دیتے۔ کنکریوں کی مٹھی بھر کر کفار کی طرف پھینکتے تو وہ اندھے ہو جاتے۔ اگر توجہ فرماتے تو ابوجہل کی مٹھی میں ہی سنگریزوں کو کلمہ پڑھا دیتے۔ مویشی ہاتھ لگتے ہی دودھ دینے لگتے۔ حضرت مولانا روم لکھتے ہیں:

سنگ ہا اندر کف بوجہل بود   گفت اے احمد بگو ایں چیست؟ زود
گر رسولی چیست در دستم نہاں   چوں خبرداری ز راز آسماں
گفت چوں خواہی بگویم آں چہاست!   یا بگویم آنچہ ما ہستم در است
گفت بوجہل ایں دوم نادر تر است!   گفت آرے حق ازیں قادر تر است
گفت شش پارہ حجر در دست تست   بشنو از ہریک تو تسبیح درست
ازمیان مشت او ہر پارہ سنگ   در شہادت گفتن آمد بے درنگ
لا الٰہ گفت الا اللہ گفت!   گوہر احمد رسول اللہ سفت
چوں شنید از سنگ ہا بوجہل این   زد زخشم آن سنگ ہارا بر زمین
گفت بنود مثل تو ساحر دگر   ساحراں را سر توئی و تاج سر
چوں بدید ایں معجزہ بوجہل تفت   گشت اندر خشم سوئے خانہ رفت

حنانہ ستون آپ کے جسم مبارک کی برکت سے جنت کا درخت بن گیا۔ اس نے حضور کے فراق میں آہ و فغاں کی تو آپ کے دست شفقت نے اسے ابدی زندگی اور اپنی رفاقت بخش دی۔

حضرت مولانا روم کے قلم سے:

استن حنانہ در ہجر رسول ۔۔۔ نالہ میزد ہمچو ارباب عقول

درمیان مجلس وعظ آنچناں ۔۔۔ خوب آگہ گشت ہم پیر و جواں

در تحیر ماند اصحاب رسول ۔۔۔ کزچہ می نالد ستوں باعرض و طول

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستوں ۔۔۔ گفت جانم از فراقت گشت خوں

از فراق تو مراچوں سوخت جاں ۔۔۔ چوں نہ نالم بے نوا جان جہاں

مسندت بودم تو از من تاختی ۔۔۔ برسر منبر تو مسند ساختی

پس رسولش گفت ای نیکو درخت ۔۔۔ اے شدہ باسر تو ہمراز بخت

گر بخواہی سازمت پر بار نخل ۔۔۔ تابرد شرقی و غربی از تو دخل

گر ہمی خواہی ترا نخلے کنند ۔۔۔ شرقی و غربی ز تو میوہ چنند

یا دراں عالم حقت سروت کنند ۔۔۔ تاتر و تازہ بمانی تا ابد

آپ کا سینہ مبارک چوڑا تھا' جس میں اسرار الٰہیہ کے سمندر موجزن رہتے۔ اللہ تعالٰی کے علوم اور اسرار کا خزانہ تھا۔ دائیں کندھے پر مہر نبوت تھی جو کبوتر کے انڈے کے برابر نظر آتی۔ جس نے بھی مہر نبوت کی زیارت کر لی وہ جنتی ہو گیا۔ مہر نبوت پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ سینے سے ناف تک باریک بالوں کی ایک لکیر دکھائی دیتی۔ شکم کا باقی حصہ بالوں سے پاک اور صاف تھا۔ چہرہ نفیس اور نورانی تھا۔

جسم کا گوشت نرم مگر بدن مضبوط کسا ہوا۔ بڑے سے بڑے طاقت ور

کی مجال نہ تھی کہ اس جسم کی توانائی کا مقابلہ کرتا۔ شکم مبارک سینے کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ پیٹ میں نورِ الٰہی ہی بھرا ہوتا۔ بھوک کے وقت برداشت میں کمال ہوتا۔ انتہائی بھوک کے وقت پیٹ پر پتھر باندھ لیتے۔ کمر نازک اور تمام اعضاء متناسب اور موزوں تھے۔ زندگی بھر آپ کی پشت ننگی نہیں دیکھی گئی۔ اگر کسی صاحب اسرار کی نظر پڑ گئی تو اس پر آتش دوزخ حرام ہو گئی۔ منبر سے پہلے آپ جس ستون سے پشت لگا کر خطبہ فرمایا کرتے وہ آہ و فغاں کرنے لگا۔

آپ کے بول و براز اور خون سب کے سب پاک اور مطہر تھے۔ پسینہ خوشبو ناک اور تمام بیماریوں کا علاج تھا۔ قدم مبارک ہمیشہ اللہ کی عبادت میں رہتے۔ لمبی راتوں میں یادِ خداوندی میں کھڑے رہتے۔ آپ کے قدم رضائے الٰہی کے بغیر کبھی نہ اٹھے نہ چلے۔ آپ آہستہ آہستہ چلتے مگر صحابہ سے آگے نکل جاتے۔ آپ کے قدموں کی دھول کو عرش خداوندی ترستا تھا۔ ہر بادشاہ کے کندھے پر آپ کا قدم ہوتا۔ آپ کے پاؤں کے تلوے پر گوشت کی تہہ موزوں تھی۔ پنڈلیاں چاندی کی طرح سفید اور بلوری تھیں۔ قدم اٹھاتے تو سیدھا اٹھاتے۔ قدموں میں بسا اوقات کھڑاؤں پہنتے مگر بعض اوقات طائف کے چمڑے کی نعلین پاک زیب قدم فرماتے۔ رفتار میں نرم و نازک قدم اٹھاتے۔ انکساری سے زمین پر قدم پڑتا تو زمین کو سکون آجاتا۔ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو اپنی دراز قامتی کی وجہ سے اونچے دکھائی دیتے۔ لیکن اس بلند قامتی کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔ آپ کا سایہ عرش معلی پر پڑتا۔ آپ کا جسم مبارک نور ہی نور تھا۔ یہی وجہ ہے کہ نور سایہ ڈالنے کے بجائے روشنی ڈالتا ہے۔ آپ کے پاس جو بھی

آتا اس کا دماغ معطر ہو جاتا۔ جہاں کھڑے ہوتے دور دور تک خوشبو اور روشنی جاتی۔ آپ کا نور تمام زمین و آسمان پر پڑتا۔ حتیٰ کہ لوح و قلم بھی اس روشنی سے پرتو حاصل کرتے۔ آپ کے جسم پر مکھی نہ بیٹھ سکتی تھی۔ گھوڑے یا اونٹ پر سواری فرماتے تو وہ ادباً پیشاب نہ کرتا۔

احادیث میں مذکور ہے کہ آپ حیاء کے معاملہ میں کنواری لڑکیوں سے زیادہ شرم و حیاء کے مالک تھے۔ جسم کو کبھی ننگا نہیں کیا۔ پسینے سے کستوری اور عنبر کی خوشبو آتی تھی۔ جس گلی سے گزر ہوتا خوشبو لوگوں کی رہنمائی کرتی۔ اگر کوئی شخص آپ کے پسینے سے ایک قطرہ حاصل کر کے اپنے جسم پر بطور خوشبو استعمال کرلیتا تو اس کی کئی پشتوں تک جسموں سے خوشبو آتی رہتی۔ عمر مبارک تریسٹھ سال ہوئی مگر داڑھی مبارک کے بال کالے ہی رہے۔ آپ ترپن سال تک مکہ مکرمہ میں رہے' دس سال مدینہ منورہ میں اور اسی شہر طیبہ کو اپنی ابدی آرام گاہ کا شرف بخشا۔

لباس مبارک: آپ کا لباس آپ کے نورانی جسم کا ستر تھا۔ ہمیشہ صاف ستھرا لباس ہوتا۔ میل کچیل کو پسند نہ فرماتے تھے۔ سفید لباس کو پسند فرماتے تھے۔ زندگی میں ایک دو بار سرخ رنگ کی پگڑی زیب سر فرمائی۔ سفید عمامہ کے نیچے کپڑے کی ٹوپی پہنا کرتے۔ شملہ ہجتا۔ بعض اوقات سبز کرتہ زیب جسم بھی فرماتے۔ بسنتی یا خاکی رنگ بھی پسند فرمایا مگر شوخ سرخ رنگ کبھی نہ پہنا۔ آپ کا سفید پیراہن پنڈلیوں تک ہوتا۔ تہہ بند باندھتے اور یمنی چادر اوڑھتے۔ پاؤں میں طائفی نعلین پاک زیب دیتی۔ ضرورت کے وقت کمبل اوڑھتے اور **یا ایھا المزمل** کا خطاب پاتے۔ بستر چمڑے کا بنا ہوا تھا' جس میں کھجوروں کے پتے بھرے ہوتے۔

دنیاوی آرام و آسائش سے احتراز فرماتے تھے۔

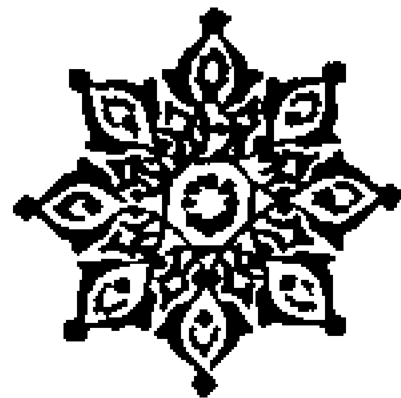
بدنی معجزات: جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دنیا پر تشریف لائے تو قدرتی طور پر ختنہ شدہ (مختون) تھے۔ ناف کٹی ہوئی تھی۔ زندگی بھر احتلام نہیں ہوا تھا۔ سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔ سوتے وقت دل بیدار رہتا تھا۔ دل کا سونا غفلت کی علامت میں سے ہے مگر حضور ساری زندگی کبھی غافل نہیں ہوئے اور سوتے وقت لوگوں کی باتیں سنتے۔ ظاہراً سوتے دکھائی دیتے مگر ایسی حالت میں بھی وحی الٰہی نازل ہوتی اور اللہ کے احکام نازل ہوتے رہتے۔

حضور کے جسم اطہر کی پاکیزگی کا یہ عالم تھا کہ مکھی نہ بیٹھ سکتی۔ آفتاب کی طرح چاروں طرف نگاہیں ہوتیں۔ ہر طرف یکساں نظر آتا۔ خواہ کتنا ہی تیز رفتار ہم سفر ہوتا آپ کے قدم آگے ہوتے۔ جس جانور پر سواری فرماتے وہ تھکتا نہیں تھا نہ ہی آپ کے سوار ہوتے وہ بول براز کرتا۔ آپ کے بول و براز کو زمین نگل جاتی۔ ایسی جگہ سے بجز خوشبو کے کچھ نظر نہ آتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی انگڑائی نہیں لی۔ انسانی عیب یا نقص کی کوئی کیفیت آپ پر وارد نہیں ہوتی تھی۔

آج تک کسی باغ ہستی میں ایسا سروقد پودا پیدا نہیں ہوا۔ کائنات ارضی کی آنکھ نے آسمان قدرت پر ایسا ستارہ کبھی چمکتا نہیں دیکھا۔ جنت اپنی تمام رعنائیوں کے باوجود حضور کے امتیوں کا انتظار کرتی رہی۔ حضرت بلال جیسے صحابی کو اس جنت کا مالک بنا دیا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوح تک اور حضرت نوح سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک آسمان نبوت کے آفتاب و ماہتاب آپ کے حسن و

جمال کے محتاج اور وظیفہ خوار ہیں۔ میدان حشر میں صرف آپ کے آفتاب شفاعت کی ہی روشنی ہوگی۔ **صلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولانا محمدامی العربی بعدد کل مخلوق**○

حلوائی منگ عشق رسولی نالے آل نبی دا
"نبی بخش" ہے نام نبیا عاشق ایس عاصی دا
تیرا نام کریم کرم دے نال ترا ورتارا
نزع، قبر، پل، حشر اندر وچہ اپنا پاک نظارہ
ہر اک جاگہ یاری منگاں بخش نجات غماں تھیں
جو ہر طعن سنن ہر اوپر ہووے نظر تساں تھیں
شکر خدا دا ختم ہویا ایہہ انور پاک خزانہ
طالب اس دا پڑھ پڑھ اس نوں رب دا بنے یگانہ



خاتمہ کتاب یہ کتاب "شفاء القلوب" ۱۴۲۳ھ میں اختتام پذیر ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے۔ میں قارئین سے التماس کرتا ہوں کہ میری اس کوشش کے صلے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کی دعا فرمائیں۔

ایک بشارت اس کتاب کے لکھنے کے دوران مؤلف کو ذاتی طور پر کئی حالات اور واقعات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ میں نے جب یہ بابرکت کتاب لکھنے کا ارادہ کیا اور قلم اٹھایا تو ان دنوں سارا پنجاب قحط کے آثار میں سے گزر رہا تھا۔ بارش کی بے پناہ کمی تھی اور لوگ بارش بارش کرتے تھے لیکن کتاب مکمل ہونے پر اللہ کی رحمت کی گھٹائیں آئیں اور خوب بارش ہوئی۔ ملک کے چاروں طرف رحمت کے بادل برسے اور مردہ زمین سرسبز ہو گئی۔ قحط ختم ہوا' گرانی دور ہوئی' چہروں پر مسرت اور اطمینان جھلکنے لگا۔ اللہ کے حبیب کے ذکر کا ایک یہ ظاہری اثر تھا۔ اسی طرح اس کتاب کے مندرجات پر جو شخص بھی عمل کرے گا' اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کے بادل ایسے ہی برسائے گا۔ میرے ساتھ خاص تعلق رکھنے والے حضرات یقیناً میرے اس کار خیر کے اثرات سے حصہ پائیں گے۔

میرے بھائیوں' ان کی اولاد کو دین و دنیا کی نعمتیں ملیں گی۔ میرے پیر و مرشد' اساتذہ' مربی' محسن اور والدین اس کتاب کی برکت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے وافر حصہ پائیں گے۔ اے اللہ! روز حشر ان تمام کو نیک لوگوں کی جماعت میں اٹھانا۔ آمین ثم آمین۔

تفسیرِ نبوی

مولفہ

فاضلِ اجل عارفِ کامل حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

○ ایک بے مثال تفسیر

○ اعتقادی اور نظریاتی نشو ونما کا مرقع

○ ایک سو دس (۱۱۰) تفاسیر کا نچوڑ

○ عقائد باطلہ کا مسکت رد

○ شریعت و طریقت کے اسرار و رموز کا جامع ذخیرہ

○ صوفیانہ اشارات و تنقیحات کا چشمہ

آپ اِس تفسیر کو خود پڑھیں۔

احباب کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

اپنے کتب خانہ کی زینت بنائیں۔

یہ تفسیر آپ کو بہت سی تفاسیر کے مطالعہ سے بے نیاز کردے گی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

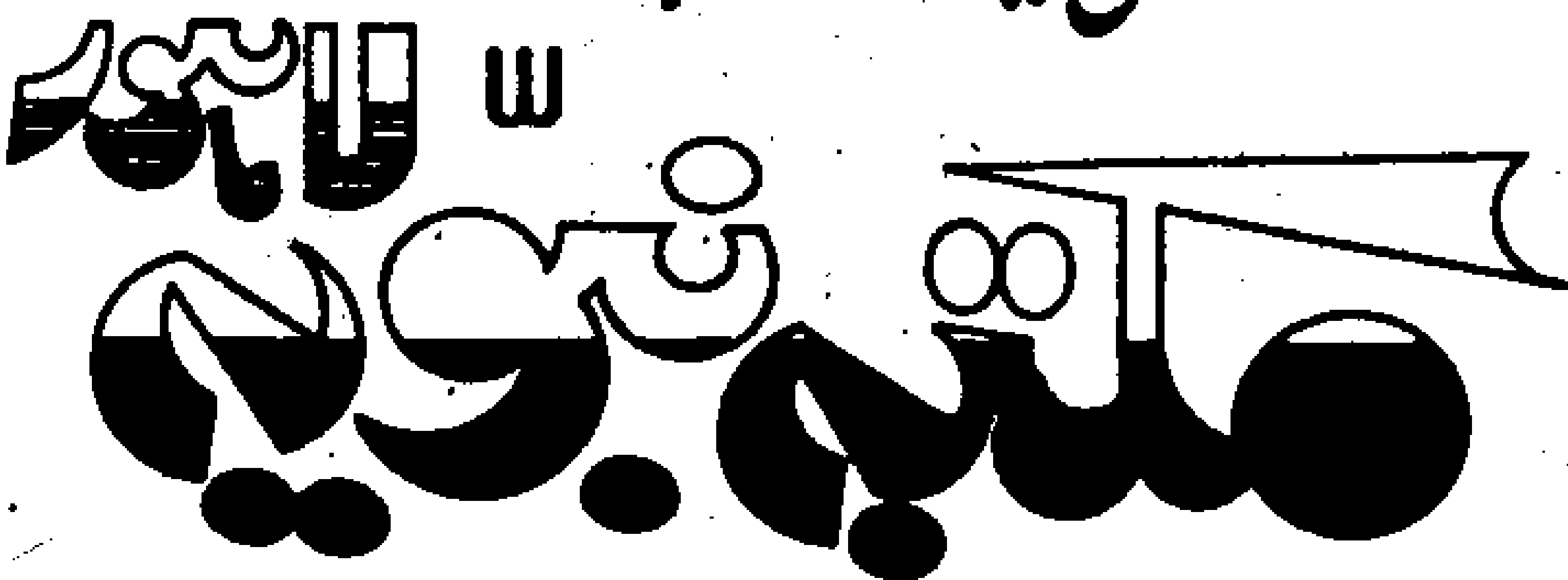
شفاء شریف

شفاء شریف ایک ایسی کتاب ہے جس کے مطالعہ سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور دل و دماغ محبتِ رسول کی روشنی سے جگمگا اٹھتے ہیں۔ اس کتاب سے عالمِ اسلام کے نامور اہلِ علم و فضل نے استفادہ کیا۔ امام نووی، امام عینی، امام عسقلانی جیسے ائمہ احادیث شفاء شریف کے حوالے نقل کر کے اپنی تصانیف کو گرانقدر بناتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔ آپ کو اس کتاب کی وجہ سے حضور کی مجالس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ دنیائے اسلام کے جید علماء کرام نے اس کتاب کی شرحیں لکھیں اور بیشمار تعلیقات لکھ کر نسبتِ محبت کی سند حاصل کی۔ اس کتاب کے سینکڑوں ایڈیشن چھپ کر دنیائے اسلام میں پھیلے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری اور علامہ محمد اطہر نعیمی خطیب کراچی نے کیا ہے۔

صاحبِ کتاب الشفاء

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اہلِ قلم عشاق میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے آپ کی سیرتِ طیبہ پر نہایت بلند پایہ کتابیں لکھیں۔ آپ ۴۷۶ھ/۱۰۸۳ء میں اندلس میں پیدا ہوئے اور فاس کے ایک قصبہ سبتہ میں پرورش پائی۔ آپ حافظ الحدیث قاضی ابو علی غسانی صدفی کے شاگردِ خاص تھے مگر اندلس کے بلند پایہ علماء سے استفادہ کیا۔ قرطبہ کی یونیورسٹی سے علمی اعزاز حاصل کیا۔ غرناطہ میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کے منصب پر فائز رہے۔ ہزاروں شاگرد آپ کے دسترخوانِ علم سے مستفیض ہوئے۔ اگرچہ دنیائے علم میں آپ کی تصانیف ستاروں کی طرح روشن ہیں مگر آپ کی کتاب "الشفاء بہ تعریف حقوق المصطفٰے" دنیائے اسلام میں بڑی مقبول و مطبوع ہوئی۔ آپ ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء میں فوت ہوئے۔ مزارِ پرانوار مراکش میں ہے۔

مکمل سیٹ ۳۰۰/ روپے



بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکتبہ نبویہ ○ لاہور